980 احادیثِ نبوی کا بے مثال و نادر مجموعہ
مُسند
اسحاق بن راھویہ
مُصنّف
امام ابو یعقوب اسحٰق بن ابراھیم حنظلی مروزی المعروف ابن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ
مُترجم
حضرت مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
کرمانوالہ بک شاپ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحٰبک یا سیدی یا حبیب اللہ

980 احادیثِ نبوی کا بےمثال و نادر مجموعہ

Voice: 042-7249515

حضرت سید
محمد علی شاہ بُخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید
محمد عثمان علی شاہ بُخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید
محمد غضنفر علی شاہ بُخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید
صمصام علی شاہ بُخاری مدظلہ العالی

بفیضانِ نظر
حضرت
پیر سید میر طیب علی شاہ بُخاری مدظلہ العالی
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

قیمت 200 روپے

زیرِ نگرانی
حاجی انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

ستمبر 2006

حضرت سید
محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید
محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید
محمد غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید
صمصام علی شاہ بخاری مدظلہ العالی

بفیضانِ نظر

حضرت

پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری مدظلہ العالی

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

قیمت 200 روپے

زیرِ سرپرستی
حاجی انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

شائع
ستمبر 2006

فہرست

☆☆عرضِ ناشر☆☆

الحمد للّٰہ ربّ العالمین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء و المرسلین
و علیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین. امابعد!

بحمد اللہ تعالیٰ ''کرمانوالہ بک شاپ'' عرصہ چار سال سے علمی وقلمی میدان میں دینِ اسلام کی خدمت کے لیے سرگرمِ عمل ہے اور اس مختصر سے عرصے میں بفضل اللہ تعالیٰ قریباً 30 کتب منظرِ عام پر لانے کا شرف حاصل کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی علمی واصلاحی کتب پر کام جاری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رحیم وکریم اپنے فضل وکرم سے تمام زیرِ طبع، زیرِ ترتیب اور زیرِ غور کتابیں بخیر وعافیت مکمل فرمائے۔ آمین۔

ہماری دیگر کتب میں ''مسندِ اسحاق بن راھویہ'' کو ایک منفرد مقام حاصل ہے کیونکہ حدیث مبارک کے حوالے سے یہ ہماری پہلی کاوش ہے۔ علاوہ ازیں حدیثِ پاک کی مزید ایک کتاب پر کام ہو رہا ہے اور وہ ''الصحیفۃ الصحیحۃ المعروف صحیفۂ ہمّام بن مُنبّہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ'' ہے۔ یہ صحیفہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اپنی تالیف ہے۔ اس میں تقریباً 140 احادیث جمع کی گئی ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے شاگردِ رشید حضرت ہمام بن منبہ رضی اللہ عنہ کے لئے تالیف کیا تھا۔ یہ صحیفہ اس وجہ سے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ کتبِ احادیث میں سب سے پہلا دستیاب شدہ یہی احادیث کا مجموعہ ہے۔ اس کے محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی ہیں اور ترجمہ مولانا حافظ محمد رضا الحسن قادری مُدّ ظِلُّہٗ العالی کر رہے ہیں ساتھ ہی اس کا انگلش ترجمہ ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ! یہ نادر کتاب لاجواب عنقریب منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوگی۔

''مسند اسحاق بن راھویہ'' حضرت امام ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم حنظلی مروزی المعروف ابن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔ آپ امام عبدالرزاق بن ہمّام صنعانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی 211ھ (صاحبِ مصنّفِ عبدالرزاق) کے شاگرد اور شیخین (امام بخاری وامام مُسلم) رحمہما اللہ کے استاد بھی ہیں۔ آپ نے خود اپنی سند کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں۔ دراصل یہ کتاب ایک سے زیادہ جلدوں پر مشتمل ہے جس کا کچھ حصہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات اور کچھ حصہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرویات پر مشتمل ہے۔ فی الحال ہمیں جو جلد دستیاب ہوئی ہے، وہ اس مسند کی آخری جلد ہے جس میں 980 احادیث ہیں۔ اس کے محقق مختار ضرار المفتی (ناشر: ''دارالکتاب العربی، بیروت'') ہیں، لکھتے ہیں:

''ہم تک مُسند اسحاق بن راھویہ مکمل نہیں پہنچی۔ ہمارے پاس اس کی چوتھی جلد اور مزید نو اوراق پہنچے ہیں

اور یہ دمشق کے المکتبۃ الظاھریہ میں محفوظ ہیں'' (مسند اسحاق بن راھویہ، مقدمہ صفحہ نمبر 7)

بزرگوں کے مشوروں سے فاضل جلیل عالم نبیل مترجم صحاح ستہ حضرت مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت اقدس میں ہم نے اس کتاب کے ترجمے کی درخواست کی جسے آپ نے بڑی خوشی سے قبول فرمایا اور بہت ہی کم وقت میں بہت ہی خوبصورت انداز میں اس کتاب کا ترجمہ کر کے امتِ مسلمہ پر احسانِ عظیم فرمایا کہ اَب مسلمانانِ عالم کو اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ارشاداتِ عالیہ کا ایک گرانمایہ مجموعہ اردو زبان میں پڑھنے کو ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو ہمارے لیے منبعِ رشد وہدایت بنائے۔ آمین۔

یہ ترجمہ تو ستمبر 2005ء میں مکمل ہو چکا تھا اور اسے بہت پہلے مارکیٹ میں آجانا چاہیے تھا لیکن بمصداق ''دیر آید درست آید'' اس کتاب میں تاخیر کرنی پڑی۔ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ پہلے کی طرح ہماری اس دفعہ بھی یہی کوشش تھی کہ اس کتابِ مستطاب کو غلطیوں سے پاک ومبرا رکھا جائے۔ اس سلسلے میں ہم نے حتی المقدور کوشش کی ہے۔ اس کتاب کا پہلا پروف وقت کے عظیم مترجم علامہ شاہ محمد چشتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (فاضل دار العلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور شریف) کو نظرِ ثانی کے لیے دیا، آپ نے اپنی بے پناہ مصروفیات میں سے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس کتاب کو محبتِ شاقہ سے پڑھا اور پروف کی تصحیح کی جبکہ دوسرا، تیسرا اور چوتھا پروف مولانا محمد رضاء الحسن قادری صاحب مدظلہ العالی نے بڑی دِقتِ نظر کے ساتھ چیک کیا اور حضرت مترجم کے مشوروں سے کتاب میں رہی سہی کسر کو دور کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہمارے لیے اُخروی نجات کا باعث بنائے، اس کتاب کے پڑھنے والوں کو ہدایت نصیب ہو اور وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامینِ مقدسہ کو پڑھ کر ان پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو عمل کرنے کی ترغیب بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے صدقے سے مصنف، مترجم، پروف ریڈرز، ناشر اور ادارہ کے جملہ معاونین، محبین و مخلصین کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اہل علم کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم ودائم رکھے نیز تمام مسلمانوں کو اخلاص کے ساتھ دینِ اسلام کی خدمت کرنے اور باطل مذاہب کا قلع قمع کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین۔ ثم آمین بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین۔

ناشران

سمیع اللہ برکت، سیف اللہ برکت

خادمان آستانہ عالیہ کرمانوالہ شریف

26/7/2006 بروز بدھ

☆☆ابتدائیہ☆☆

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی بن کر تشریف لائے۔ اس لیے آپ پر نازل ہونے والی وحی قیامت تک کی انسانیت کیلئے ضابطۂ حیات ہے۔ یہ وحی جہاں متلو ہے یعنی قرآن مجید کی شکل میں ہے اور اس کی تلاوت کی جاتی ہے وہاں غیر متلو وحی بھی احادیث مبارکہ کی صورت میں راہنمائی کا کام دیتی ہے اور وحی متلو کی طرح یہ بھی حجت شرعی ہے اور اس (وحی غیر متلو یا وحی خفی) کی حجیت کو خود خالق کائنات نے اپنی تائید وتوثیق کے ساتھ واضح فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہے:

ماآتاکم الرسول فخذوه و مانهاکم عنه فانتهوا (سورہ حشر: آیت 7)

"جس بات کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم دیں اس کو اختیار کرو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ"

نیز ارشاد فرمایا:

قل اطیعوا اللّٰه و الرسول (سورہ آل عمران: آیت 32)

"فرما دیجئے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرو"

بلکہ اپنی اطاعت کیلئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو بنیاد اور شرط قرار دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰه (سورہ نساء: آیت 8)

"جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی (حقیقت میں) اسی نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی"۔

اور خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فتنہ کی خبر دی جس کے ذریعے قرآن وسنت میں تفریق کی جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الاانی اوتیت الکتاب و مثله معه الایوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهٰذ القرآن فماوجدتم فیه من حلال فاحلوه و ماوجدتم فیه من حرام فحرموه.

"سنو! مجھے کتاب بھی دی گئی اور اس کے ساتھ اس کی مثل بھی۔ سنو! قریب ہے کہ کوئی شخص پیٹ بھرا اپنی مسہری پر (بیٹھا ہوا) کہے کہ تم پر یہ قرآن لازم ہے پس جو تم اس میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو اور جو اس

میں حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو"۔ (سنن ابی داؤد، کتاب السنہ، باب فی لزوم السنۃ 632/2 مطبوعہ دارالحدیث بیرون بوہڑگیٹ، ملتان)

حضور علیہ السلام نے واضح فرمایا کہ آپ کو بھی حلال وحرام کا اختیار ہے بلکہ حلت وحرمت کے حوالے سے قرآن میں صرف چند اشیاء کا ذکر ہے باقی تمام اشیاء کی حلت وحرمت کا بیان احادیث میں مذکور ہے۔

امت مسلمہ کی وہ عظیم شخصیات سپاس وتحسین کی مستحق ہیں جنہوں نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مُبارکہ کی چھان پھٹک کی اوران کو جمع کر کے قیامت تک کے مسلمانوں کیلئے اسلامی زندگی کی شاہراہ پر چلنا آسان کردیا۔ان عظیم المرتبت شخصیات میں ایک نمایاں شخصیت حضرت امام اسحاق بن ابراہیم بن مخلد حنظلی مروزی المعروف "اسحاق بن راھویہ" (متوفّٰی شعبان المعظم ۲۳۸ھ) ہیں۔

امام کبیر شیخ مشرق سید الحفاظ اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم ابن عبداللہ بن مطر بن عبیداللہ بن غالب بن وارث بن عبیداللہ بن عطیہ بن مرہ بن کعب ابن ھمام بن اسد بن مرہ بن عمرو بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم التمیمی حنظلی مروزی رحمہ اللہ ۱۶۱ھ میں خراسان کے علاقہ مرو میں پیدا ہوئے۔آپ کی کنیت ابو یعقوب ہے اور "ابن راھویہ" کے نام سے معروف ہیں۔

راھویہ کے بارے میں آپ خود فرماتے ہیں کہ میرے والد مکہ مکرمہ کے راستے میں پیدا ہوئے تو آپ کو راھویہ کہا گیا (راہ، راستے کو کہتے ہیں) آپ فرماتے ہیں: میرے والد اس لفظ کو پسند نہیں کرتے تھے لیکن میں ناپسند نہیں کرتا۔

آپ کے صاحبزادے حضرت علی بن اسحاق بن راھویہ (رحمہم اللہ) اپنے والد کی ولادت کے بارے میں ذکر کرتے ہیں کے آپ اپنی والدہ کے بطن سے یوں پیدا ہوئے کہ آپ کے کانوں میں سوراخ تھا۔پس میرے دادا راھویہ، حضرت فضل بن موسٰی رحمہ اللہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: تمہارا بیٹا بھلائی میں یا برائی میں سردار ہوگا۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھلائی میں سیادت کا مرتبہ عطا کیا اور آپ امیر المومنین فی الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔

امام اسحاق رحمہ اللہ نے حصول علم کے لیے ۱۸۴ھ میں عراق کی طرف سفر کیا اس وقت آپ کی عمر 23 سال تھی آپ نے بڑے بڑے علماء سے ملاقات کی اور تبع تابعین سے احادیث لکھیں اس کے بعد آپ حجاز، یمن اور شام تشریف لے گئے اور وہاں کے حفاظ حدیث کی ہمنشینی اختیار کر کے اکتساب فیض کیا حتی کہ خراسان والوں میں آپ کا علم بام شہرت کو پہنچ گیا۔اس کے بعد نیشاپور تشریف لے گئے اور وہاں سکونت

اختیار کی اور اسی مقام پر ستتر (۷۷) سال کی عمر میں شعبان المعظم ۲۳۸ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ ابن سلمہ کرابیسی فرماتے ہیں جس رات حضرت اسحاق حنظلی رحمہ اللہ کا وصال ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضرت اسحاق کی گلی سے چاند زمین سے آسمان کی طرف اٹھ گیا پھر اس جگہ اترا جہاں آپ کو دفن کیا گیا۔ فرماتے ہیں: مجھے آپ کی وفات کا علم نہ ہوا تھا۔ صبح میں نے دیکھا کہ میں نے جس جگہ چاند اترتے دیکھا تھا اسی جگہ آپ کی قبر کھودی جا رہی ہے۔

امام اسحاق بن راھویہ کا دور حکومتی، ثقافتی اور علمی حوالے سے اسلام کا سنہری دور تھا آپ نے آٹھ عباسی خلفاء (۱) مہدی (۲) ہادی (۳) رشید (۴) امین (۵) مامون (۶) المعتصم باللہ (۷) الواثق باللہ اور (۸) المتوکل کا دور پایا۔

اسی طرح علمی شخصیات میں حضرت سفیان ثوری، لیث بن سعد، امام مالک، سفیان بن عیینہ، ابوداؤد طیالسی، امام شافعی، علی بن مدینی، امام احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، امام عبداللہ دارمی، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد رحمھم اللہ آپ کے ہم عصر ہیں۔

اور لغت، ادب، شعروشاعری میں بڑی بڑی شخصیات اسی دور سے تعلق رکھتی ہیں اس میں خلیل بن احمد، سیبویہ، جاحظ، ابن قتیبہ، مبرد، نظام معتزلی وغیرہ شامل ہیں۔ یہی وہ دور تھا جب احادیث میں صحیح اور ضعیف کی پہچان ہوئی۔ حدیث کو جمع کرنے، پرکھنے اور تدوین کی تحریک اسی دور میں ہوئی اور اسی دور میں صحاح ستہ مدون ہوئیں۔

آپ کی علمی فضیلت کو علمی دنیا کی معروف شخصیات نے نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا مثلاً حضرت یحییٰ صفار فرماتے ہیں اگر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ زندہ ہوتے تو وہ بہت سی باتوں میں حضرت اسحاق کے محتاج ہوتے۔

حضرت یحییٰ بن یحییٰ فرماتے ہیں مجھے حضرت اسحاق کی صحبت میں ایک دن پوری زندگی سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے حضرت اسحاق بن راھویہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اسحٰق جیسے لوگوں کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے؟ ہمارے نزدیک حضرت اسحاق امام تھے انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں دنیا میں حضرت اسحاق (بن راھویہ) کی نظیر نہیں پاتا۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: **اذا حدثك ابو یعقوب امیر المومنین**

فحسبك به جب تم سے ابو یعقوب امیر المومنین بیان کریں تو کافی ہے...... تو آپ نے حضرت امام اسحٰق (کنیت ابو یعقوب) کو حدیث میں امیر المومنین قرار دیا ہے۔

قتیبہ بن سعید فرماتے ہیں خراسان میں تین حفاظ (حدیث) تھے: اسحاق بن راہویہ پھر عبداللہ دارمی اور ان کے بعد محمد بن اسماعیل رحمہم اللہ۔

جس طرح آپ کو علمی اعتبار سے ایک بڑا مقام حاصل تھا اسی طرح تقویٰ اور اخلاق عالیہ میں بھی آپ نمایاں مقام رکھتے تھے۔ حضرت ابو محمد دارمی رحمہ اللہ (سنن دارمی کے مؤلف) فرماتے ہیں: حضرت امام اسحاق رحمہ اللہ صداقت میں مشرق و مغرب والوں کے قائد و سردار تھے۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ آپ حدیث، فقہ، حفظ، صدق، تقویٰ اور زہد کے جامع تھے۔

آپ کے شیوخ احادیث میں 137 اکابر کا ذکر کیا گیا۔ جن میں سے تین اہم شخصیات یہ ہیں: حضرت اسماعیل ابن عُلَیہ (م ۱۹۳ھ)، ابو نعیم الفضل بن دکین (م ۲۱۹ھ) اور سلیمان بن عینیہ (م ۱۹۸ھ) رحمہم اللہ۔

اسی طرح آپ کے تلامذہ یا آپ سے روایت کرنے والے شیوخ کی تعداد 65 بیان کی گئی ہے جن میں سے تین اہم شخصیات کے اسماء گرامی یہ ہیں: حضرت امام محمد بن اسماعیل المعروف امام بخاری (م ۲۵۶)، حضرت امام مسلم بن حجاج بن مسلم (م ۲۶۱ھ) اور حضرت امام ابوداؤد (م ۲۷۵ھ) رحمہم اللہ۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں حضرت امام اسحاق سے 118 احادیث اور الادب المفرد میں گیارہ احادیث روایت کی ہیں۔ امام مسلم نے صحیح مسلم میں آپ سے 570 احادیث، امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں چار احادیث، امام ترمذی نے جامع ترمذی میں دو احادیث، امام نسائی نے المجتبیٰ میں ۳۰۲ اور السنن الکبریٰ میں ۶۳۰ احادیث اور محمد بن نصر مروزی نے اپنی کتاب "تعظیم قدر الصلوٰۃ" میں آپ سے ۲۹۷ احادیث روایت کی ہیں۔

امام اسحاق بن راہویہ نے مسند کے علاوہ تفسیر بھی لکھی۔ امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فتح الباری میں تفسیر اسحاق سے اکثر باتیں نقل کی ہیں۔

مسند حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں مراتب صحابہ یا باعتبار حروف تہجی اسماءِ اصحابہ کرام کی ترتیب سے احادیث لائی جائیں۔ متعدد محدثین نے اس انداز میں احادیث کو جمع کیا جن میں مشہور ترین مسند، مسند امام احمد بن حنبل ہے۔

اس وقت جو کتاب ہمارے ہاتھ میں ہے یہ مسند اسحاق بن راہویہ کی چوتھیسویں جز ہے اور یہ اس مسند کی

چوتھی جلد کی آخری جز ہے جیسا کہ اس کتاب کے آخر میں مذکور ہے۔اس جز کے محقق محمد مختار ضرار مفتی لکھتے ہیں:

ہم تک مسند اسحاق بن راھویہ مکمل نہیں پہنچی ہمارے پاس صرف اس کی چوتھی جلد اور مزید 9 ورق پہنچے ہیں اور یہ دمشق کے المکتبۃ الظاھریہ میں محفوظ ہیں۔گویا مکمل مسند اسحاق نایاب ہے۔

کرمانوالہ بک شاپ کے پروپرائٹرز محترم سمیع اللہ برکت اور محترم سیف اللہ برکت زید مجدھما شکریہ کے مستحق ہیں جو مسند اسحاق بن راھویہ کی زیارت اور اس کے ترجمہ کی سعادت کا ذریعہ بنے۔کرمانوالہ بک شاپ اہل سنت کے ناشران وتاجران کتب میں ایک قیمتی اور سنہری اضافہ ہے اور اس مکتبے کے نوجوان پبلشرز سمیع اللہ برکت اور سیف اللہ برکت دن رات اس کوشش میں سرگرداں ہیں کہ اعلیٰ سے اعلیٰ علمی ذخیرہ اردو زبان میں ملت اسلامیہ پاکستان کے علمی استفادہ کی نذر کیا جائے۔

ان کے اسی خلوص اور جذبہ کے پیش نظر راقم نے اپنی گوناگوں مصروفیت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مسند اسحاق بن راھویہ کی اس جز کو اردو قالب میں ڈھالنے کی ذمہ داری قبول کی اور اب یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اللہ تعالیٰ اس کتاب مستطاب سے ہم سب کو استفادہ کی ہمت وتوفیق عطا فرمائے اور کرمانوالہ بک شاپ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

محمد صدیق ہزاروی
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔
17 جنوری 2006ء
16 ذوالحجہ 1426ھ

نوٹ۔عربی کتاب کے شروع میں محمد مختار ضرار مفتی نے مبسوط مقدمہ لکھا ہے۔اِس مضمون میں اُسی سے استفادہ کیا گیا ہے۔

انتساب

بنام

محبوبِ خدا، حبیبِ کبریا، آفتابِ ہدیٰ، ماہتابِ عطا،
معدنِ اتقاء، دُرِّ بحرِ صفا، خواجۂ ہر دوسرا، شفیعِ روزِ جزا،
دافعِ جملہ بلا، جلوۂ حق نما، نورِ خدا، بے کسوں کے حاجت روا،
شبِ اَسریٰ کے دولہا، عمیم الجود والعطا، صاحبِ ھَل اَتیٰ،
مطلوبِ ربِّ الارض والسما، وسیلۂ اعظمٰی، من آیاتِ ربّہ الکبریٰ،
نبی الانبیاء، سید الاتقیا والاصفیا، عظیم الرجیٰ، احمد مجتبیٰ،

حضرت محمد مصطفی علیہ الوف التحیۃ والثناء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث' مرویات حضرت ابو قلابہ' حضرت زُرارہ' حضرت جابر بن زید اور حضرت ابو العالیہ (رحمہم اللہ)

۱۔ حضرت ابوقلابہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کو خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے تھے تمہارے پاس (ماہ) رمضان آیا۔ یہ مبارک مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو بیڑیاں ڈال دی جاتی ہیں۔ اس میں ایک رات ہے جو ایک ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ جو اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ (حقیقتاً) محروم رہا۔[1]

۲۔ حضرت ابوقلابہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا بے شک تمہارے پاس رمضان (کا مہینہ) آ گیا' یہ مبارک مہینہ ہے۔ اِس کے بعد گذشتہ حدیث کی مثل ہے۔

۱۔ اس رات سے لیلۃ القدر مراد ہے جس میں عبادت ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ یہ رات رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی کوئی طاق رات ہوتی ہے۔ ۱۲ ہزاری۔

۳۔ حضرت ابوالعالیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا' وہ فرماتے ہیں مَیں رسول اکرم ﷺ کے پاس کچھ کھجوریں لایا جن کو میں نے اپنے ہاتھ میں ترتیب سے رکھا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے ان میں برکت کی دعا فرمائیں۔ پس آپ نے میرے لئے ان میں برکت کی دعا فرمائی اور آپ نے فرمایا جب تم ان میں سے کچھ لینا چاہو تو اپنا ہاتھ (اس برتن یا تھیلی میں) داخل کرو اور ان کو پوری طرح نہ پھیلانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کھجوروں میں سے اتنے اتنے وسق[1] (کھجوریں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم ان سے کھاتے اور کھلاتے تھے اور وہ میری ازار بند کی جگہ میں تھیں حتیٰ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (کے محاصرے) کے دور میں ختم ہوئیں۔[2]

۴۔ حضرت عمرو بن ھرم، حضرت جابر بن زید سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے اوقاتِ نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فجر کی نماز' طلوع فجر سے سورج کی شعاعیں طلوع ہونے تک ہے۔ پس انہوں نے تمام اوقات کا ذکر کیا اور ان کا خیال ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ میں پہلی (یعنی ظہر) اور عصر کی نماز آٹھ (آٹھ) سجدے پڑھی (یعنی چار چار رکعات)۔

راوی فرماتے ہیں حضرت جابر بن زید سے مسافر کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کیا تو وہ سب جب مدینہ طیبہ (کی حدود) سے نکلتے تو واپسی تک دو دو رکعتیں پڑھتے' چاہے راستے میں یا مکہ مکرمہ میں۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول کریم ﷺ ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں دو رکعتیں پڑھتے تھے' جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو چار

۱۔ ایک وسق میں ساٹھ صاع غلہ آتا ہے اور ایک اونٹ کے بوجھ کو بھی کہتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بزرگوں کی دعا سے اللہ تعالیٰ برکت پیدا فرما دیتا ہے اور یہ نبی اکرم ﷺ کا معجزہ تھا کہ مٹھی بھر کھجوریں اتنی مقدار کو پہنچ گئیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

رکعات نماز فرض ہو گئی اور مکہ مکرمہ میں آپ کی نماز مسافر کی نماز ہو گئی۔[1]

۵۔ حضرت زرارہ بن اوفی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے قلبی وسوسے معاف کر دیئے۔ جب تک وہ ان پر عمل نہ کریں یا ان کو کلام میں نہ لائیں۔[2]

۶۔ حضرت زرارہ بن اوفی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کی دل کی باتیں معاف کر دیں جب تک وہ ان پر عمل نہ کرے یا جب تک ان کے ساتھ کلام نہ کرے۔

۷۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل غیر مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں۔[3]

۸۔ حضرت اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کیا آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے قلبی وسوسوں کو معاف کر دیا جب تک ان پر عمل نہ کرے یا ان کو اپنی گفتگو میں نہ لائے۔[4]

۱۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مدینہ طیبہ سے چند میل کی مسافت سفر کی مسافت ہے بلکہ جب سفر کی مسافت (۵۸ میل/۹۲ کلومیٹر) پر سفر میں جانے کا ارادہ ہو تو شہر کی حدود سے نکلتے ہی قصر نماز کی اجازت ہو جاتی ہے لیکن سفر کی مسافت کا ارادہ نہ ہو تو پھر اجازت نہیں ہوتی۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ بُرے خیالات اندر اندر ہی ہوتے ہیں' زبان پر آ جائیں تو فتنہ بپا ہو جائے' اس لئے وسوسوں کے ذریعے بے شمار خرابیاں دور کر دی گئی ہیں۔ البتہ بُرے وسوسوں سے بچنے کیلئے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھتے رہنا چاہئے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ سے جو بات مروی ہو وہ مرفوع حدیث کہلاتی ہے اور چونکہ یہ روایت آپ سے مروی نہیں بلکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے اس لئے غیر مرفوع یعنی موقوف حدیث ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۴۔ ''عن امتی'' (میری امت سے) کے الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اس امت کو یہ اعزاز حضور علیہ السلام کی نسبت کے صدقے میں ملا۔ انسان دل میں بہت کچھ سوچتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات نہایت ناگفتہ بہ خیالات پیدا ہوتے ہیں مثلاً چوری یا زنا کا خیال پیدا ہو جائے تو جب تک وہ ان کو عملی شکل نہ دے یا وہ بیہودہ کلمات زبان پر نہ لائے تو اللہ تعالیٰ اس کی گرفت نہیں فرماتا۔۱۲ ہزاروی۔

۹۔ حضرت زرارہ بن اوفی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کے بستر کو چھوڑ دیتی ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں حتّٰی کہ واپس آ جائے۔[۱]

۱۔ اگر خاوند اپنی بیوی کو حقوقِ زوجیت کی ادائیگی کے لئے بلائے اور وہ کسی عذرِ شرعی مثلاً فرض روزہ یا عذرِ طبعی حیض ونفاس یا ایسی بیماری جس میں جماع نہیں ہوسکتا، کے بغیر انکار کرے تو اس بارے میں یہ ارشاد ہے۔۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا حدیثِ صور روایت کرنا

۱۰۔ حضرت محمد بن کعب قرظی، انصار کے ایک شخص کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے درمیان تھے تو آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے جب آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تو صور کو بھی پیدا فرمایا اور اسے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو عطا کیا، وہ اسے اپنے منہ میں رکھے ہوئے نگاہوں کو عرش کی طرف اٹھائے ہوئے انتظار میں ہیں کہ ان کو کب (پھونکنے کا) حکم دیا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صور کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: سینگ ہے۔ میں نے پوچھا اس کی کیفیت کیا ہے؟ فرمایا: وہ بہت بڑا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس کے منہ کی گولائی آسمانوں اور زمین کی مثل عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو تین بار پھونکنے کا حکم دے گا۔ پہلی پھونک گھبراہٹ کی پھونک ہو گی، دوسری پھونک بیہوشی کی پھونک ہو گی اور تیسری پھونک تمام جہانوں کے رب کے حضور کھڑے ہونے کی پھونک ہو گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو پھونکنے کا حکم دیتے ہوئے فرمائے گا: گھبراہٹ والی پھونک پھونکیں۔ پس تمام آسمانوں والے اور زمین والے گھبرا جائیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ (گھبراہٹ سے بچانا) چاہے تو اللہ تعالیٰ اُن (حضرت اسرافیل علیہ السلام) کو حکم دے گا تو وہ بہت دیر تک پھونکیں گے اور اس میں کمی نہیں کریں گے۔ اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا يَنظُرُ هٰؤُلَاءِ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنۡ فَوَاقٍ.[1]

''اور یہ (کفار) انتظار نہیں کر رہے مگر ایک کڑک کی جس کے بعد مہلت نہیں''۔

پس اللہ تعالیٰ پہاڑوں کو چلائے گا اور وہ بادلوں کی طرح گزریں گے۔ پھر زمین، اہلِ زمین کے ساتھ اچھی طرح حرکت میں آئے گی۔اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَوۡمَ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَةُ٥ تَتۡبَعُهَا الرَّادِفَةُ٥ قُلُوۡبٌ يَّوۡمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ.[2]

''جس دن تھرتھرائے گی تھرتھرانے والی، اس کے پیچھے ایک اور جھٹکا ہوگا۔ کتنے دل اس دن خوف سے کانپ رہے ہوں گے''۔

پس زمین ہلاک ہونے والی کشتی کی طرح ہوگی جس کو موجیں حرکت دیتی ہیں اور وہ اپنی سواریوں سمیت الٹ جاتی ہے یا اس قندیل کی طرح جو چھت میں لٹکی ہوتی ہے اور اسے ہوائیں حرکت دیتی ہیں پس لوگ اس (زمین) کی پیٹھ پر گھوم جائیں گے۔ دودھ پلانے والی (اپنے بچے کو) بھول جائے گی اور حاملہ عورتوں کا حمل گر جائے گا، بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔ شیطان بھاگتے ہوئے اڑ جائیں گے حتی کہ زمین کے کناروں پر چلے جائیں گے پھر فرشتوں سے ان کی ملاقات ہوگی تو وہ ان کے چہروں پر مارتے ہوئے ان کو واپس کریں گے۔ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے اور ایک دوسرے کو آواز دیں گے۔ اسی بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

يَوۡمَ التَّنَادِ٥ يَوۡمَ تُوَلُّوۡنَ مُدۡبِرِيۡنَ مَالَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ عَاصِمٍ وَ مَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنۡ هَادٍ.[3]

''جس دن پکار مچے گی۔ جس دن پیٹھ پھیر کر بھاگو گے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں''۔

وہ اسی حالت میں ہوں گے جب زمین پھٹ جائے گی اور وہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھٹے گی تو لوگ ایک بہت بڑا منظر دیکھیں گے۔ پس اس وجہ سے وہ اس قدر

۱۔ سورہ ص: ۱۵

۲۔ سورہ النازعات: ۶ تا ۸

۳۔ سورہ مومن: ۳۲، ۳۳

کرب اور ہولنا کی میں ہوں گے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ پھر آسمان دھات کی طرح ہوں گے اور وہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھٹ جائیں گے، پھر آسمان سے سورج اور چاند کی روشنی چلی جائے گی اور ستارے پھیل جائیں گے پھر ان سے آسمان پھٹ جائے گا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مُردوں کو اس سلسلے میں کسی بات کا علم نہ ہوگا۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جب یہ ارشاد فرمایا تو کس کو مستثنیٰ کیا۔ ارشاد خداوندی ہے:

فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ۔[1]

''تو گھبرا جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں مگر جسے اللہ چاہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شہداء ہیں اور وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں۔ گھبراہٹ تو زندوں کو ہوگی پس اللہ تعالیٰ ان کو اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا اور ان کو اس سے بے خوف کردے گا اور وہ گھبراہٹ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے جو اپنی مخلوق میں سے بدترین لوگوں پر بھیجے گا۔ اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ○ یَوْمَ تَرَوْنَھَا تَذْھَلُ کُلُّ مُرْضِعَۃٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَاھُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ○[2]

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی کا حمل ساقط ہوجائے گا اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشے میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑا سخت ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ لوگ اس مصیبت (آزمائش) میں ٹھہریں گے لیکن یہ سلسلہ طویل ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو نفخة

۱۔ سورہ النحل: ۸۷

۲۔ سورہ الحج: ۱،۲

الصعق (بیہوش کرنے والی پھونک) کا حکم دے گا تو تمام اہلِ آسمان اور تمام زمین والے بیہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے' جب وہ بیہوش ہو کر مر جائیں گے تو موت کا فرشتہ اللہ تعالیٰ (جو جبار ہے) کے پاس آئے گا اور کہے گا: اے میرے رب! آسمان والے اور اہل زمین سب مر گئے ہیں مگر جس کو تو نے چاہا۔ پس اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کون باقی رہا اور وہ خوب جانتا ہے؟ فرشتہ عرض کرے گا: تو زندہ ہے اور تیرے لئے موت نہیں اور تیرے عرش کو اٹھانے والے (فرشتے) نیز جبریل، میکائیل اور میں باقی ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبریل اور میکائیل کو بھی مرنا چاہیے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: عرش کلام کرے گا اور کہے گا: اے رب! تو نے جبریل و میکائیل کو موت دے دی! اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: خاموش ہو جاؤ۔ جو بھی میرے عرش کے نیچے ہے میں نے اس کے لئے موت لکھ دی ہے پس وہ مر جائیں گے اور ملک الموت بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے میرے رب! جبریل و میکائیل بھی فوت ہو گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ کون باقی رہا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے؟ وہ عرض کریں گے تُو باقی رہ گیا ہے تُو زندہ ہے اور تجھے موت نہیں آئے گی نیز تیرے عرش کو اٹھانے والے اور مَیں باقی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے عرش والوں کو بھی مر جانا چاہیے پس وہ مر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ملک الموت سے پوچھے گا کون باقی رہا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے؟ وہ عرض کریں گے تو باقی رہا جو زندہ ہے اور تجھے موت نہیں آئے گی اور میں باقی ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا تو میری مخلوق میں سے مخلوق ہے میں نے تجھے اس کام کے لئے پیدا کیا جسے تو دیکھ چکا ہے پس تو بھی مر جا پس وہ بھی فوت ہو جائیں گے۔ جب صرف اللہ تعالیٰ جو غالب اور بے نیاز ہے' جو کسی کا والد اور اولاد نہیں' باقی رہ جائے گا تو وہ آخری ہو گا جس طرح سب سے اول تھا۔ تو وہ فرمائے گا اب ہمیشہ رہنا ہے' اہل جنت پر موت نہیں آئے گی اور نہ اہل جہنم مریں گے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

پھر اللہ عزوجل فرمائے گا:

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ. لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ.[1]

''آج کس کی بادشاہی ہے؟ آج کس کی بادشاہی ہے؟''

تو اسے کوئی بھی جواب نہ دے گا پھر وہ خود ہی فرمائے گا:

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ.[2]

''صرف اللہ کی (بادشاہی ہے) جو ایک ہے، غالب ہے۔''

پھر اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو اسی طرح لپیٹ دے گا جس طرح لکھنے والوں کے رجسٹر لپیٹ دیئے جاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو بدل دے گا اور یہ پہلی زمین کی غیر زمین ہوگا پھر ان دونوں کو پھیلائے گا پھر ان کو جلدی سے اُٹھائے گا۔ پھر فرمائے گا: میں جبار ہوں پھر آسمانوں اور زمین کو دوسری زمین میں بدل دے گا۔ پھر ان کو پھیلائے گا اور پھر ان کو جلدی سے اٹھالے گا اور تین بار فرمائے گا: میں جبار ہوں، سنو! جو میرا شریک تھا وہ آئے، سنو! جو میرا شریک تھا وہ آئے تو اس کے پاس کوئی بھی نہیں آئے گا۔ پس اللہ تعالیٰ زمین کو پھیلائے گا اور زمین کو عکاظی[3] چمڑے کی طرح پھیلائے گا۔ اس میں کوئی ٹیڑھا پن اور کمزوری نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کو ایک جھڑک فرمائے گا تو وہ اس تبدیل شدہ زمین پر اسی طرح ہوں گے جس طرح اپنی پہلی جگہوں میں تھے۔ جو زمین کے اندر تھے وہ اندر ہوں گے اور جو اس کے اوپر تھے وہ اس کے اوپر ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے ان پر پانی اتارے گا تو چالیس دن تک ان پر آسمان سے بارش ہوتی رہے گی تو وہ طراثیث[4] (سبزی) اور ساگ کی طرح اُگیں گے حتی کہ جب ان کے جسم پہلے کی طرح کامل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: عرش کو اٹھانے والے

۱۔ سورہ مومن: ۱۶

۲۔ سورہ مومن: ۱۶

۳۔ عکاظ عرب کے بازاروں میں ایک مشہور بازار تھا وہاں چمڑے لائے جاتے تھے اور بیچے جاتے تھے۔ (النھایہ فی غریب الحدیث از ابن اثیر ۳/۲۸۴)۔۱۲ ہزاروی۔

۴۔ طراثیث، طرثوث کی جمع ہے۔ ایک سرخی مائل باریک سبزی جو ریت میں پیدا ہوتی ہے اور خشک ہو جاتی ہے۔۱۲ ہزاروی۔

زندہ ہو جائیں تو وہ زندہ ہو جائیں گے۔ پھر فرمائے گا: جبریل و میکائیل زندہ ہو جائیں تو وہ زندہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دے گا کہ وہ نفخة البعث (خلقت کو اٹھانے والی پھونک) پھونکیں۔ چنانچہ وہ نفخة البعث پھونکیں گے تو ارواح باہر نکلیں گی گویا وہ شہد کی مکھیاں ہیں وہ آسمان اور زمین کے درمیان کی جگہ کو بھر دیں گی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری ذات و جلال کی قسم! ہر روح اپنے جسم میں لوٹ جائے پس روحیں زمین کے اندر اپنے جسموں پر داخل ہوں گی پھر وہ ناک کے نتھنوں میں اس طرح چلیں گی جس طرح ڈسے ہوئے کے اندر زہر سرایت کرتا ہے۔ پھر ان سے زمین پھٹ جائے گی۔

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) سب سے پہلے مجھ سے زمین پھٹے گی۔ وہ سب جلدی جلدی سر باہر نکالیں گے اور دوڑتے ہوئے اپنے رب کی طرف بڑھیں گے ان سب کی عمر تیس سال ہوگی اور اس دن سریانی زبان ہوگی۔[1]

(ارشاد خداوندی ہے:)

"مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكٰفِرُونَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ"[2]

"بلانے والے کی طرف لپکتے ہوئے کافر کہیں گے یہ دن سخت ہے۔"

یہ نکلنے کا دن ہے، لوگوں کو ایک جگہ پر ستر سال کی مقدار کھڑا کیا جائے گا۔ وہ ننگے پاؤں، ننگے جسم اور ختنہ کے بغیر ہوں گے۔ نہ تمہاری طرف نظر کی جائے گی اور نہ ہی تمہارے درمیان فیصلہ ہوگا۔ پس مخلوق روئے گی حتی کہ آنسو ختم ہو جائیں گے تو وہ خون کے آنسو روئیں گے اور اُن کو پسینہ آئے گا یہاں تک کہ اُن میں سے بعض کی ٹھوڑیوں تک پہنچے گا اور اُن کو لگام ڈال دے گا پھر وہ چیختے ہوئے کہیں گے ہمارے رب کے ہاں ہماری سفارش کون کرے گا تا کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے تو وہ (آپس میں) کہیں گے تمہارے باپ آدم علیہ السلام سے بڑھ کر اس بات کا حق کس کو ہے! اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا ان میں

۱۔ مطلب یہ کہ سب سریانی زبان بولیں گے لیکن اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے تو ان کی زبان عربی ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ القمر: ۸

اپنی رُوح پُھونکی اوران سے بالمشافہ گفتگو کی۔

پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اورآپ سے مطالبہ کیا جائے گا لیکن آپ انکار فرمادیں گے پھر وہ ایک ایک نبی کے بارے میں معلوم کریں گے وہ جب بھی کسی نبی کے پاس جائیں گے وہ (نبی) انکار کردیں گے۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ حتی کہ وہ میرے پاس آئیں گے جب وہ میرے پاس آئیں گے تو میں چل پڑوں گا حتی کہ میں فحص کے پاس آؤں گا اورعرش کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا چنانچہ میرا رب میری طرف ایک فرشتے کو بھیجے گا جو میرے بازو کو پکڑ کر مجھے اٹھائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ!''فحص'' کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عرش کے آگے کی جگہ۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد (ﷺ)! آپ کا کیا معاملہ ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تو میں کہوں گا اے میرے رب! تو نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا ہے تو اپنی مخلوق کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرما کر ان کے درمیان فیصلہ کردے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں (اپنی شان کے مطابق) تمہارے پاس آتا ہوں اور تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں آؤں گا اور واپس جا کر لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو جاؤں گا۔ اس دوران کہ ہم کھڑے ہوں گے ہم آسمان کی طرف سے سخت آواز سنیں گے جو ہمیں پریشان کرے گی تو آسمان دنیا سے اس میں موجود جنوں اور انسانوں سے دوگنا اہل آسمان اتریں گے حتی کہ جب وہ زمین کے قریب ہوں گے تو ان کے نور کے سبب سے زمین روشن ہو جائے گی اور وہ اپنی صفوں میں چلے جائیں گے۔ لوگ پوچھیں گے کیا تم میں ہمارا رب ہے؟ جواب دیں گے: نہیں! وہ (اپنی شان کے مطابق) آنے والا ہے، پھر دوسرے آسمان والے (پہلے) اترنے والے فرشتوں سے دوگنا (تعداد میں) اتریں گے حتی کہ جب وہ زمین کے قریب ہوں گے تو ان کے نور کی وجہ سے زمین چمک اٹھے گی اور وہ اپنی صفوں میں چلے جائیں گے۔ ہم ان سے پوچھیں گے کیا تم میں ہمارا رب ہے؟ وہ کہیں گے نہیں (بلکہ) وہ آنے والا ہے۔ پھر تمام آسمانوں والے ایک ایک آسمان سے اسی طرح دوگنا اتریں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ (جبار) بادلوں کے

سایوں میں سے اترے گا اور اس کے عرش کو آٹھ فرشتوں نے اٹھا رکھا ہو گا اور اس وقت وہ چار فرشتے ہیں' ان کے پاؤں سب سے نچلی زمین کی حد پر ہیں (جہاں دو زمینیں آپس میں ملتی ہیں) جبکہ تمام زمینیں اور تمام آسمان ان کی ازار بند پر ہیں اور عرش ان کے کاندھوں پر ہے۔ ان کا ترانہ تسبیح ہے اور ان کی تسبیح یہ ہے:

سبحان ذی الملك ذی الملكوت سبحان رب العرش ذی الجبروت سبحان رب الملائكة و الروح قدوس قدوس سبحان ربنا الاعلیٰ سبحان رب الملكوت و الجبروت والكبرياء و السلطان و العظمة سبحانه ابد الا بد سبحان الحی الذی لا يموت سبحان الذی يميت الخلائق و لا يموت.

''مُلک اور ملکوت[1] کا مالک پاک ہے۔ عرش کا رب اور قدرت والا (رب) پاک ہے۔ ملائکہ اور روح کا رب پاک ہے۔ وہ پاک ہے وہ پاک ہے ہمارا بلند و بالا رب پاک ہے۔ ملکوت و جبروت' بڑائی، غلبہ اور عظمت والا رب پاک ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے پاک ہے۔ وہ زندہ (ذات) پاک ہے جس کیلئے موت نہیں وہ پاک ہے کہ جب مخلوق مر جائے گی اور اسے موت نہیں آئے گی۔''

پھر اللہ تعالیٰ اپنے عرش کو زمین پر جہاں چاہے گا' رکھے گا اور فرمائے گا کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! آج کوئی بھی مجھے ظلم سے منسوب نہیں کرے گا۔ پھر ایک ایسی آواز دے گا جسے تمام مخلوق کو سنائے گا اور فرمائے گا:

میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا تمہاری باتیں خاموشی سے سن رہا ہوں۔ میں تمہارے اعمال کو دیکھتا اور تمہاری باتوں کو سنتا رہا پس (اب) تم خاموشی سے میری بات سنو' یہ تمہارے نامہ ہائے اعمال اور تمہارے اعمال ہیں جو تم پر پڑھے جائیں گے۔ پس جو شخص آج بھلائی پائے' وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور جو اس کے علاوہ پائے وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ جہنم کو حکم دے گا تو اس سے ایک لمبا تاریک ٹکڑا نکلے گا اور وہ کہے گا:

و امتاز وا اليوم ايها المجرمون○ الم اعهد اليكم يا بنی آدم ان لاتعبدوا

۱۔ عالمِ ظاہر کو ملک اور عالمِ غیب کو ملکوت کہا جاتا ہے۔ جبروت قدرت و طاقت کو کہتے ہیں۔

الشیطان انہ لکم عدو مبینo و ان اعبدونی ھٰذا صراط مستقیمo ولقد اضل منکم جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلونo[1]

''اور اے مجرمو! آج الگ ہو جاؤ اور اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور میری عبادت کرنا یہ سیدھا راستہ ہے۔''

پس اللہ تعالیٰ دو بڑی مخلوقوں جنوں اور انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائے گا بعض کا بدلہ بعض سے لے گا حتیٰ کہ بے سینگ بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لے گا اور جب کسی کا کسی دوسرے کے ذمہ کوئی حق باقی نہیں رہے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو مٹی ہو جا' اس وقت کافر کہے گا:

یا لیتنی کنت ترابا.[2]

''کاش! میں مٹی ہو جاتا۔''

پھر اللہ تعالیٰ دو بڑی مخلوقوں جنوں اور انسانوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا تو سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ ہوگا۔ پس ان کو لائے گا جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی کتاب (قرآن مجید) کے مطابق قتل کرتے تھے اور ان سب کو لایا جائے گا جو قتل کئے گئے۔ انہوں نے اپنے سروں کو یوں اٹھایا ہوگا کہ ان کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں اس نے قتل کیا۔ اللہ تعالیٰ اس (قاتل) سے پوچھے گا تم نے اس کو کیوں قتل کیا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے؟ وہ کہے گا: اس لئے قتل کیا تاکہ عزت (اور غلبہ) تیرے لئے ہو' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تو نے سچ کہا: پس اللہ تعالیٰ اس (قاتل) کے چہرے کو سورج کے نور کی طرح (روشن) کر دے گا اور فرشتے اُس کو جنت میں لے جائیں گے۔

اب اس (قاتل) کو لایا جائے گا جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر محض غلبہ اور عزت حاصل کرنے کیلئے قتل کرتا رہا اور مقتول کو بھی لایا جائے گا جس نے اپنے سر کو یوں اٹھایا ہوگا کہ اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ وہ مقتول کہیں گے کہ اے ہمارے رب! اس نے

۱۔ سورہ یٰس: ۵۹ تا ۶۲

۲۔ سورہ النباء: ۴۰

ہمیں قتل کیا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے تم نے اس کو کیوں قتل کیا؟ وہ جواب دے گا: میں نے اپنے لئے عزت حاصل کرنے کی خاطر اس کو قتل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تو ہلاک ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو سیاہ اور آنکھوں کو نیلگوں کر دے گا تو اس نے جس جس کو قتل کیا ہو گا اس کے بدلے میں اس کو قتل کیا جائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ باقی مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائے گا حتی کہ اس دن دودھ میں پانی کی ملاوٹ کر کے بیچنے والے کو اس بات کا پابند بنایا جائے گا کہ وہ پانی کو دودھ سے الگ کرے حتی کہ جب کسی کا کسی کے ذمہ حق باقی نہ رہے گا تو ایک منادی آواز دے گا جو تمام مخلوق کو سنائے گا' وہ کہے گا:

''سنو! ہر قوم اپنے معبودوں کے ساتھ مل جائے جن کی وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے تو جس نے اللہ تعالیٰ کے غیر کی پوجا کی ہو گی اس کے سامنے اس کے معبود کی شکل رکھی جائے گی۔''

اور اس دن ایک فرشتے کو حضرت عزیر علیہ السلام کی صورت میں کر دیا جائے گا پس یہودی اس کے پیچھے چلیں گے اور ایک فرشتے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں کر دیا جائے گا۔ پس عیسائی اس کے پیچھے چلیں گے پھر اُن کے معبود اُن کو جہنم میں لے جائیں گے اِسی بات کو اس آیت میں بیان کیا گیا:

لو كان هؤلاء الهة ما وردوها۔[1]

''اگر یہ خدا ہوتے تو جہنم میں نہ جاتے۔''

پھر اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے گا ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا:

''اے لوگو! لوگ چلے گئے تم اپنے معبودوں اور اللہ کے سوا جس کی پوجا کرتے تھے' ان سے مل جاؤ۔''

وہ کہیں گے اللہ کی قسم! اللہ کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں اور ہم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ ان سے پھر جائے گا اور ان کے درمیان وہی اللہ ہے'

۱۔ سورہ انبیاء: ۹۹

اس کے بعد جس صورت میں چاہے گا ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا:

''اے لوگو! لوگ چلے گئے تم اپنے معبودوں اور جس کی پوجا کرتے تھے ان سے مل جاؤ۔''

وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں اور ہم اس کے علاوہ کسی کی پوجا نہیں کرتے تھے۔ وہ ان سے پھر جائے گا اور وہی ان کے درمیان ''اللہ'' ہوگا۔ پھر وہ جس صورت میں چاہے گا ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا:

اے لوگو! لوگ چلے گئے تم اپنے معبودوں اور تم جن کی پوجا کرتے تھے ان سے مل جاؤ!

وہ کہیں گے ہم اس (اللہ) کے سوا کسی کی پوجا نہیں کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں کیونکہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان کوئی علامت ہے جس کو تم پہچانتے ہو۔

فرمایا: پس ساق کھولی جائے گی تو ان کیلئے اللہ کی عظمت سے وہ (علامت) ظاہر ہوگی جس کے ذریعے ان کو پہچان حاصل ہوگی کہ وہی ان کا رب ہے پس وہ سجدے میں گر جائیں گے اور اللہ تعالیٰ منافقین کی پیٹھوں کو گائے کے سینگوں کی طرح کر دے گا تو وہ اپنی پچھلی طرف کو گر جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کو حکم دے گا کہ اپنے سروں کو اٹھائیں اور جہنم کے درمیان (پل) صراط کو رکھا جائے گا جو بال کے برابر (باریک) یا تلوار کی طرح تیز ہوگا اس کے کنڈے، پنجے اور سعدان (بوٹی) کے کانٹوں جیسے کانٹے ہوں گے اس کے آگے پُل ہوگا۔ جس پر قدم ٹھہر نہ سکیں گے اور پھسل جائیں گے۔ (بعض) اس سے پلک جھپکنے میں گزر جائیں گے، (کچھ) بجلی چمکنے کی مقدار میں گزریں گے کچھ ہوا کے گزرنے کی طرح گزریں گے بعض تیز رفتار گھوڑوں، تیز رفتار سواروں اور کچھ تیز رفتار انسانوں کی طرح گزریں گے۔ کچھ نجات پانے والے محفوظ ہوں گے بعض زخمی ہو کر نجات پائیں گے بعض کے چہروں پر خراشیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے جو لوگ جہنم میں گریں گے یہ ان کی شامتِ اعمال ہوگی۔ آگ ان میں سے بعض کے قدموں کو پکڑے گی، اس سے تجاوز نہیں کرے گی۔ بعض کی نصف پنڈلی تک پہنچے گی بعض کو ازار بند کے مقام تک پکڑے گی اور کچھ کے تمام جسم کو پکڑے گی البتہ چہرے محفوظ رہیں گے اللہ تعالیٰ نے ان پر آگ کو حرام کر دیا ہے۔

جب اہلِ جنت، جنت کی طرف اور جہنمی جہنم کی طرف چلے جائیں گے تو وہ لوگ کہیں گے۔ کون ہے جو ہمارے رب کے ہاں ہماری سفارش کر دے تا کہ وہ ہمیں جنت میں داخل کرے تو وہ آپس میں کہیں گے تمہارے باپ آدم علیہ السلام سے بڑھ کر اس کا حق کس کو ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور ان میں اپنی (خاص) روح پھونکی اور ان سے بالمشافہ گفتگو فرمائی۔ پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جا کر ان سے مطالبہ کریں گے تو وہ انکار کرتے ہوئے فرمائیں گے تم حضرت نوح (علیہ السلام) کے پاس جاؤ بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حاضری ہو گی اور سوال کیا جائے گا تو وہ کسی خطا کا ذکر کر کے فرمائیں گے میں اس منصب کے لائق نہیں ہوں تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کو خلیل بنایا ہے۔ پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ کر عرض گزار ہوں گے تو وہ فرمائیں گے یہ میرا کام نہیں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ اللہ تعالیٰ نے ان سے ہم کلام ہو کر ان کو اپنے قریب کیا اور ان پر تورات نازل فرمائی۔ پس وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر سوال کریں گے تو وہ فرمائیں گے میں اس کے لائق نہیں ہوں تم اللہ کی روح اور اس کے کلمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے تو وہ فرمائیں گے یہ میرا کام نہیں ہے لیکن میں حضرت محمد ﷺ کی طرف تمہاری راہنمائی کرتا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پس وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میرے لئے میرے رب کے پاس تین شفاعتیں ہیں جن کا مجھ سے میرے رب نے وعدہ کیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں: پس میں جنت کے پاس آ کر دروازے کا حلقہ پکڑوں گا اور دروازہ کھلواؤں گا۔ پس میرے لئے دروازہ کھولا جائے گا اور مجھے ''خوش آمدید'' کہا جائے گا چنانچہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا پھر جب میں اس میں داخل ہو جاؤں گا تو اپنے رب کو اس کے عرش پر دیکھوں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا اور جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے گا میں سجدے میں رہوں گا پھر اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد اور بزرگی بیان کرنے کے بارے میں کوئی بات بتائے گا جس کی اس نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو اجازت نہیں دی۔ پھر فرمائے

گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیے اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔

پس میں کہوں گا اے میرے رب! میری امت کے کچھ لوگ جہنم میں چلے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جائیں اور جس کی صورت پہچانتے ہیں اس کو جہنم سے نکالیں پس ان لوگوں کو نکالا جائے گا حتی کہ ان میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا جائیں اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہے اس کو جہنم سے نکالیں پھر فرمائے گا جس کے دل میں دو تہائی دینار کے برابر (ایمان ہے) پھر فرمائے گا نصف دینار (کے برابر) پھر فرمائے گا ایک قیراط (کے برابر)۔ پھر فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے (اس کو نکالو)۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پس ان کو نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

آپ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو وہ اپنے ٹھکانوں اور اپنی بیویوں کو اس سے زیادہ پہچانتے ہوں گے جس قدر تم دنیا میں اپنے ٹھکانوں اور بیویوں کو پہچانتے ہو۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان لوگوں کو (جہنم سے) نکالا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دے گا تو کوئی نبی، شہید اور مومن نہیں رہے گا جس کی شفاعت قبول نہ کی جائے مگر جو لوگ بہت زیادہ لعن طعن کرتے ہیں ان کو نہ تو شہید لکھا جائے گا اور نہ ہی ان کیلئے شفاعت کی اجازت ہو گی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں پس جہنم سے اس قدر لوگوں کو نکالا جائے گا جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان کو ''حیوان'' نامی نہر میں ڈالا جائے گا تو وہ اس دانے کی طرح پروان چڑھیں گے جو سیلاب کے کیچڑ اور پانی میں اگتا ہے ان میں سے جن کو دھوپ پہنچے گی وہ کچھ سبز ہوں گے اور جو سائے میں ہوں گے وہ کچھ زرد ہوں گے۔

راوی فرماتے ہیں جب اہل عرب سرکار دو عالم ﷺ سے یہ بات سنتے تو کہتے یا رسول اللہ! ایسا لگتا ہے کہ آپ جنگل میں رہے ہیں (کیونکہ وہاں کی معلومات رکھتے ہیں)۔

آپ نے فرمایا پھر وہ اپنے مردہ جسموں میں چیونٹیوں کی طرح پیدا ہوں گے جن کی گردنوں پر لکھا ہو گا یہ جہنمی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے آزاد کر دیا' اس تحریر کی وجہ سے جنتی ان کو پہچانیں گے۔ پس جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اسی قدر ٹھہریں گے۔ پھر کہیں گے اے ہمارے رب! ہم سے یہ نام مٹا دے پس اللہ تعالیٰ اسے ان سے مٹا دے گا۔[1]

ا۔ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے وہ خود بندوں پر رحم فرماتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے اپنے نیک بندوں کو مقامِ شفاعت عطا کیا ہے بالخصوص سیدنا حضرت محمد ﷺ کو جو سب کی شفاعت کریں گے اور آپ کی شفاعت سے جہنم میں گئے ہوئے لوگ جنت میں جائیں گے۔ اس حدیث میں معتزلہ کا ردّ ہے جو کہتے ہیں کہ شفاعت صرف بلندیٔ درجات کے لئے ہو گی حالانکہ جہنم سے آزادی کے لئے شفاعت کا ذکر اس حدیث میں ہے۔

۱۲ ہزاروی۔

حضرت ابو عثمان النھدی، حضرت عبدالرحمٰن بن ملّ اور حضرت ابو رافع (رحمہم اللہ) کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنا

۱۱۔ حضرت ابو عثمان النھدی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تاکید فرمائی۔

۱. سونے سے پہلے وتر پڑھنا۔
۲. چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا۔
۳. ہر مہینے کے تین روزے رکھنا[۱]

۱۲۔ حضرت ابو عثمان النھدی سے مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تھے۔ جب لوگوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ان کی طرف پیغام بھیجا کہ کھانا کھائیں۔اس وقت وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے قاصد سے فرمایا: بے شک میں روزہ دار ہوں۔

جب کھانا لگایا گیا اور وہ لوگ فارغ ہونے والے تھے تو آپ نے کھانا شروع کر دیا۔ انہوں نے قاصد کی طرف دیکھا تو اس نے کہا: انہوں نے مجھے خود بتایا تھا کہ وہ روزہ دار ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا: صبر کے مہینے (ماہِ رمضان) کے روزے اور ہر مہینے کے تین روزے زمانہ بھر کے روزوں کی مثل ہیں، میں مہینے کے تین روزے رکھتا ہوں پس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے

۱۔ اسلامی مہینے یعنی چاند کے حساب سے تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ ' یہ دن ایامِ بیض کہلاتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

ملنے والی آسانی کے تحت روزہ چھوڑ دیتا ہوں اور اس کی طرف سے (ثواب میں) اضافہ کی وجہ سے روزہ رکھتا ہوں۔[1]

۱۳۔ حضرت ابوعثمان النہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سات مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا تو انہوں نے، ان کی زوجہ اور خادم نے رات کے تین حصے کر کے باری مقرر کی تھی۔ ایک قیام کرتا تو دوسرا سو جاتا' دوسرا قیام کرتا تو تیسرا سو جاتا اور میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ نے کھجوریں تقسیم فرمائیں تو مجھے سات کھجوریں عنایت فرمائیں۔ان میں سے ایک کھجور خشک تھی تو مجھے اس سے زیادہ کوئی چیز پسند نہ آتی کیونکہ اس کو چبانے میں قوت خرچ ہوتی۔ سلیمان فرماتے ہیں: (شدت کی مضاغی کا مطلب یہ ہے کہ) وہ مضبوط تھی۔

راوی فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ! آپ مہینے میں روزے کس طرح رکھتے ہیں؟انہوں نے فرمایا میں ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھتا ہوں اور اگر کوئی واقعہ پیش آ جائے تو مہینے کے آخر میں رکھتا ہوں۔

۱۴۔ حضرت ابورافع رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی تو آپ نے یہ آیت پڑھی:

اذا السماء انشقت.[2]

''اور جب آسمان پھٹ جائے گا۔''

تو اس میں سجدہ کیا میں نے پوچھا اے ابوہریرہ! یہ کیسا سجدہ ہے؟

انہوں نے فرمایا میں نے سجدہ حضرت ابوالقاسم (رسولِ اکرم ﷺ) کے پیچھے کیا ہے تو جب تک میں آپ سے مل نہیں جاتا (وفات مراد ہے) میں ہمیشہ یہ سجدہ کرتا رہوں گا۔

۱۵۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اذا

۱۔ مطلب یہ ہے کہ تین روزے نفلی ہیں کسی وجہ سے توڑے بھی جا سکتے ہیں البتہ بعد میں قضا کرنا ہوگی۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کی دلجوئی کیلئے روزہ چھوڑ دیا اور ان کے ساتھ کھانا تناول فرمایا لہٰذا اگر مہمان اصرار کرے تو نفلی روزہ توڑ کر اس کے ساتھ کھانا کھانا چاہئے' بعد میں قضا کی جائے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ انشقاق: ۱

السماء انشقت میں سجدہ کیا' میں نے ان سے پوچھا آپ اس میں سجدہ کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے خلیل علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ اس میں سجدہ کرتے تھے پس میں مرتے دم تک اس میں سجدہ کروں گا۔[1]

۱۶۔ حضرت شعبہ نے اس کی مثل روایت کیا' اس میں یہ بھی ہے حضرت ابورافع فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: (خلیل سے) حضور ﷺ مراد ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! نبی اکرم ﷺ مراد ہیں۔

۱۷۔ حضرت ابورافع' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب کوئی شخص قاصد (بلانے والے) کے ساتھ آئے تو یہی اس کیلئے اجازت ہے۔[2]

۱۸۔ حضرت ابورافع' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے روزے کے دوران بھول کر کھائے تو وہ اپنے روزے کو جاری رکھے بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔(یعنی بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا)

۱۹۔ حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص (عورت کی) چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے پھر اس پر کود جائے تو اس پر غسل فرض ہے۔مطر (راوی) نے یہ اضافہ کیا کہ اگرچہ انزال نہ ہو۔[3]

۲۰۔ حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب کوئی شخص (اپنی بیوی کی) چار شاخوں کے درمیان بیٹھ کر کوشش کرے تو

۱۔ اس سورت کی آیت نمبر ۲۱ آیت سجدہ ہے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام سنت پر عمل کے کس قدر پابند تھے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ مطلب یہ کہ اگر کوئی شخص کسی کو بلانے کیلئے اپنا قاصد بھیجے اور وہ آدمی اس قاصد کے ساتھ آئے تو اسے اجازت لینے کی ضرورت نہیں' یہی اجازت ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ عورت کی چار شاخوں سے مراد اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں مراد ہیں یعنی جب جماع کرے تو اگرچہ مادۂ منویہ نہ نکلے تو غسل فرض ہو جائے گا۔۱۲ ہزاروی۔

اس پر غسل فرض ہے۔

۲۱۔ حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا آپ نے فرمایا: جب بندہ اپنے رب کی اطاعت کرتا اور اپنے آقا کا حکم مانتا ہے تو اس کیلئے دو اجر ہیں۔[1]

راوی فرماتے ہیں کہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا گیا تو وہ رونے لگے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میرے لئے دو اجر تھے پس ان میں سے ایک چلا گیا۔

۲۲۔ حضرت ابورافع حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان دو آدمیوں کے بارے میں فرمایا جو سودا کرتے وقت باہم اختلاف کرتے ہیں اور ان میں کسی ایک کے پاس بھی گواہ نہیں ہوتے۔ ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں قسم کے بارے قرعہ اندازی کریں (کہ کون قسم اٹھائے) اس بات کو پسند کریں یا ناپسند۔[2]

۲۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب دو آدمی قسم پر مجبور ہو جائیں اور وہ دونوں قسم اٹھانا پسند کرتے ہیں تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے۔

۲۴۔ حضرت ابورافع حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔[3]

ا۔ چونکہ غلام اپنے آقا کے حکم کا پابند ہوتا ہے اِس لئے بعض اوقات اس کیلئے عبادت کا وقت نکالنا مشکل ہو جاتا ہے' اِسی طرح ممکن ہے کہ اس کا آقا اسے کسی غیر شرعی بات کا حکم دے لہٰذا جب وہ حکمت عملی سے کام لیتا ہے اور اس طرح اس کے حکم کی تعمیل کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی بھی نہ ہو تو یقیناً وہ دوگنا ثواب کا مستحق ہے کیونکہ یہ بہت مشکل کام ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ چونکہ اس صورت میں دونوں مدعی بھی بنتے ہیں اور مدعا علیہ بھی اور چونکہ دونوں قسم اٹھا کر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں لہٰذا جھگڑا ختم کرنے کیلئے قرعہ اندازی کا طریقہ اختیار کیا گیا اگر کسی کا حق متعین ہو تو وہاں قرعہ اندازی نہ ہو گی۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ رزق حلال کمانے کیلئے کوئی سا پیشہ بھی اختیار کرنا منع نہیں۔ انبیاء کرام سے زیادہ کس کی عزت ہو سکتی ہے لیکن اس کے باوجود اُن نفوسِ قدسیہ نے مختلف پیشے اختیار کئے۔ البتہ معزز افراد کو ایسا پیشہ اختیار نہیں کرنا چاہئے جو معاشرے میں گھٹیا سمجھا جاتا ہو۔۱۲ ہزاروی۔

۲۵۔ حضرت ابورافع حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: حضرت زینب ﷺ کا نام بَرّہ (نیکوکار) تھا تو لوگوں نے کہا: یہ اپنی پاکیزگی بتاتی ہیں۔ پس نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔[1]

۲۶۔ حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت زینب یا حضرت میمونہ ﷺ کا نام بَرّہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب یا میمونہ رکھ دیا۔

۲۷۔ حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی ملاقات کیلئے دوسری بستی میں جاتا تھا۔ راستے میں اُسے ایک فرشتہ ملا اس نے پوچھا: کدھر کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: دوسری بستی میں ایک بھائی سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے پوچھا کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کا بدلہ دینا چاہتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ میں اس سے (محض) اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرتا ہوں۔

اس (فرشتے) نے کہا: میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا نمائندہ بن کر آیا ہوں (کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میں تجھ سے محبت کرتا ہوں کیونکہ تو اس شخص سے میری وجہ سے محبت کرتا ہے۔[2]

۲۸۔ حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ ﷺ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) پوچھے گا: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہ دیا۔ فرمایا: وہ کہے گا: اے میرے رب! کس طرح تو نے مجھ سے کھانا مانگا اور میں نے تجھے نہ دیا حالانکہ تو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو تُو نے اسے کھانا نہ کھلایا۔ کیا تجھے معلوم نہیں اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس (کے ثواب) کو میرے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو تُو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ وہ کہے گا اے میرے رب!

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا جس طرح بُرے ناموں کو بدلنا ضروری ہے اسی طرح ایسے نام جن سے اپنی برائی یا پاکیزگی بیان کرنے کا پہلو نکلتا ہو ان کو بھی بدل دینا چاہئے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ حدیث شریف کے ذریعے یہ سبق دیا گیا ہے کہ مسلمان دوستی اور دشمنی کا معیار دولت، اقتدار اور دیگر دنیوی منافع کی بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات ہو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرے اور اللہ اور رسول کے دشمنوں سے دشمنی ہونی چاہئے۔ ۱۲ ہزاروی۔

میں تجھے کیسے پانی پلاتا؟ تُو تو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کو پلاتا تو اس (کے ثواب) کو میرے پاس پاتا۔ (پھر) فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو تُو نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں کس طرح تیری بیمار پرسی کرتا، تُو تمام جہانوں کا رب ہے؟

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا۔ پس اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو اس (کے ثواب) کو میرے پاس پاتا یا فرمایا اس کے پاس پاتا۔[1]

۲۹۔ حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور فرمایا اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے (میری رضا کو) اس کے پاس پاتا۔

۳۰۔ حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: آنکھیں زنا کرتی ہیں، پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ ان کی تصدیق کرتی ہے۔[2]

۳۱۔ حضرت حماد بن مسلم اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے پاؤں کی بجائے ہاتھوں کا ذکر کیا۔

۳۲۔ حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں راستے میں ایک درخت لوگوں کو تکلیف پہنچاتا تھا تو ایک شخص نے اسے کاٹ کر دور کر دیا تو اس (عمل) کی وجہ سے اس کو بخش دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا۔[3]

۱۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے حسن سلوک اس قدر اہم ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے ساتھ حسن سلوک قرار دے رہا ہے حالانکہ وہ کھانے، پینے اور بیماریوں سے پاک ہے نیز امت مسلمہ کو حقوق العباد کی ترغیب دی گئی ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ کسی برائی کی طرف جانے والے راستے بند کر دیئے جائیں تو وہاں تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے اور یہی بات اس حدیث میں بتائی گئی کہ کسی غیر محرم عورت کو قصداً دیکھنا اور اس کی آواز سننا ایسے عمل ہیں جو بالآخر زنا تک پہنچا دیتے ہیں لہٰذا ان سے بھی بچنا چاہئے تاکہ زنا سے بچ جائیں۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ نیکی کا عمل بظاہر چھوٹا بھی ہو اس کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے نیز اس حدیث سے حقوق العباد کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے اور لوگوں کو اذیت سے محفوظ رکھنا جنت میں جانے کا ذریعہ ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۳۔ حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب تک اپنی جائے نماز پر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ مسلسل نماز میں شمار ہوتا ہے اور فرشتے کہتے ہیں یا اللہ! اس کو بخش دے اس پر رحم فرما۔ (یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) جب تک وہاں سے پھر نہ جائے یا کوئی بُری بات پیدا نہ ہو۔ پوچھا گیا بری بات سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی ہوا خارج ہو آواز کے ساتھ یا اس کے بغیر۔

۳۴۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۳۵۔ حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک لونڈی یا ایک مرد مسجد کی صفائی کرتا تھا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہ دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا۔ صحابہ کرام نے بتایا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ کی؟ انہوں نے کہا کہ وہ اس طرح اس طرح تھا (یا تھی) یعنی اس کے معاملے کو معمولی قرار دیا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کی قبر بتاؤ پس آپ اس کی قبر پر گئے اور نماز پڑھی (یا دعا فرمائی)۔[1]

۳۶۔ حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت حماد فرماتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ عیش کرے گا اور مفلس و حاجت مند نہ ہوگا۔ اس کے کپڑے پُرانے نہیں ہوں گے اور اس کی جوانی ختم نہ ہوگی اور جنت میں وہ کچھ ہوگا جسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔

۳۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نماز (کی حالت) میں ہو تو اپنے سامنے اور دائیں جانب

۱۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے ورنہ ولی نمازِ جنازہ پڑھ لے تو دوبارہ نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی اسی طرح نماز جنازہ پڑھ لی جائے تو اب قبر پر نماز جنازہ نہیں ورنہ جب تک میت میں کسی قسم کی تبدیلی کا خطرہ نہ ہو تو قبر پر پڑھ سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مومن کے ولی ہیں لہٰذا آپ کیلئے یہ عمل جائز تھا اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے صرف دعا فرمائی ہو۔ ۱۲ ہزاروی۔

نہ تھوکے بلکہ بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر اس طرح نہ کر سکے تو یوں کرے۔ آپ نے اشارے سے بتایا کہ کپڑے میں تھوک کر اس کو مَل لے۔[1]

۳۸۔ حضرت ابوہریرہ ﷛ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہو تو قبلہ کی طرف اور دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے اگر ایسا نہ کر سکے تو کپڑے کے پلّو میں تھوک کر اس طرح کرے' آپ نے کپڑے کو ملتے ہوئے بتایا۔

۳۹۔ حضرت ابوہریرہ ﷛ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کے برتن کو کتا چاٹے تو اس کو سات مرتبہ دھوؤ' ان میں سے ایک بار مٹی کے ساتھ (دھوؤ)۔[2]

۴۰۔ حضرت ابوہریرہ ﷛ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں آپ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی ایک کو معلوم ہوتا کہ اس کا میرے ساتھ (باجماعت) نماز میں شریک ہونا اس سے بہتر ہے کہ اسے ایک یا دو موٹی بکریوں کی طرف بلایا جائے تو وہ ایسا کرتا (نماز میں شریک ہوتا) جب کہ اسے اس سے زیادہ اجر ملے گا۔

۴۱۔ حضرت اسود بن سُریع ﷛' نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن چار شخص اللہ تعالیٰ سے احتجاج کریں گے۔ بہرہ آدمی، بیوقوف شخص، بوڑھا آدمی اور وہ شخص جو زمانۂ فترت میں (اسلام سے پہلے) مر گیا۔ بہرہ کہے گا اے میرے رب! اسلام آیا اور میں کچھ سن نہیں سکتا تھا۔ بیوقوف کہے گا اے میرے رب! اسلام آیا اور بچے مجھے مینگنیوں سے مارتے تھے۔ بوڑھا کہے گا اسلام آیا اور مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی اور جو زمانۂ فترت میں فوت ہوا وہ کہے گا اے میرے رب! میرے پاس تیرا کوئی رسول نہیں آیا۔ پس وہ ان سے پکا وعدہ لے گا کہ وہ ضرور اس کی بات مانیں گے پس اللہ تعالیٰ ان کی

۱۔ چونکہ شروع شروع میں مسجد کا فرش نہیں ہوتا تھا' نیچے ریت ہوتی تھی اس لئے یہ صورت تھی۔ آج کل پکا فرش، دری اور قالین ہوتا ہے لہٰذا کپڑے میں ملنے والا عمل ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ شروع شروع میں کتوں سے دور رہنے کا حکم دیا گیا اس لئے یہ سخت حکم تھا۔ اب دیگر احادیث کے مطابق تین بار دھونا کافی ہے البتہ تسلی کے لئے سات مرتبہ دھو لے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

طرف فرشتہ بھیجے گا کہ (ان سے کہے) وہ جہنم میں داخل ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا: کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر وہ اُس میں داخل ہوں گے تو وہ ان پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی۔[1]

۴۲۔ حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حدیث روایت کرتے ہیں البتہ اس میں فرمایا کہ جو اس میں داخل ہوگا، وہ (جہنم) اس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگی اور جو داخل نہیں ہوگا اسے اس کی طرف کھینچ کر لایا جائے گا۔

۴۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن آدم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام علاتی[2] بھائی ہیں اور ان کی مائیں مختلف ہیں اور میں عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں وہ (آسمان سے) اترنے والے ہیں پس ان کو پہچانو۔ بے شک وہ درمیانہ قد والے، سرخ وسفید رنگ والے ہوں گے۔

اور ان کے سر مبارک سے قطرے گریں گے اگرچہ ان کو کوئی رطوبت نہ پہنچے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، مال کو قبضہ میں لیں گے اور جزیہ ختم کریں گے ان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ ملتِ اسلامیہ کے علاوہ تمام ادیان (والوں) کو ہلاک کردے گا اور کانے مسیح جھوٹے (دجال) کو بھی ہلاک کردے گا اور اللہ تعالیٰ اس قدر امن قائم کرے گا کہ بڑا کالا سانپ اونٹ کے ساتھ، چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیا بکری کے ساتھ چرے گا نیز بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور وہ ایک دوسرے کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

۴۴۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضور علیہ السلام سے اس کی مثل کچھ کم الفاظ کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

۴۵۔ حضرت عبدالرحمٰن جو اُم بُرثُن کے آزاد کردہ غلام ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی

۱۔ یعنی وہ جہنم میں داخل نہیں ہوں گے لیکن اگر یہ تصور کیا جائے کہ وہ جہنم میں داخل ہوں گے تو بھی جہنم ان کیلئے راحت بن جائے گی کیونکہ یہ لوگ مجبور تھے، ان کے پاس کوئی نبی نہیں آیا جو انہیں دعوتِ اسلام دیتا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ علاتی بھائی وہ ہوتے ہیں جن کا باپ ایک ہو اور مائیں مختلف ہوں۔ ۱۲ ہزاروی۔

اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں پر جمعہ فرض کیا پس اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی فرمائی اور انہوں نے اختلاف کیا لہٰذا لوگ (یعنی) یہودی اور عیسائی ہم سے پیچھے ہیں۔[1]

۴۶۔ حضرت ابوالمتوکل الناجی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے رسول کریم ﷺ نے کچھ کھجوریں عطا فرمائیں، ہم نے ان کو ٹوکری میں ڈالا اور اسے مکان کی چھت میں لٹکا دیا پس ہم اس سے مسلسل کھاتے رہے حتیٰ کہ وہ اس وقت ختم ہوئیں جب حرہ کے زمانے میں ان پر اہلِ شام نے لوٹ مار کی۔[2]

۴۷۔ ایک اور سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں ''باخرۃ'' کا لفظ نہیں ہے۔

۱۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہم (دنیا میں آنے کے اعتبار سے) آخری اور قیامت میں (دخولِ جنت کے وقت) اول ہوں گے۔ البتہ ان لوگوں (اہل کتاب) کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی پھر یہ دن یعنی جمعہ کا دن ان لوگوں پر فرض کیا گیا تو انہوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سلسلے میں ہدایت دی۔ پس اس سلسلے میں لوگ ہمارے تابع ہیں۔ یہودی کل اور عیسائی پرسوں ہیں۔
(صحیح بخاری: کتاب الجمعۃ ۱/۱۲۰، صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ ۱/۲۸۲ سنن نسائی: کتاب الجمعۃ ۱/۱۵۳، ۱۵۴، مشکوٰۃ المصابیح: باب الجمعۃ صفحہ ۱۱۹، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان: کتاب الجمعۃ ۵/۱۹۷، حدیث: ۲۷۷۳، مسند احمد: مسند ابوھریرہ، حدیث: ۷۳۸۲)

اس حدیث سے یہ واضح ہوا کہ ہفتے کا آغاز جمعہ کے دن سے ہوتا ہے اور ہفتہ اور اتوار جمعہ کے تابع ہیں، جمعہ ان دونوں کے تابع نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ حرہ کا زمانہ وہ ہے جب یزید نے مدینہ طیبہ پر حملہ کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم ﷺ منبعِ برکات ہیں، آپ کی عطا کردہ ایک ٹوکرہ کھجوریں کتنے سال تک کھائی جاتی رہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

نبی اکرم ﷺ سے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ‘

محمد بن زیاد قرشی کی روایات

۴۸۔ حضرت محمد بن زیاد قرشی‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو برتن کے ساتھ وضو کرتے دیکھا تو فرمایا کامل وضو کرو! بے شک میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا‘ آپ نے فرمایا ’’ایڑیوں کیلئے جہنم سے خرابی ہے۔‘‘[۱]

۴۹۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک جماعت کو برتن کے ساتھ وضو کرتے ہوئے دیکھا اس کے بعد پہلی حدیث کے مثل ذکر کیا۔

۵۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈالی تو رسول اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: ’’کـخ کـخ۔‘‘ (نکالو نکالو)۔[۲]

تو انہوں نے اس کو (منہ سے) نیچے ڈال دیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہمارے (اہل بیت کے) لئے صدقہ حلال نہیں۔

۱۔ یعنی ایڑیاں عام طور پر عدمِ توجہ کی وجہ سے خشک رہ جاتی ہیں اور اس طرح وضو نہیں ہوتا۔ لہٰذا ان کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے اگر پاؤں کا مسح فرض ہوتا تو یہ الفاظ نہ فرمائے جاتے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ جب بچہ کوئی ایسی چیز منہ میں ڈالے جو نہیں ڈالنی چاہئے تو اس وقت یہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۵۱۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ ﷛ سے سنا کہ حضرت حسن بن علی نے (کھجور) اٹھائی' اس کے بعد پہلی حدیث کی مثل ہے۔

۵۲۔ حضرت ابوہریرہ ﷛ سے مروی ہے' فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کے پاس صدقہ کی کھجوریں لائی گئیں تو آپ نے ان کے بارے میں کوئی حکم فرمایا اور آپ نے حضرت حسن یا حضرت حسین بن علی (رضی اللہ عنہم) کو اٹھا رکھا تھا' ان کا لعاب مبارک بہہ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دیکھا تو ان کے منہ میں صدقہ کی کھجور تھی۔ آپ نے ان کو حرکت دی تو انہوں نے کھجور (باہر) ڈال دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔[1]

۵۳۔ حضرت محمد بن زیاد کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ ﷛ سے سنا آپ نے فرمایا: بچہ بستر والے (یعنی باپ) کا ہوتا ہے۔[2]

۵۴۔ حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو (عید کرو) یا فرمایا روزہ رکھو جب اس (چاند) کو دیکھو اور افطار کرو جب اسے دیکھو اگر تم پر (بادلوں میں) چھپ جائے تو تیس دن شمار کرو (پورے کرو)۔

۵۵۔ ایک اور سند سے اسی کی مثل مروی ہے اور اس میں (عُمِیَ کی بجائے) غُمّ کا لفظ ہے (یعنی بادلوں میں چھپ جائے)۔

۵۶۔ حضرت ابوہریرہ ﷛ سے مروی ہے' فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے' میں اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو ضرور دور کروں گا جس طرح اجنبی اونٹ کو حوض سے دور کیا جاتا ہے۔

۵۷۔ ایک اور سند کے ساتھ اسی کی مثل مروی ہے۔

۱۔ رسول اکرم ﷺ کا یہ عمل امت کی راہنمائی کرتا ہے کہ بچوں کی تربیت کرنی چاہئے اگر ابتداء میں اسے حرام چیزوں سے بچنے کا حکم دیا جائے تو وہ بڑا ہو کر صرف حلال کی طرف ہی توجہ دے گا۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اگر کوئی عورت شادی شدہ ہو اور زنا کی مرتکب ہو جائے اور اس سے بچہ پیدا ہو تو زانی کو سزا ملے گی اور بچہ اس عورت کے خاوند کا ہوگا تاکہ پردہ بھی رہے اور بچہ پرورش سے محروم بھی نہ رہے۔۱۲ ہزاروی۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں جس طرح اجنبی اونٹ کو دور کیا جاتا ہے اور میرا خیال ہے ''حوض سے۔''[1]

۵۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابنِ آدم! روزے کے علاوہ ہر عمل (گناہوں کا) کفارہ ہے۔ وہ (روزہ) میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دیتا ہوں اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے۔[2]

۵۹۔ ایک اور سند کے ساتھ اس کی مثل مروی ہے۔

۶۰۔ حضرت محمد بن زیاد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔''

ایک شخص نے پوچھا: کیا ہر سال؟ حتیٰ کہ اس نے تین بار سوال کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منہ پھیرتے رہے پھر فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا[3] اور اگر واجب ہو جاتا تو تُم اُس کو ادا نہ کر سکتے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا: مجھے چھوڑے رکھو جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں (یعنی جب تک بیان نہ کروں مجھ سے سوال نہ کرو) بے شک تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے انبیاء کرام سے سوال کرتے پھر ان سے اختلاف کرتے (یعنی عمل نہ کرتے) پس میں تمہیں جس بات کا حکم دوں جس قدر ممکن ہو اس پر عمل کرو اور میں جس بات سے تمہیں روک دوں اس سے بچو۔

۶۱۔ ارشادِ خداوندی ہے: ''**وظل ممدود**''[4] ''اور پھیلا ہوا سایہ''

۱۔ یہ وہ لوگ ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین سے پھر گئے تھے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ روزے کا اجر بہت زیادہ ہے کیونکہ اس میں ریاکاری کا شائبہ تک نہیں ہوتا لہٰذا یہ محض گناہوں کا کفارہ ہی نہیں بلکہ خصوصی ثواب کا ذریعہ بھی ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ معلوم ہوا کہ نبی صرف پیغام رساں نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اختیار بھی لے کر آتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۴۔ سورہ واقعہ: ۳۰

حضرت قتادہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایک درخت ہے' ایک سوار اس کے سائے میں سو سال چلے گا لیکن طے نہیں کر سکے گا۔

حضرت معمر فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن زیاد نے خبر دی' انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا ہے پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور اگر چاہو تو پڑھو: ''وظل ممدود''

۶۲۔ حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے تھے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسے جانور کو خریدا جس کا دودھ تھنوں میں روکا گیا تھا (تاکہ خریدار کو دھوکا دیا جائے) تو اگر وہ (خریدار) اس (جانور) کو واپس کرنا چاہے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گندم نہ ہو۔ سمراء کا لفظ استعمال کیا (یعنی گندم)۔[1]

۶۳۔ حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جانور کا زخم معاف ہے۔ کنویں (میں گر کر مر جانے) کو معاف کر دیا گیا اور کسی کان میں گر کر مر گیا تو اس کا تاوان بھی نہیں ہے نیز مدفون خزانے میں پانچواں حصہ ہے۔[2]

۶۴۔ حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں' میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس جب گھر کے باہر سے کھانا آتا تو آپ (اس کے بارے) میں

۱۔ احناف کے نزدیک اس حدیث پر عمل نہیں کیونکہ جو دودھ خریدار نے استعمال کیا اس کا بدلہ کھجوریں نہیں۔ یہ اس کی مثل صوری بھی نہیں اور مثل معنوی بھی نہیں۔ مثل صوری سے مراد دودھ ہے اور مثل معنوی سے مراد اس کی قیمت ہے' کھجوریں نہ تو دودھ ہیں اور نہ قیمت نیز اگر اس نے دودھ استعمال کیا ہے تو جانور کو چارہ بھی تو کھلایا ہے لہٰذا یا تو وہ اس جانور کو رکھ لے یا اس کو واپس کر دے اور ساتھ کچھ بھی نہ دے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی جانور میں شعور نہیں لہٰذا اگر وہ کسی کو زخمی کر دے تو تاوان نہیں ہوگا۔ اسی طرح کسی نے اپنی زمین میں کنواں کھودا اور کوئی اُس میں گر کر مر گیا یا سونے چاندی وغیرہ کی کان میں مر جائے نیز کسی کو خزانہ ملا تو پانچواں حصہ بیت المال کا ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی۔

پوچھتے تھے اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ تناول فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ فرماتے: تم کھاؤ اور آپ خود تناول نہ فرماتے۔[1]

۶۵۔ حضرت محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے نہیں ڈرتا جب وہ امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت کی طرح کر دے۔[2]

۶۶۔ ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں (یجعل الله راسه کی جگہ) یحول الله راسه (اللہ تعالیٰ اس کے سر کو بدل دے) کے الفاظ ہیں۔

۶۷۔ حضرت محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''ہر نبی کیلئے ان کی امت کے بارے میں ایک (خاص) مقبول دعا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے مؤخر کروں۔''

۶۸۔ ایک اور سند کے ساتھ بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۶۹۔ حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ کا حاکم بنایا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ اپنی ازار کو گھسیٹتا ہے یا اپنے پاؤں کو زمین پر (زور سے) مارتا ہے تو فرماتے حکم آ گیا پھر فرماتے حضرت ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جو تکبر کے طور پر اپنی ازار (تہبند) کو گھسیٹتا چلے۔''[3]

۱۔ کیونکہ آپ کیلئے صدقہ حلال نہ تھا اسی طرح زکوٰۃ آپ اور آپ کے خاندان کیلئے حلال نہیں کیونکہ وہ میل ہے جو آپ کے شایانِ شان نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ چونکہ امام کا منصب اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ مقتدی اپنے افعال میں اس سے آگے نہ بڑھیں لہٰذا اس حدیث میں سخت تنبیہ کی گئی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ شلوار یا تہبند ٹخنوں سے اوپر ہونا چاہئے، یہ سنت طریقہ ہے اور اگر نیچے ہو تو دو صورتیں ہیں۔ بطور تکبر ہو تو حرام اور اگر پیٹ بڑا ہونے کی وجہ سے ہو یعنی کسی عذر کی وجہ سے ہو تو گناہ گار نہ ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۷۰۔ حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ پر حاکم مقرر کیا تھا۔اس کے بعد حسبِ حدیثِ سابق ہے۔

۷۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں کرتا جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو گھسیٹتا ہے۔''

۷۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دونوں جوتے اتارو یا دونوں جوتے پہنو اور جب جوتا پہنو تو دائیں (پاؤں) سے ابتداء کرو اور جب اتارو تو بائیں (پاؤں) سے شروع کرو۔[1]

۷۳۔ ایک اور سند کے ساتھ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت ہے۔

۷۴۔ حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک جوتا پہنے تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو بایاں (جوتا) پہلے اتارے۔ دونوں جوتے پہنے یا دونوں اتاردے۔''

۷۵۔ حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے ستر ہزار افراد کسی حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے۔''

فرماتے ہیں: حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: یا اللہ! اِن کو اُن میں سے کر دے۔ایک اور شخص نے عرض کیا کہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کردے تو آپ نے فرمایا: حضرت عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔''[2]

۱۔ ایک جوتا پہن کر چلنے سے منع فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی اچھا نہیں لگتا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس طرح دونوں پاؤں پر ایک جیسا اثر مرتب نہیں ہوتا۔ایک پاؤں کو زمین کا سرد یا گرم اثر پہنچے گا دوسرے کو نہیں جس طرح اس طریقے پر سونے سے منع کیا کہ جسم کا کچھ حصہ سائے میں ہو اور کچھ دھوپ میں۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کا تمام نقشہ حضور علیہ السلام کے پیش نظر ہے اور سبقت لینے کا مطلب یہ ہے کہ یہ دُعا حضرت عکاشہ کیلئے قبول ہوگئی یہ مطلب نہیں کہ اس شخص سے نفی کی گئی ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۷۶۔ ایک اور سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے۔

۷۷۔ حضرت محمد بن زیاد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "چکر لگانے والا جس کو ایک یا دو لقمے (اُکلہ اور لقمہ دونوں کا ایک ہی معنٰی ہے) یا ایک یا دو کھجوریں واپس کر دیں، مسکین نہیں ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو ایسی چیز نہ پائے جو اس کو بے نیاز کر دے اور نہ وہ لوگوں سے چمٹ کر مانگے یا وہ لوگوں سے اصرار کے ساتھ مانگنے سے حیا کرے۔[1]

۷۸۔ ایک اور سند کے ساتھ اس کی مثل مروی ہے حضرت شعبہ (راوی) کو ایک یا دو کھجوروں کے الفاظ میں شک ہے۔

۷۹۔ حضرت محمد فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دوران کہ ایک شخص قیمتی جوڑے میں چل رہا تھا اور اس نے بالوں میں کنگھی کر رکھی تھی وہ اپنے آپ پر اترانے لگا تو اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ پس وہ اس میں قیامت تک دھنستا ہی چلا جائے گا (تکبر کی وجہ سے ایسا ہوا)۔

۸۰۔ ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۱۔ حضرت محمد بن زیاد جو بنو جُمَح (قبیلے) کے آزاد کردہ غلام ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دوران کہ ایک شخص چل رہا تھا۔ اس کے بعد حسبِ سابق ہے۔

۸۲۔ حضرت محمد (بن زیاد) فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا۔ وہ نہ اسے کھانا کھلاتی، نہ پانی پلاتی اور نہ ہی اس کو کھلا چھوڑتی کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھائے حتیٰ کہ وہ مر گئی۔"

۸۳۔ اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ ایک عورت جہنم میں ایک بلی کی وجہ سے داخل ہوئی جس نے

---

[1] یعنی پیشہ ور بھکاری مسکین نہیں بلکہ جس کے پاس کچھ نہ ہو پھر بھی وہ مانگنے سے باز رہے تو وہ مسکین ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

اُس کو باندھ رکھا تھا پس اس نے اس کو نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھائے۔[1]

۸۴۔ حضرت محمد (بن زیاد) فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر انصاری کسی وادی میں یا (فرمایا) گھاٹی میں چلیں اور لوگ دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار والی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا۔''

اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ نے (یہ فرما کر) کوئی زیادتی نہیں کی انہوں (انصار) نے آپ کو ٹھکانہ دیا اور آپ کی مدد کی (یعنی اس قول سے مہاجرین پر زیادتی نہیں ہوتی' انصار کی مدد کا صلہ بیان کیا گیا ہے)۔

۸۵۔ ایک اور سند کے ساتھ اس کی مثل مروی ہے۔

۸۶۔ حضرت شبابہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۷۔ حضرت محمد فرماتے ہیں' میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنوں میں سے ایک عِفرِیت (خبیث جن) نے گذشتہ رات مجھے نماز میں دھوکہ دینے کی کوشش کی تا کہ وہ میری نماز توڑ دے پس اللہ تعالیٰ نے اسے میرے قابو میں دے دیا تو میں نے اس کو دفع کر دیا میں نے چاہا کہ میں اس کو پکڑ کر مسجد کے ستونوں میں سے کسی ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں حتیٰ کہ صبح تم سب اس کو دیکھتے۔''

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ''پس مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول یاد آ گیا۔'' (ان کا قول اس ارشادِ خداوندی کے ذریعے نقل کیا گیا ہے۔)

''رب اغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لا حد من بعدی.[2]

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کیلئے

۱۔ اسلام رحمت بھرا دین ہے اور ہمارے آقا ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپ کے لائے ہوئے دین میں جانوروں کے حقوق کی پاسداری کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ انسانوں کے ساتھ بدسلوکی تو بہت بڑا جرم ہے لہٰذا جو لوگ جان بوجھ کر مہنگائی پیدا کرتے ہیں یا کسی اور طریقے سے انسانوں کو خوراک سے محروم رکھتے ہیں وہ عذاب شدید کے مستحق ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ ص: ۳۱

مناسب نہ ہو۔"

پس اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل و رسوا کر کے واپس کر دیا۔[1]

۸۸۔ حضرت محمدؒ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے لفظ فتك کی جگہ کوئی اور کلمہ کہا ہے۔

۸۹۔ حضرت محمد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "بے شک جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے جو کسی مسلمان کو حالت نماز میں موافق ہو جائے اور وہ اس میں بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے عطا کرتا ہے۔"[2]

۹۰۔ حضرت محمد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "مجھے چھوڑے رکھو جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں بے شک تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے نبیوں سے بکثرت سوال کرتے اور (پھر) ان کی مخالفت کرتے پس مَیں تمہیں جس بات کا حکم دوں وہ کرو جس قدر تم سے ممکن ہو اور جب میں تمہیں کسی بات سے روکوں تو اس کو چھوڑ دو۔"[3]

۹۱۔ حضرت محمد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر آئے اور تحقیق اس نے اس کے پکانے کی مشقت اور گرمی برداشت کی یا فرمایا اس کا دھواں برداشت کیا تو اگر وہ اس کو ساتھ

۱۔ اس حدیث سے رسول اکرم ﷺ کی قوت و تصرف کا بھی اِظہار ہوتا ہے کہ جن وانس آپ کے قابو میں ہیں اور آپ کے اخلاقِ عالیہ کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی میں مداخلت کو مناسب نہ سمجھا۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس گھڑی کو مخفی رکھا گیا ہے جس طرح لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھا تا کہ اس طرح زیادہ عبادت کی جائے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ بنیادی بات عمل ہے زیادہ سوالات کرنا اور عمل نہ کرنا بے مقصد ہے لہٰذا اسلامی تعلیمات پر عمل کی طرف توجہ دی جائے علاوہ ازیں حضور علیہ السلام کے امرونہی کو قانونی حیثیت حاصل ہے اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

بٹھا کر نہ کھلائے تو اسے چاہئے کہ اُسے ایک یا دو لقمے ہی دے دے۔''[1]

۹۲۔ حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں حضرت محمد بن زیاد کا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لئے احد (پہاڑ) سونے کا ہو اور مجھ پر تیسرا دن اس طرح آئے کہ میرے پاس اس سے ایک دینار ہو البتہ وہ چیز جس کو میں نے قرض (کی ادائیگی) کیلئے رکھا ہو۔''[2]

۱۔ یہ نظامِ مصطفیٰ (ﷺ) ہے جس میں غلاموں اور ملازموں کا اس قدر خیال رکھا گیا ہے' اسی میں امت کی بھلائی ہے کیونکہ اس طرح ملازم اور مالک کے درمیان محبت پیدا ہوتی ہے۔ مزدور اور فیکٹری کے مالک کے درمیان بھائی چارہ قائم ہوتا ہے اور معاشرہ پُر امن ہوتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ رسول اکرم ﷺ چاہتے تھے کہ قوم کا مال فوری طور پر ان کے پاس پہنچے' مستحق اپنی ضرورتیں پوری کرے اور وہ پریشان نہ ہو۔۱۲ ہزاروی۔

نبی اکرم ﷺ سے بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن شقیق عُقیلی، معاویہ بن قُرۃ اور بشیر بن نَہیک (رضی اللہ عنہم) کی روایات

۹۳۔ حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں پھر وہ جو ان سے ملے ہوئے ہیں۔''

فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ تیسری بار کا ذکر کیا یا نہیں پھر فرمایا: ''پھر کچھ لوگ آئیں گے جو موٹاپے کو پسند کریں گے وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔''

۹۴۔ حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

''رسول اکرم ﷺ عذابِ جہنم، عذابِ قبر اور مسیح دجال سے پناہ مانگتے تھے۔''

۹۵۔ حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

''رسول کریم ﷺ نے ریشم (پہننے) سے بہت سخت منع فرمایا۔''

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن شقیق سے کہا کہ آپ نے بھی ریشم پہنا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ ریشم نہیں ہے اس نے کہا: اس کا بانا ریشم کا ہے۔ حضرت عبداللہ بن شقیق نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں ہو سکا۔[1]

۱۔ تانا اور بانا دونوں ریشم ہوں یا تانا ریشمی نہ ہو لیکن بانا ریشمی ہو دونوں صورتوں میں حرام ہے البتہ تانا ریشم کا ہو اور بانا دوسرا دھاگہ ہو تو وہ کپڑا ریشمی نہ ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۹۶۔ حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ ﷜ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔''[۱]

۹۷۔ حضرت بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ ﷜ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ دعا میں ہاتھ اٹھاتے حتی کہ آپ کی مبارک بغلیں دکھائی دیتی تھیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے بارش کے لئے دعا میں یہ حالت دیکھی ہے۔[۲]

۹۸۔ حضرت بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ ﷜ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''حضرت ایوب علیہ السلام پر سونے کے پروانوں کی بارش ہوئی تو وہ ان کو پکڑنے لگے اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ کیا میں نے آپ کو (مالی) کشادگی نہیں دی؟ انہوں نے عرض کیا ہاں! کیوں نہیں۔ اے میرے رب! لیکن میں تیرے فضل سے بے نیاز نہیں ہوں۔[۳]

۹۹۔ حضرت بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ ﷜ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جس آدمی کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کے مقابلے میں دوسری کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کا پہلو فالج زدہ ہوگا۔''[۴]

۱۰۰۔ حضرت بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ ﷜ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کرے تو اگر اس کے پاس مال ہو تو اس کو مکمل طور پر آزاد کر دینا اس پر لازم ہے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اس غلام کی

۱۔ اس تاکید سے معلوم ہوا کہ وتر پڑھنا واجب ہے۔۱۲ ہزاروی

۲۔ یعنی بارش کیلئے دعا میں ہاتھ اٹھاتے وقت آپ مبالغہ فرماتے ورنہ دیگر دعاؤں میں بھی آپ ہاتھ اُٹھاتے تھے (سُنن ابوداؤد: باب رفع الیدین)۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور اس کی نعمتوں سے بے نیاز نہیں ہونا چاہئے اس سے سوال کرتے رہنا بندگی کی علامت ہے البتہ جو زائد از ضرورت ہو اس سے دوسروں کی مدد کی جائے۔۱۲ ہزاروی۔

۴۔ دو یا زائد بیویوں کے درمیان حقوق کی ادائیگی میں عدل ضروری ہے قلبی محبت میں فرق ہو سکتا ہے کیوں کہ یہ انسان کے بس میں نہیں۔۱۲ ہزاروی۔

عادلانہ قیمت کی جائے پھر جو حصہ آزاد نہیں ہوا اس کے لئے اس سے محنت کرائی جائے لیکن اس کو مشقت میں نہ ڈالا جائے۔"

۱۰۱۔ ایک اور سند کے ساتھ اس کی مثل مروی ہے اس میں فرمایا کہ اس کے شریک کے حصے کیلئے محنت کرائی جائے جو آزاد نہیں ہوا۔

۱۰۲۔ حضرت بشیر بن نہیک' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "اس کی طرف سے اس کے نام سے آزاد کیا جائے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام محنت مشقت کرے۔"

۱۰۳۔ حضرت بشیر بن نہیک' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جو شخص اپنا مال کسی مفلس کے پاس اصل حالت میں پائے تو وہ دوسروں کی نسبت اس کا زیادہ حق دار ہے اور عمریٰ[1] جائز ہے اور غلام جب دو آدمیوں کے درمیان (مشترک) ہو پھر اسے آزاد کر دیا جائے تو ان میں سے ایک دوسرے کے حصے کا ضامن ہوگا۔[2]

۱۰۴۔ حضرت بشیر بن نہیک' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جو شخص کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس کو اپنے مال سے (مکمل طور پر) آزاد کرنا اس پر لازم ہے۔ اگر اس کے پاس مال ہو تو اس کے ساتھ (اس آزادی میں) کوئی شریک نہیں ہوگا۔"

۱۰۵۔ حضرت بشیر بن نہیک' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جو کسی قوم کے مال کے ساتھ مفلس قرار دیا جائے پس کوئی اپنا مال

۱۔ جب کوئی شخص کسی کو عطیہ دے اور کہے کہ یہ عمر بھر کیلئے تمہارا ہے تو اس کو "عمریٰ" کہتے ہیں۔ وہ اس کا مالک ہوگا' اس کے مرنے کے بعد دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ جب ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور اُن میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو غلام مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا اب اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے تو وہ غلام کی نصف قیمت دوسرے شریک کو دے دے ورنہ غلام محنت مزدوری کر کے دوسرے مالک کا حصہ ادا کرے ہاں! دوسرا بھی اپنا حصہ آزاد کر دے تو اچھی بات ہے لیکن اس پر لازم نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

اسی طرح دیکھ لے تو وہ دوسروں کی نسبت اس کا زیادہ حق دار ہے۔"[1]

۱۰۶۔ حضرت بشیر بن نہیک' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: "عمریٰ جن لوگوں کو دیا گیا وہ ان کی میراث ہے یا ان کیلئے انعام ہے۔"

۱۰۷۔ حضرت محمد بن سیرین' حضرت شریح سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: کہ "رسول اکرم ﷺ نے "عمریٰ" کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ یہ انعام (یا بخشش) ہے۔"

۱۰۸۔ حضرت بشیر بن نہیک' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "عمریٰ" عطیہ ہے۔

۱۰۹۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں حضرت حسن (بصری) رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے "عمریٰ" عطیہ ہے۔

۱۱۰۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت امام زہری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: "عمریٰ" یہ ہے کہ تم کہو یہ اس کے لئے ہے اس کے بعد اس کی اولاد کیلئے ہے تو اسی کیلئے ہوگا جس کیلئے شرط رکھی گئی ہے۔

۱۱۱۔ حضرت عطاء بن رباح رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا' آپ ﷺ نے فرمایا: "عمریٰ" عطیہ ہے۔

۱۱۲۔ حضرت امام زہری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امراء اس کا فیصلہ فرماتے تھے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں عبدالملک بن مروان وغیرہ نے اس کا فیصلہ فرمایا۔

۱۱۳۔ حضرت عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت

۱۔ کسی شخص نے مختلف لوگوں کا قرض دینا ہو اور کسی ایک آدمی کا مال بھی اس کے پاس ہو' اب اس کی غربت کی وجہ سے اس کو حکومت مفلس قرار دے تو اس سے کچھ نہیں لیا جائے گا لیکن جب کسی شخص کی وہ چیز اس کے پاس مل جائے تو اس کی قیمت کر کے سب پر تقسیم نہیں کریں گے بلکہ وہ صرف اسی کو دی جائے گی جو اس کا مالک ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''عمریٰ'' عطیہ ہے۔''[1]

۱۱۴۔ حضرت بشیر بن نہیک' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان کے گھر میں جھانکے پس وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اس میں دیت ہے نہ قصاص۔''[2]

۱۱۵۔ حضرت بشیر بن نہیک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔[3]

۱۱۶۔ حضرت بشیر بن نہیک' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کے بارے میں دعویٰ کیا اور دونوں نے گواہ پیش کر دیئے تو حضور علیہ السلام نے اُن کے درمیان نصف نصف کا فیصلہ فرمایا۔[4]

۱۔ عمریٰ کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ عطیہ دینے والا کہے کہ یہ عمر بھر کیلئے تمہارا ہے اور اس کے بعد تمہاری اولاد کا ہے تو یہ میراث ہوگا اور اگر کہے کہ تمہارے مرنے کے بعد میری طرف واپس آئے گا تو پھر دینے والے کی طرف لوٹے گا۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قصور اس شخص کا ہے جو دوسروں کے گھروں میں جھانکتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ مردوں کیلئے ریشم اور سونا پہننا منع ہے۔ عورتیں پہن سکتی ہیں جس طرح کہ دیگر احادیث میں ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۴۔ چونکہ دونوں مدعی تھے اور دونوں نے گواہ پیش کئے لہٰذا اس کی قیمت کر کے نصف نصف تقسیم کر دی۔۱۲ ہزاروی۔

نبی اکرم ﷺ سے بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرتِ خلاس بن عمرو، حضرت عمار بن ابی عمار، ابو المُھزِم اور مشائخ بصرہ (رحمہم اللہ) کی روایات

۱۱۷۔ حضرت خلاس بن عمرو الہجری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو نہ گوشت بدبودار ہوتا اور نہ کھانا خراب ہوتا اور اگر حضرت حوا علیہا السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔''[1]

۱۱۸۔ حضرت خلاس بن عمرو رحمہ اللہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ کانیں ہیں ان میں سے جو دور جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جب دین کی سمجھ اختیار کریں۔''[2]

۱۱۹۔ حضرت خلاس اور حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم

۱۔ بنی اسرائیل جب میدان تیہ میں تھے اور ان پر من وسلویٰ نازل ہوتا تھا ان کو جمع کرنے سے منع کیا گیا تھا جب انہوں نے ذخیرہ کرنا شروع کیا تو اس میں سے بدبو آنے لگی یہ اس بدبو کا آغاز ہے، بہر حال حکمتِ خداوندی یہی تھی۔ حضرت حوا علیہا السلام کے حوالے سے گندم کا دانہ کھانے کی طرف اشارہ ہے اور چونکہ انسانی فطرت میں یہ باتیں رکھی گئی ہیں لہٰذا ایسا ہو جاتا ہے اور اگر یہ واقعہ نہ ہوتا تو حضرت آدم علیہ السلام زمین پر بطورِ خلیفہ کیسے آتے؟ ۱۲۔ ہزاروی

۲۔ اسلام کی یہ خوبی ہے کہ کسی قوم کا معزز آدمی ہو تو اس کی عزت کو برقرار رکھا جاتا ہے لہٰذا اسلام لانے کے بعد اس کی پہلے والی عزت برقرار رہے گی البتہ اسلام کے بغیر عزت نہیں ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص بھول کر کھائے اور بھول کر پیے وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلایا اور پلایا ہے۔''[1]

۱۲۰۔ حضرت خلاس رضی اللہ عنہ ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت حیا کرنے والے' بہت پردہ دار تھے ان کے حیا کی وجہ سے ان کے جسم میں سے کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی تھی پس بعض بنی اسرائیل نے ان کو اذیت پہنچائی اور کہا آپ یہ پردہ اس لئے کرتے ہیں کہ آپ کے جسم میں کوئی چیز (بیماری وغیرہ) ہے یا تو برص کی بیماری یا آپ کے خصیتین پھولے ہوئے ہیں یا کوئی اور آفت ہے۔آپ غسل کیلئے داخل ہوئے اور اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو وہ پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ گیا۔ آپ اس کے پیچھے دوڑنے لگے پس بنی اسرائیل نے آپ کو دیکھا کہ آپ کی جسمانی ساخت سب مردوں سے زیادہ خوبصورت ہے' انہوں نے اپنے قول سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بری پایا اس پر یہ ارشاد خداوندی ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا[2]

''اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اذیت پہنچائی پس اللہ تعالیٰ نے ان کو اس بات سے بری کر دیا جو انہوں نے کہی تھی۔''[3]

۱۲۱۔ حضرت عمار بن ابی عمار جو بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسولِ اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: آپ آدم (علیہ السلام) ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کو فرشتوں سے سجدہ کروایا اور آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا پس آپ کی وجہ سے آپ کی اولاد کو جنت سے باہر آنا پڑا؟ انہوں نے فرمایا: اے موسیٰ! آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغامات کے ساتھ چن لیا اور آپ سے (براہِ

۱۔ جب روزہ یاد نہ ہو اور کھا لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ یاد آنے پر کھانا ترک کر دے۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ سورہ احزاب: ۶۹

۳۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی براءت ظاہر فرمائی وہاں حضور ﷺ کی امت کو آپ کی توہین اور گستاخی سے منع فرمایا کیونکہ یہ کفر ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

راست) کلام کیا تو میں پہلے ہوں یا تقدیر؟ انہوں نے فرمایا: بلکہ تقدیر (پہلے ہے)۔ پس آدم علیہ السلام دلیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔[1]

۱۲۲۔ حضرت عمار بن ابی عمار رضی اللہ عنہ ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جب غلام اپنے رب اور اپنے آقا کی فرمانبرداری کرتا ہے تو اس کیلئے دو اجر ہوتے ہیں۔''

۱۲۳۔ حضرت عمار بن ابی عمار رضی اللہ عنہ ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جہنم میں اہلِ جہنم کو ڈالا جائے گا اور وہ کہے گی کیا مزید ہیں؟ حتی کہ اللہ تعالیٰ آئے گا اور اس میں اپنا قدم رکھے گا (جس طرح اس کے شایانِ شان ہے) تو وہ باہم مل جائے گی اور کہے گی: بس بس۔[2]

۱۲۴۔ (مصنف رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے ابو اسامہ سے کہا کہ تم سے حضرت شعبہ نے حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے بواسطہ عباس جُشمی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا آپ نے فرمایا: بے شک قرآن مجید میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی حتیٰ کہ اس کو بخش دیا جائے گا اور وہ سورت ''**تبارك الذی بیده الملك**'' ہے۔

تو حضرت ابو اسامہ نے اس بات کا اقرار کیا اور کہا: ہاں۔

۱۲۵۔ حضرت بلال بن یزید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''کلونجی'' موت[1] کے علاوہ ہر چیز (بیماری) کیلئے شفاء ہے اور ''**السام**'' موت کو کہتے ہیں۔

۱۲۶۔ حضرت طُفاوی اپنے والد سے' وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۔ اس حدیث میں تقدیر کی طرف اشارہ ہے یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے بتایا کہ جو کچھ ہوا تقدیرِ خداوندی کے مطابق ہوا۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس قسم کی احادیث متشابہات میں سے ہیں' ان پر ایمان لانا ضروری ہے مطلب و مفہوم اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ، کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ اور کوئی لڑکا کسی لڑکے کے ساتھ نہ لیٹے۔''[1]

۱۲۷۔ حضرت ثمامہ بن عبداللہ بن انس، حضرت ابوہریرہ ﷛ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی ایک کے برتن میں مکھی پڑ جائے تو وہ اس کو ڈبو دے بے شک اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسری میں دوا (شفاء) ہے۔''[2]

۱۲۸۔ حضرت ابوعثمان نھدی فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابوہریرہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باہر جا کر لوگوں میں اعلان کرو کہ سورتِ فاتحہ اور اس سے کچھ زائد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔''[3]

۱۲۹۔ حضرت ابوالمُھزِّم فرماتے ہیں میں نے دس سال حضرت ابوہریرہ ﷛ کی صحبت اختیار کی تو میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ''جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور اس کو تین بار اٹھائے تو اس نے اپنے اوپر لازم اس (میت) کا حق ادا کر دیا۔''

۱۳۰۔ حضرت اوس بن ابی اوس، حضرت ابوہریرہ ﷛ سے اور وہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''لوگ تین طریقوں سے اٹھائے جائیں گے۔ ایک تہائی جانوروں پر (سوار) ایک تہائی پاؤں پر تیز چلتے ہوں گے اور ایک تہائی چہروں کے بل اٹھائے جائیں گے۔''

۱۳۱۔ حضرت اوس بن خالد، حضرت ابوہریرہ ﷛ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے

۱۔ کیونکہ بالغ آدمی میں شہوت ہوتی ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ لیٹنے سے ہر ایک میں شدت پیدا ہوتی ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یہ اس صورت میں ہے جب اس چیز کو استعمال کرنا ہو اور اگر گرانا ہو تو پھر اس کی ضرورت نہیں۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ نماز میں سورت فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اور اس کے ساتھ کوئی سورت یا کچھ آیات ملانا بھی واجب ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

ہیں آپ نے فرمایا: ''(قیامت کے دن) لوگوں کو تین طرح اٹھایا جائے گا ایک تہائی سواری کی حالت میں ایک تہائی پاؤں پر پیدل چلیں گے اور ایک تہائی چہروں کے بل ہوں گے۔''

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ اپنے چہروں کے بل کس طرح چلیں گے؟

فرمایا: بے شک وہ ذات جس نے ان کو قدموں پر چلایا وہ اس بات پر قادر ہے کہ ان کو چہروں کے بل چلائے لیکن وہ اپنے چہروں کو ہر اونچی جگہ اور کانٹے سے بچائیں گے۔

۱۳۲۔ حضرت اوس بن خالد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو دانائی کی بات سنے پھر وہ سنی ہوئی بات کی صرف برائی اٹھائے (آگے لے جائے) وہ اس شخص کی طرح ہے جو کسی چرواہے کے پاس جائے اور کہے کہ مجھے اپنی بکریوں میں سے ذبح کے قابل بکری دو اور وہ کہے جاؤ اور اچھی بکری لے لو۔ پس یہ جائے اور بکریوں کے (حفاظتی) کتے کے کان پکڑے (اور لے جائے)۔''[1]

۱۳۳۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی (کسی سے) لڑے تو اس کے چہرے (پر مارنے) سے بچے۔''[2]

۱۳۴۔ حضرت عبدالملک' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جس شخص کو طلب کئے بغیر کوئی چیز پیش کی جائے وہ اس کو قبول کرے بے شک یہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف چلایا (بھیجا) ہے۔''[3]

۱۳۵۔ حضرت ھلال بن ابی میمونہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا' وہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے

۱۔ اس بات کی تعلیم دی گئی کہ جب ملی جلی باتیں سنو تو آگے اچھی بات پہنچاؤ تا کہ فتنہ وفساد پیدا نہ ہو اور معاشرتی امن قائم رہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ چہرہ انسانی جسم میں اہم عضو ہے انسان کی خوبصورتی اور بدصورتی کا فیصلہ بھی اسی کو دیکھ کر ہوتا ہے لہٰذا اس پر مارنے سے منع فرمایا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ اس حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر تلاوت' نعت خوانی یا تقریر پر خود لوگ اپنی مرضی سے خدمت کریں تو لینے میں حرج نہیں البتہ طے کرنا یا دل میں مال کی تمنا رکھنا صحیح نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔ مجھے ہر بات کے بارے میں بتائیے۔

آپ نے فرمایا: ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا۔[1]

میں نے عرض کیا: مجھے کوئی ایسی بات بتائیے کہ میں اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں آپ نے فرمایا: سلام کو پھیلاؤ' (حاجتمندوں کو) کھانا کھلاؤ' صلہ رحمی کرو اور رات کو کھڑے ہو جاؤ (یعنی عبادت کرو) جب لوگ سوئے ہوئے ہوں' سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۱۳۶۔ حضرت یحییٰ بن یَعمر رحمہ اللہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی کے خادم کو اس کے مالکوں کے خلاف اُکسایا وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف اُبھارا وہ بھی ہم میں سے نہیں۔''

۱۳۷۔ حضرت مسلم بن بُدیل' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے قبیلہ دوس کا ذکر کیا۔ اس نے کہا: وہ لوگ ...... اس کے بعد اس نے ان کے مردوں اور عورتوں کا ذکر کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے تو ایک شخص نے کہا:

انا للہ وانا الیہ راجعون. رب کعبہ کی قسم! دوس قبیلہ ہلاک ہو گیا۔[2]

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی: یا اللہ! دوس (قبیلہ کے لوگوں) کو ہدایت عطا فرما۔

۱۳۸۔ آل سیرین کے ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ ارشاد خداوندی ہے: وجعلنا من الماء کل شی حی افلا یومنون (سورہ انبیاء: ۳۰) ''اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی''۔ بعض حضرات نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا: اس کا مطلب نطفہ ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان از صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ)۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس کا خیال تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قبیلے کے خلاف دعا کریں گے اور وہ یقیناً قبول ہو گی لہٰذا وہ ہلاک ہو جائیں گے لیکن آپ نے ان کی ہدایت کیلئے دعا فرمائی۔۱۲ ہزاروی۔

سے روایت کیا' آپ نے فرمایا: ''جب لوگوں کا راستے میں اختلاف ہو جائے تو اس کو سات ہاتھ (شرعی گز) چھوڑ دو۔''[1]

۱۳۹۔ حضرت عبداللہ بن حارث' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جب لوگوں کا راستے کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو اس کو سات ہاتھ کر دو۔''

۱۴۰۔ حضرت معاویہ مُھری فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے مُھری! رسول اکرم ﷺ نے پچھنہ لگانے والے کی کمائی' کتے کی قیمت' بانسری بجانے کی کمائی اور سانڈ (بیل وغیرہ کے مادہ کو مال کرنے) کی کمائی سے منع فرمایا۔[2]

۱۴۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عبیدہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا جب میں (عام طریقے پر) چلتا تو آپ مجھ سے آگے نکل جاتے اور جب میں تیز چلتا تو آپ سے آگے نکل جاتا تو میرے پہلو میں ایک شخص نے کہا: حضور ﷺ کے لئے زمین لپیٹ دی گئی ہے۔

۱۴۲۔ حضرت مسلم سے مروی ہے' انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کھڑے ہو کر پانی پینے کے بارے میں سوال کیا...... اور لوگوں نے کھڑے ہو کر پانی پیا (یعنی ضرورت کے تحت کھڑے ہو کر بھی پانی پی سکتے ہیں)۔

۱۴۳۔ حضرت داؤد بن فراھیج سے مروی ہے' فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''حضرت جبریل علیہ السلام مجھے ہمیشہ پڑوسی کے بارے میں تاکید کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ عنقریب وہ اسے وارث بنا دیں گے۔''[3]

۱۴۴۔ حضرت داؤد بن فراھیج فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے

۱۔ شارع عام جس پر لوگ چلتے ہیں وہ اتنا ہونا چاہئے جس سے لوگ بآسانی گزر سکیں۔ جنازہ لے کر جا سکیں اور اگر گاڑی لے جانے کی ضرورت ہو تو وہ بھی گزر سکے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ ان میں سے بعض کام حرام ہیں مثلاً بلا ضرورت کتا رکھنا یا خریدنا اور بیچنا' بانسری بجانا وغیرہ اور بعض کے ذریعے خدمت کی جاتی ہے لہٰذا یہ کمائی مکروہ ہے جیسے پچھنا لگانا البتہ وہ یہی عمل کرتا ہو تو لے سکتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی اس قدر اہم ہے کہ گویا وہ وارث ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ کے زمانہ میں ہمارے ہاں کھانے کیلئے صرف دو سیاہ چیزیں یعنی کھجوریں اور پانی ہوتا تھا۔[1]

۱۴۵۔ ایک اور سند سے بواسطہ داؤد بن فراهیج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے۔

۱۴۶۔ حضرت خالد عیشی فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے ابوہریرہ! کیا آپ نے اپنے خلیل (رسول اللہ ﷺ) سے کوئی ایسی بات سنی ہے جس سے ہمارے دلوں کو خوش کر دیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تمہارے چھوٹے بچے جنت کے نچلے حصے میں ہوں گے۔

۱۴۷۔ حضرت ابوقیس بن ریاح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ''جو شخص اطاعت سے نکل جائے اور جماعت کو چھوڑ جائے، وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص میری امت کے خلاف نکلے اور ان کے نیک اور برے کو مارے اور کسی مومن کو نہ چھوڑے اور کسی کے معاہدے کی پابندی نہ کرے تو ان لوگوں کا مجھ سے اور میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔''

۱۴۸۔ حضرت زیاد بن ریاح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسولِ اکرم ﷺ سے روایت کیا، آپ نے فرمایا:

''جو شخص (امیر کی) اطاعت سے نکل جائے (مسلمانوں کی) جماعت کو چھوڑ جائے وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص میری امت کے خلاف تلوار لے کر نکلا اور ان کے نیک و بد کو مارنے لگا، کسی مومن کو اس کے ایمان کی وجہ سے نہ چھوڑا اور نہ کسی کے ساتھ کئے ہوئے معاہدے کو پورا کرے وہ میری امت میں سے نہیں اور جو اندھی لڑائی کے جھنڈے کے نیچے قتل ہو جائے، اسے عصبیت کی وجہ سے غصہ آئے، عصبیت کی بنیاد پر لڑے اور عصبیت کی دعوت دے پھر مر جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔''[2]

۱۴۹۔ حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت

۱۔ صحابہ کرام حالتِ فقر کو ترجیح دیتے تھے، عیاشی کی راہ اختیار نہیں کرتے تھے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اندھی لڑائی کا مطلب یہ ہے کہ لڑائی کی وجہ معلوم نہ ہوا اور عصبیت یہ ہے کہ اپنے خاندان اور برادری کیلئے لڑنا، یہ نہ دیکھنا کہ حق پر کون ہے۔۱۲ ہزاروی۔

کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''بے شک ایک شخص ستر سال اہلِ جنت جیسے اعمال کرتا ہے حتیٰ کہ جب آخری عمر کو پہنچتا ہے اور وصیت کرتے ہوئے ظلم کرتا ہے پس اس کا خاتمہ بُرے لوگوں کے عمل سے ہوتا ہے اور ایک شخص ستر سال برے لوگوں جیسے اعمال کرتا ہے حتیٰ کہ جب عمر کے آخری حصے میں ہوتا ہے تو وصیت کرتے ہوئے انصاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کے اعمال پر اس کا خاتمہ کرتا ہے۔ پس وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔''[۱]

اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیات پڑھیں۔

ومن یطع اللّٰہ و رسولہ یدخلہ جنّٰت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا و ذٰلک الفوز العظیم○ ومن یعص اللّٰہ و رسولہ و یتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا و لہ عذاب مھین.[۲]

''اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ تعالیٰ اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے بڑھ جائے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔''

۱۵۰۔ حضرت شہر بن حوشب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''کھنبی مَنّ کا بقیہ ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے۔''

حضرت خالد فرماتے ہیں۔ مجھے حضرت شہر بن حوشب سے یہ خبر ملی ہے کہ عجوہ (کھجور) جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے۔''

۱۵۱۔ حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ

۱۔ اس حدیث میں وصیت اور عدل کی اہمیت اور وصیت میں ظلم کی خرابی بیان کی گئی۔ ظلم نیک اعمال کو ضائع کر دیتا ہے اور عدل برے اعمال کا کفارہ بن جاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ النساء: ۱۳، ۱۴

فرماتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے۔

(۱)۔ سونے سے پہلے وتر پڑھنا۔[۱]

(۲)۔ چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا۔

(۳)۔ ہر مہینے کے تین روزے رکھنا۔[۲]

۱۵۲۔ بنو قشیر کے ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کیا آپ نے فرمایا: ''لوگوں کو عجز اور گناہ کے درمیان اختیار دیا جائے گا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم وہ زمانہ پاؤ تو گناہ پر عجز کو اختیار کرنا۔[۳]

۱۵۳۔ حضرت قتادہ ایک شخص کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن مؤذن سب لوگوں سے زیادہ لمبی گردنوں والے ہوں[۴] گے۔

۱۵۴۔ حضرت عباد بن اُنیس' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''موذن کیلئے اس کی آواز پہنچنے کی جگہ تک بخشش ہوتی ہے۔ ہر تر اور خشک چیز اس کی تصدیق کرتی ہے اور اس کی اذان سن کر حاضر ہونے والے کیلئے پچیس نیکیاں ہیں۔''

۱۵۵۔ حضرت ابو کثیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے تھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے حتی کہ وہ

۱۔ جو شخص سحری کو جاگ سکتا ہو اور اسے یقین ہو تو اس کیلئے سحری کے وقت پڑھنا مستحب ہے اور جو نہ جاگ سکتے ہوں وہ وتر پڑھ کر سوئیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ پہلے گزر چکا ہے کہ اسلامی مہینے کی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے یا مہینے کے اوّل یا آخر سے رکھتے تھے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ مطلب یہ ہے کہ ذلت اختیار کر لو گناہ کو اختیار نہ کرو۔ ۱۲ ہزاروی۔

۴۔ یعنی فخر سے ان کے سر بلند ہوں گے کیونکہ وہ لوگوں کو نماز کیلئے بلاتے تھے۔ ۱۲ ہزاروی

خرید لے یا چھوڑ دے[1] اور کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغام نہ دے حتیٰ کہ وہ نکاح کرے یا رد کر دے اور کوئی عورت کسی عورت کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ اس کے پیالے کو فارغ کر دے مسلمان عورت دوسری مسلمان عورت کی بہن ہے۔''[2]

۱۔ یہ اس صورت میں ہے جب دو گروہوں کے درمیان سودا ہو رہا ہو اگر زیادہ خریدار ہوں اور خریدنے کیلئے بولی لگائی جائے تو کوئی حرج نہیں۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یہ حقوق العباد ہیں اور اسلام میں حقوق العباد کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔۱۲ ہزاروی۔

اہلِ کوفہ میں سے کچھ افراد کی بواسطہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات

۱۵۶۔ حضرت شعبی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی پر اور پھوپھی سے بھتیجی پر نکاح کیا جائے۔''[۱]

۱۵۷۔ حضرت شعبی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی پر اور پھوپھی سے بھتیجی پر نکاح کیا جائے اور نہ ہی کسی عورت سے اس کی خالہ پر اور نہ خالہ سے اس کی بھانجی پر نکاح کیا جائے۔ چھوٹی لڑکی سے بڑی پر اور بڑی لڑکی سے چھوٹی پر بھی نکاح نہ کیا جائے (مراد دو بہنیں ہیں)۔

۱۵۸۔ حضرت عامر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۹۔ حضرت شعبی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ''میں اصحابِ صفہ کے درمیان تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف عجوہ کھجوریں بھیجیں جو ہمارے درمیان (سامنے) اُنڈیل دی گئیں۔ ہم بھوک کی وجہ سے دو دو ملا کر کھانے لگے جب ہمارے ساتھیوں میں سے کوئی ایک، دو کھجوریں ملاتا تو اپنے ساتھی سے کہتا میں نے

۱۔ مطلب یہ کہ پھوپھی اور بھتیجی بیک وقت ایک آدمی سے نکاح میں نہ ہوں گی ایک کے فوت ہونے یا طلاق دینے کی صورت میں دوسری سے نکاح ہوسکتا ہے بلکہ ایسی دو عورتیں جن میں سے ایک کو مرد فرض کیا جائے تو دوسری سے اس کا نکاح جائز نہ ہو وہ دونوں کسی آدمی کے نکاح میں بیک وقت نہیں ہوسکتیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

ملائی ہیں تم بھی ملاؤ۔"[1]

۱۶۰۔ حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔"

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں: میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جو کچھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر یہ سچ ہے تو ہم ہلاک ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا: بے شک وہ ہلاک ہوا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے ہلاک ہوا بتاؤ وہ کیا بات ہے؟

حضرت شریح فرماتے ہیں: میں نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔"

ام المومنین نے فرمایا: میں نے بھی یہ بات سنی ہے تم جانتے ہو یہ بات کب ہوگی؟ یہ اس وقت ہوگا جب نگاہ اوپر کو اٹھ جائے گی۔ سینے سے گھنگھرو بولنے لگے گا۔ انگلیاں سکڑنے لگیں گی اور جلد پر بال کھڑے ہو جائیں گے پس اس وقت (موت کے وقت) جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرے گا اور جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند کرے گا۔[2]

۱۶۱۔ حضرت ابراہیم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: "شہری،

۱۔ اس حدیث میں اس بات کا درس ہے کہ جب کچھ لوگ مل کر کھانا یا پھل وغیرہ کھا رہے ہوں تو ایک دوسرے سے زیادہ نہ کھائیں جس طرح شادی بیاہ میں کئی لوگ اپنے آگے زیادہ بوٹیاں ڈال دیتے ہیں یہ دوسروں کے حق پر ڈاکہ ڈالنا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی مومن موت کے وقت خوشی میں ہوتا ہے کہ موت محبوب سے ملاقات کا ذریعہ ہے اور کافر عذاب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ملاقات یعنی موت کو ناپسند کرے گا۔ ۱۲ ہزاروی۔

دیہاتی کیلئے نہ بیچے[1] اور کوئی شخص اپنے بھائی سے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور نہ ہی اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے اور نہ ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی دو۔[2] کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ جو کچھ اس کے پیالے میں ہے اسے بطورِ ظلم حاصل کرے۔ بے شک اس کیلئے وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے لکھ دیا ہے۔ اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ نہ روکو۔ جو شخص رُکے ہوئے دودھ والا جانور خریدے اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے (یعنی واپس کر دے یا اسی صورت میں قبول کر لے) جو اس کو واپس کرے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ واپس کرے[3] اور اس جانور پر سواری بھی کی جا سکتی ہے اور اس کا دودھ بھی دوہا جا سکتا ہے۔[4]

۱۶۲۔ حضرت شعبی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''(رہن رکھے ہوئے جانور کے) نفقہ کے بدلے سواری کی جا سکتی ہے اور تھنوں کا دودھ پیا جا سکتا ہے جب وہ جانور رہن رکھا ہوا ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیے اس پر اُس (جانور) کا نفقہ ہے۔''

۱۔ یعنی دیہاتی غلہ یا سبزی شہر میں لاتے ہیں تو کوئی شہری اُس سے سستے بھاؤ خرید کر مہنگے داموں بیچتا ہے اس طرح وہ شہریوں اور دیہاتیوں دونوں کو نقصان پہنچاتا ہے اگر دیہاتی کو دھوکے سے بچانا مقصود ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یہ اس وقت ہے جب خریدنا مقصود نہ ہو محض دلالی کر رہا ہو۔ ۱۲ ہزاروی

۳۔ اِس حدیث کا حاشیہ حدیث نمبر ۶۲ کے تحت ملاحظہ کیجئے۔ ۱۲ ہزاروی

۴۔ چونکہ مرتہن (جس کے پاس رہن رکھا گیا) اس کو چارہ دیتا ہے لہٰذا سواری بھی کر سکتا ہے اور دودھ بھی دوہ سکتا ہے جس طرح حدیث نمبر ۱۶۲ میں وضاحت ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایات

۱۶۳۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کیلئے تکبیر کہتے تو قرأت سے پہلے کچھ دیر ٹھہرتے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بتائیے! تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموشی کس مقصد کیلئے ہے؟

فرمایا: میں یہ دعا مانگتا ہوں: [1]

اللّٰھم باعد بینی و بین خطایای کما باعدت بین المشرق و المغرب اللّٰھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسلنی من خطایای بالماء و الثّلج و البرد.

''یااللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جس قدر مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ یااللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح رہا کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا جاتا ہے۔ یااللہ مجھے میری خطاؤں سے پانی، برف اور بادلوں کے ساتھ دھوڈال۔''

۱۶۴۔ حضرت عمارہ بن قعقاع، حضرت ابوذرعہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کے وقت سکتہ کرتے تھے۔

حضرت عمرو بن محمد (راوی) فرماتے ہیں میں نے ابوسفیان (راوی) سے پوچھا آغازِ نماز کی

۱۔ احناف کے نزدیک یہ عمل صرف نفل نمازوں میں ہوسکتا ہے فرض میں نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

تکبیر کے وقت؟ فرمایا: ہاں۔

۱۶۵۔ حضرت ابوزرعہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک حویلی میں داخل ہوا جو مدینہ طیبہ میں حضرت سعید یا مروان کیلئے بنائی جا رہی تھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا انہوں نے ہاتھ بغلوں تک دھوئے اور پاؤں کو گھٹنوں تک دھویا۔ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ طہارت کا انتہائی مقام ہے۔[1]

فرماتے ہیں: انہوں نے حویلی میں ایک مصور دیکھا جو تصویر بنا رہا تھا تو فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے بڑا ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح بنانے کی کوشش کرے پس چاہیے کہ وہ ایک ذرہ پیدا کریں اور چاہیے کہ ایک دانا پیدا کریں۔[2]

۱۶۶۔ حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوئے تو میں پانی کا ایک بڑا برتن لے کر حاضر ہوا آپ نے اس کے ساتھ استنجا فرمایا پھر اپنے ہاتھوں کو زمین پر رگڑ کر اُن کو دھویا پھر میں ایک اور برتن لایا تو آپ نے وضو فرمایا۔[3]

۱۶۷۔ حضرت ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما (دونوں) سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک اجنبی آیا۔ وہ آپ کو پہچانتا نہیں تھا اور اسے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ آپ کہاں تشریف فرما ہیں۔ تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم آپ کے بیٹھنے کیلئے (مخصوص) جگہ بنا لیں (تو اچھا ہے) آپ وہاں تشریف رکھیں گے تو اجنبی آپ کو پہچان لے گا تو ہم نے گارے سے ایک اونچی

۱۔ یہ ان کا اپنا اجتہاد تھا ورنہ فرضیت کہنیوں اور ٹخنوں سمیت دھونا ہے یا وہ محض احتیاط کے طور پر کرتے تھے فرض نہیں سمجھتے تھے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس قسم کی احادیث کی روشنی میں علماء کرام نے تصویر کشی کو حرام قرار دیا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ استنجاء کیلئے الگ اور وضو کیلئے الگ برتن استعمال کیا جائے دوسرا یہ کہ استنجا کے بعد صابن وغیرہ سے ہاتھ دھونا بہتر ہے۔۱۲ ہزاروی۔

جگہ بنائی اور ہم آپ کے گرد بیٹھتے تھے۔

(ایک دن) ہم بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ گھٹنوں کو کھڑا کر کے ان کے گرد ہاتھوں سے گھیرا بنا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص جو بہت خوبصورت تھا اس سے سب سے اچھی خوشبو آ رہی تھی۔ اس کے کپڑے سب لوگوں (کے کپڑوں) سے زیادہ صاف تھے۔ گویا اس کے کپڑوں کو میل نہیں پہنچی حتی کہ اس نے صحابہ کرام کی صف کے ایک کنارے سے سلام کیا۔ اس نے کہا:

''السلام علیك یا محمد''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ نے سلام کا جواب دیا پھر اس نے کہا: میں قریب ہو جاؤں؟ وہ مسلسل کہتا رہا میں قریب ہو جاؤں اور حضور علیہ السلام فرماتے قریب ہو جاؤ حتی کہ اس نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں پر رکھا اور کہا کہ اے محمد! اسلام کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو، ماہِ رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو۔

اس نے پوچھا جب میں ایسا کروں تو میں مسلمان ہوں گا؟ فرمایا: ہاں۔

اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہمیں اس کا یہ کہنا کہ آپ نے سچ کہا' عجیب لگا۔

اس نے کہا: اے محمد! مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، فرشتوں، کتابوں، نبیوں اور ہر تقدیر پر ایمان لانا ہے (دل سے تصدیق کرنا ہے)

اس نے کہا: اے محمد! مجھے احسان (اخلاص) کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت (اس طرح) کرو کہ گویا اسے دیکھ رہے ہو پس اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا: اے محمد! مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے؟ راوی فرماتے ہیں آپ نے سر مبارک جھکا دیا اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر اس نے سوال کیا تو آپ نے جواب نہ دیا پھر سوال کیا تو آپ نے جواب نہ دیا۔ پھر آپ نے اپنا سرِ انور اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی یا فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے محمد (ﷺ) کو

ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا [1] البتہ اس کی کچھ علامات ہیں جن کے ذریعے اس کی پہچان ہوگی جب تم جانوروں کو چرانے والے لوگوں کو دیکھو کہ عمارتوں میں ایک دوسرے پر فخر کا اظہار کر رہے ہیں اور جب تم ننگے پاؤں اور ننگے جسم والوں کو زمین کے بادشاہ دیکھو اور جب عورت (لونڈی) اپنے مالک کو جنم دے (تو یہ قیامت کی علامات ہیں) یہ ان پانچ باتوں میں سے ہے جن کو (ذاتی طور) پر صرف اللہ جانتا ہے۔

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

ان اللّٰہ عندہ علم الساعة و ینزل الغیث و یعلم مافی الارحام و ماتدری نفس ماذا تکسب غدا و ما تدری نفس بای ارض تموت ان اللّٰہ علیم خبیر۔ [2]

''بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش نازل کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ (عورتوں کے) رحموں میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ جاننے والا' خبر رکھنے والا ہے۔'' [3]

''پھر آسمان میں ایک غبار بلند ہوئی' اور پھیلی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے محمد (ﷺ) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس بارے میں تم میں سے کسی ایک سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ یہ حضرت جرائیل علیہ السلام تھے جو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں تمہیں سکھانے آئے تھے۔''

۱۔ اس حدیث سے بعض لوگ یہ استدلال کرتے ہیں کہ حضور ﷺ قیامت کا علم نہیں رکھتے حالانکہ اس میں یہ ہے کہ جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ زیادہ علم کی نفی ہے' مطلق علم کی نہیں۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ لقمان: ۳۴

۳۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کیلئے علم کا ثبوت ہے کسی کو بتانے کی نفی نہیں۔ صرف یہ بتایا کہ بعض غیبی امور وہ ہیں جن پر کوئی دلیل ہے اور یہ وہ امور ہیں جن پر کوئی دلیل نہیں' صرف اللہ کے بتانے سے ان کا علم ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ کیا اللہ تعالیٰ ان امور کا علم کسی کو عطا کرتا ہے یا نہیں تو غزوۂ بدر کے موقع پر ایک دن پہلے حضور ﷺ نے بتایا کہ کل فلاں کافر یہاں مرے گا' فلاں کافر یہاں مرے گا۔ معلوم ہوا کہ علم عطا کرنے کی نفی نہیں۔۱۲ ہزاروی۔

۱۶۸۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک دن صحابہ کرام میں موجود تھے کہ ایک شخص پیدل چلتا ہوا آیا اور اس نے کہا ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں اور اسکی ملاقات اور آخرت میں اُٹھنے پر ایمان رکھو۔

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ فرض نماز قائم کرو، فرض زکوۃ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو۔

اس نے عرض کیا اے محمد! احسان (اخلاص) کیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھتا ہے۔

اس نے کہا اے محمد! قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا اور عنقریب میں تمہیں اس کی شرائط (علامات) کے بارے میں بتاؤں گا۔ جب عورت اپنے آقا کو جنم دے[1] اور تم ننگے پاؤں والوں کو لوگوں کے سردار دیکھو۔ یہ ان پانچ باتوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔ ارشاد خداوندی ہے:

ان اللّٰہ عندہ علم الساعۃ و ینزل الغیث (آخر تک)

پھر وہ شخص چلا گیا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے واپس بلاؤ، صحابہ کرام نے اسے تلاش کیا لیکن نہ پایا۔ آپ نے فرمایا: یہ جبرائیل (علیہ السلام) تھے، یہ لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

۱۶۹۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: ''مجھ سے پوچھو۔''
انہوں نے آپ سے پوچھنے میں خوف محسوس کیا۔[2]

۱۔ یعنی لوگ لونڈی رکھیں گے اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔ ماں لونڈی اور بیٹا آزاد اور آقا ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضور ﷺ سے پوچھنے میں جھجک محسوس کرتے تھے تو باہر سے کوئی آ کر سوال کرتا اور یوں اُن کو بھی علم حاصل ہو جاتا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھی اسی مقصد کیلئے بھیجا گیا۔ ۱۲ ہزاروی۔

پس ایک شخص آیا اور اس نے اپنے ہاتھوں کو آپ کے گھٹنوں پر رکھا اور کہا اے محمد! مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے؟ اس کے بعد پہلی حدیث کی مثل ذکر کیا' اس میں یہ اضافہ ہے کہ تم آخرت پر اور تمام تقدیر پر ایمان لاؤ اور وہ ہر سوال کے جواب پر کہتا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

اور آپ نے فرمایا: ''جب تم ننگے پاؤں اور ننگے جسم والوں نیز گونگے اور بہرے لوگوں کو زمین کے بادشاہ دیکھو اور جانوروں کو چرانے والوں کو عمارتوں پر فخر کرتے ہوئے دیکھو گے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو''

اور حدیث میں فرمایا ''یہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔''

حضرت ابوزرعہ فرماتے ہیں: انہوں نے ارادہ کیا کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے کا طریقہ سکھائیں[1]

۱۷۰۔ حضرت ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''تم وصال کے روزے رکھنے سے بچو۔'' (تین بار فرمایا)

صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم اس سلسلے میں میری مثل نہیں ہو۔ بے شک میں رات (اس طرح) گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے پس تم اسی طرح عمل کرو جس قدر طاقت رکھتے ہو۔[2]

۱۷۱۔ حضرت ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک عورت اپنے بچے کو لے کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' وہ بچہ بیمار تھا۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اس کا ڈر ہے اور میرے تین بچے فوت ہو چکے ہیں؟

۱۔ اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ نوری مخلوق بشری صورت میں آسکتی ہے لہٰذا حضور ﷺ کی بشریت آپ کی نورانیت کے خلاف نہیں ہے۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ روزہ افطار کرنے کے بعد آئندہ شام تک کچھ نہ کھانا صومِ وصال ہے۔ صحابہ کرام سنت پر عمل کرنے کی تڑپ رکھتے تھے لہٰذا انہوں نے سنت پر عمل کرنے کی غرض سے ایسا کیا تو حضور علیہ السلام نے منع فرمایا کیونکہ حضور ﷺ بے مثل بشر ہیں' آپ کے ہر عمل کو اپنانا مشکل ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے جہنم اور اپنے درمیان سخت رکاوٹ کھڑی کی ہے۔[1]

۱۷۲۔ حضرت ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں صدقہ کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا (اس وقت صدقہ کر جب) تم تندرست ہو' حرص رکھتے ہو' زندگی کی امید اور فقر کا خوف رکھتے ہو اور انتظار نہ کرو حتی کہ جب سانس تمہارے سینے تک پہنچ جائے تو تم کہو! میرا مال فلاں فلاں کیلئے ہے حالانکہ اب تو وہ ان کے لئے ہی ہے۔[2]

۱۷۳۔ حضرت ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ سے بنوتمیم (قبیلے) کے بارے میں تین باتیں سنی ہیں مجھے یہ لوگ سب سے زیادہ پسند ہیں۔ آپ نے ان کے بارے میں فرمایا: یہ لوگ میری امت میں سے دجال پر سب سے زیادہ سخت ہوں گے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان میں سے ایک قیدی عورت تھی۔ آپ نے فرمایا: اس کو آزاد کر دو یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے اور بنوتمیم کی طرف سے صدقہ آیا تو آپ نے فرمایا: یہ ہماری قوم کا صدقہ ہے۔[3]

۱۷۴۔ حضرت ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے پوچھا: میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں' پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: تمہاری ماں' پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: تمہاری ماں' پوچھا: پھر کون؟ فرمایا تمہارا باپ۔[4]

۱۔ مطلب یہ کہ جس کا بچہ فوت ہو جائے اس کو اللہ تعالیٰ بچے کی سفارش پر جنت میں جگہ عطا فرمائے گا۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ کیونکہ مرنے کے بعد وہ مال خود بخود وارثوں کا ہو جائے گا۔ گویا اب مال کی ضرورت نہ رہی تو صدقہ کر دیا۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی نیز یہ قریش سے ہونے کی وجہ سے حضور ﷺ کی قوم قرار پائے۔۱۲ ہزاروی۔

۴۔ چونکہ ماں اپنی اولاد کی پیدائش سے پہلے اور اس کے بعد حتی کہ اس کی تربیت تک کیلئے بہت مشقت برداشت کرتی ہے اس لئے اس کا حق زیادہ ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۱۷۵۔ ایک اور سند سے بھی ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۶۔ (مصنف رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابواسامہ سے پوچھا کیا آپ سے ابوحیان نے بواسطہ ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی کہ انہوں نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے نماز فجر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! مجھے بتاؤ کہ تمہیں اسلام کی خاطر کئے گئے اعمال میں سے کس کی امید زیادہ ہے؟ کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے سامنے تمہارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔

انہوں نے عرض کیا: مجھے کسی عمل کی زیادہ امید نہیں البتہ یہ کہ میں نے رات یا دن کی جس گھڑی میں وضو کیا جس قدر اللہ تعالیٰ نے میرے لئے مقدر کیا میں نے نماز پڑھی۔[۱]

ابواسامہ نے اس بات کا اقرار کیا اور کہا: ہاں۔

۱۷۷۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے یوں دعا مانگی:

اللّٰھم اجعل رزق آل محمد کفافاً.

اے اللہ! محمد (ﷺ) کی آل کا رزق پورا پورا عطا فرما۔[۲]

۱۷۸۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جب یہ صورت حال ہوگی تو زمین پر جو کوئی بھی ہے، ایمان لے آئے گا۔ اور یہ وقت وہ ہوگا جس کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔

لاینفع نفسا ایمانها لم تکن اٰمنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا.[۳]

۱۔ تحیۃ الوضو یعنی وضو کے بعد (کم از کم) دو رکعتیں پڑھنے کا بڑا ثواب ہے البتہ یہ شرط ہے کہ وہ مکروہ وقت نہ ہو۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ ضرورت کے مطابق مال حاصل نہ ہو تو پریشانی کا باعث ہوتا اور عام لوگوں کے لئے کئی خرابیوں کا ذریعہ بھی اور ضرورت سے زیادہ ہو تو بھی فتنہ کا موجب ہوتا ہے اس لئے آپ نے یہ دعا فرمائی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ سورہ انعام: ۱۵۸

''(اس وقت) کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا یا اس نے اپنے ایمان کے ذریعے نیکی نہیں کمائی۔''

۱۷۹۔ حضرت ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میری امت کی پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے پھر ان کے بعد والے اس ستارے کی طرح ہوں گے جو آسمان میں سب سے زیادہ روشن ہے۔ نہ ان کو پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ قضائے حاجت کی۔ نہ تھوکیں گے اور نہ ناک سے رینٹھ نکالیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کا پسینہ کستوری ہوگی اور ان کی انگیٹھیوں میں اگر (اگر بتی) کی لکڑی (جلتی) ہوگی ان کی بیویاں حُوریں ہوں گی اور ان کے اخلاق ایک جیسے ہوں گے اور اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ساٹھ (شرعی) گز ہوں گے۔

۱۸۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا ''بلی درندہ ہے۔''

۱۸۱۔ حضرت ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں
''رسول اکرم ﷺ شکال گھوڑے[۱] کو ناپسند کرتے تھے۔''[۲]

۱۸۲۔ حضرت ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے رسولِ اکرم ﷺ سے روایت کیا آپ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔''[۳]
وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ شکال گھوڑے کو ناپسند فرماتے تھے۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں یہ عبداللہ بن یزید صھبانی نہیں ہیں اور دونوں (یزید بن عبداللہ) نخع (مقام) سے

۱۔ وہ گھوڑا جس کی تین ٹانگوں کا رنگ سفید اور چوتھی ٹانگ کا رنگ مختلف ہو۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ علماء کرام نے فرمایا: شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ حضور ﷺ نے ایسے گھوڑے کا تجربہ کیا ہو اور اسے اس بنیاد پر ناپسند کہا ہو یا یہ مشکول کی طرح ہے جس کی اگلی پچھلی ٹانگ کو باندھا جاتا ہے تو یہ اچھی فال نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ کیونکہ آپ ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تقسیم فرماتے ہیں جیسے آپ نے فرمایا انماقاسم و اللہ یعطی (میں تقسیم کرتا ہوں اللہ عطا کرتا ہے) اور کسی دوسرے کو یہ وصف حاصل نہیں ہے اس لئے منع فرمایا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

ہیں۔

۱۸۳۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص میرے نام پر نام رکھے وہ میری کنیت پر کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت پر کنیت رکھے وہ میرے نام پر نام نہ رکھے۔''[1]

۱۸۴۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیلئے نکلے اس حال میں کہ وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہو اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتا ہو تو میں اس کے جنت میں جانے کی ضمانت دیتا ہوں یا اس کو اجر اور مال غنیمت کے ساتھ لوٹاؤں گا۔''

آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم لگتا ہے وہ قیامت کے دن یوں آئے گا کہ اس کا رنگ خون کا رنگ اور اس کی خوشبو کستوری کی ہوگی اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری کی جان ہے اگر میں اس بات کو مسلمانوں پر باعثِ مشقت نہ سمجھتا تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانے والے کسی بھی لشکر سے پیچھے نہ رہتا لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ میں ان (سب) کو سوار کراؤں اور نہ خود وہ گنجائش پاتے ہیں اور ان کا مجھ سے پیچھے رہ جانا ان کیلئے باعثِ مشقت ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑوں اور شہید کیا جاؤں پھر لڑوں اور شہید کیا جاؤں، پھر لڑوں اور شہید کیا جاؤں۔[2]

۱۸۵۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو (معدنیات کی) کانوں کی طرح پاؤ گے پس ان میں سے جو جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جب کہ دین کی سمجھ اختیار کریں (اسلام قبول

۱۔ اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں کو جمع نہ کرے اور یہ بات حضور ﷺ کے زمانے میں خاص طور سے تھی اگرچہ اب بھی بچنا مناسب ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ جہاد اور شہادت کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ جہاد ہی مسلمانوں کے بقا کا ذریعہ ہے البتہ اس کو شرعی قواعد کے مطابق جاری کیا جائے تاکہ دہشت گردی اور جہاد کا فرق واضح رہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

کریں اور دین کے ساتھ وابستہ رہیں)۔[1] اس معاملے میں تم سب سے بہتر لوگوں کو ان (کفار) سے سخت نفرت کرنے والا پاؤ گے اور سب سے بُرا اس شخص کو پاؤ گے جو دو چہروں والا ہے (یعنی منافق ہے) جو اِس کے پاس اور چہرے سے اور اُس کے پاس اور چہرے کے ساتھ آتا ہے۔''

۱۸۶۔ حضرت ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ثرید[2] رکھا گیا۔ آپ نے (بکری کا) بازو پکڑا۔ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کا یہ حصہ زیادہ پسند تھا۔ آپ نے اس کو دانتوں سے اچھی طرح نوچا اور فرمایا: میں قیامت کے دن (تمام) اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔ جب آپ نے دیکھا کہ آپ کے صحابہ آپ سے سوال نہیں کر رہے تو فرمایا: کیا تم نہیں پوچھتے یہ کیسے ہوگا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہو گا؟ آپ نے فرمایا لوگ تمام جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے' بلانے والا ان کو سنائے گا اور نگاہ ان کو دیکھے گی اور سورج ان کے سروں کے قریب ہوگا ان پر اس کی گرمی سخت ہوگی اور ان پر اس کا قریب ہونا باعث مشقت ہوگا۔

فرمایا: وہ اس مشقت کی وجہ سے جس میں مبتلا ہوں گے' روتے پیٹتے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کیجئے! آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس تکلیف میں ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا کہ اس سے پہلے ایسا غضب نہیں فرمایا اور نہ اس کے بعد اس کی مثل غضب فرمائے گا اس نے مجھے ایک بات کا حکم دیا تھا تو میں نے (بظاہر) اس کی حکم عدولی کی اور (بظاہر) شیطان کے پیچھے چلا۔ اس نے مجھے درخت کے قریب جانے سے منع کیا تو میں نے حکم عدولی کی تو مجھے ڈر ہے کہ وہ

۱۔ دورِ جاہلیت میں خاندانی نسبی اعتبار سے امتیاز تھا بعض لوگوں کو عظمت حاصل تھی' اسلام نے اس کو برقرار رکھا لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ اسلام قبول کریں۔ اسلام سے الگ رہ کر کوئی عظمت نہیں ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ شوربے میں روٹی بھگو کر چوری کی طرح بنا دینا ثرید کہلاتا ہے یہ نرم غذا ہوتی ہے اس لئے آپ پسند فرماتے تھے۔ ۱۲ ہزاروی۔

مجھے جہنم میں ڈال دے۔تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ مجھے اپنی فکر ہے مجھے اپنی فکر ہے۔پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے نوح! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اللہ تعالیٰ کے سب سے پہلے رسول ہیں' اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کیجئے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس پریشانی میں ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے بے شک میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا جس کی مثل اس سے پہلے غضب نہیں فرمایا اور اس کے بعد بھی ہرگز ایسا غضب نہیں فرمائے گا اور میرے پاس ایک (خصوصی) دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کی اور وہ ہلاک ہو گئے اور مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے آگ میں ڈال دے۔تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ! مجھے اپنے نفس کی فکر ہے' مجھے اپنے نفس کی فکر ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس وہ چلیں گے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں تمام آسمانوں والے اور تمام زمین والے آپ کے خلیل ہونے کے بارے میں سُن چکے ہیں۔ اپنے رب کے ہاں ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس قدر پریشانی میں ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا جس کی مثل اس سے پہلے نہیں فرمایا اور اس کے بعد بھی ایسا غضب ہرگز نہیں فرمائے گا اور انہوں نے ستاروں کا ذکر کیا کہ یہ میرا رب ہے؟ اور ان کے معبودوں کے بارے میں کہ یہ ان سب سے بڑا ہے؟[1] نیز فرمایا: میں بیمار ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے آگ میں ڈالے تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ۔ مجھے اپنی فکر ہے' مجھے اپنی فکر ہے۔

(رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) وہ چلیں گے حتی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ! آپ اللہ کے نبی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پیغامات (رسالت) کے ساتھ چن لیا اور آپ سے (بلاواسطہ) گفتگو کی۔اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کیجئے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے بے شک آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا کہ ایسا اس

۱۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بچپن میں غار سے باہر آئے تو لوگوں کو دیکھا کہ چاند، سورج اور ستاروں کی پوجا کرتے ہیں تو آپ نے ان سے سوالیہ طور پر پوچھا کہ ان چیزوں کو رب مانتے ہو۔۱۲ ہزاروی۔

سے پہلے کبھی نہیں فرمایا اور اس کے بعد بھی ہر گز ایسا غضب نہیں فرمائے گا۔ میں نے ایک نفس کو قتل کیا جب کہ مجھے اس کا حکم نہیں دیا گیا تھا مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے آگ میں ڈال دے۔ تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ مجھے اپنی ذات کی فکر ہے، مجھے اپنی ذات کی فکر ہے۔[1]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ وہاں سے چل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰ! آپ اللہ کے نبی، اس کے کلمہ اور اس کی روح ہیں اپنے رب کے ہاں ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس قدر تکلیف میں ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں فرمایا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا غضب فرمائے گا۔

حضرت عمار راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے کسی لغزش کا ذکر کیا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے آگ میں ڈال دے، میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ چل کر میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے آپ اپنے رب کے ہاں ہماری شفاعت کریں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں: میں چل کر عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے مقام پر کھڑا کرے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو کھڑا نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! شفاعت کیجئے! قبول کی جائے گی اور مانگیں عطا کیا جائے گا۔ میں کہوں گا اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے فرمائے گا اپنی امت میں سے بے حساب لوگوں کو دائیں دروازے سے داخل کر دیں اور دوسرے دروازوں میں وہ دوسروں کے ساتھ شریک ہوں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ ایک دروازے سے دوسرے

ا۔ انبیاء کرام علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہیں ان سے گناہ سرزد ہو ہی نہیں ہو سکتا وہ اپنی لغزش کو گناہ سمجھ کر بارگاہِ خداوندی کی ہیبت کی وجہ سے ایسا کہیں گے۔ ۱۲ ہزاروی۔

دروازے تک مکہ مکرمہ اور خیبر کے درمیان تک یا مکہ اور بُصریٰ کے درمیان تک کا فاصلہ ہو گا۔

راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں ان دونوں باتوں میں سے کون سی بات فرمائی۔[1]

۱۸۷۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا اور آپ کے پاس کچھ صحابہ کرام بھی موجود تھے۔ انہوں نے آپ کو اس کا بازو پیش کیا اور آپ کو بکری (کے گوشت) میں سے یہ حصہ زیادہ پسند تھا۔ آپ نے اس کو اچھی طرح (دانتوں کے ساتھ) نوچا اس کے بعد حضرت عمارہ کی (سابق) روایت کی طرح ہے اور اس حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں کسی لغزش کا ذکر نہیں کیا اور یہ بھی فرمایا کہ دروازے کے دو کواڑوں کے درمیان بُصریٰ اور مکہ کے درمیان یا (فرمایا) مکہ مکرمہ اور مقام ھجر کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔

۱۸۸۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو جسم کو گودتی[2] تھی انہوں نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم میں سے کسی ایک نے رسول اکرم ﷺ سے (اس کے بارے میں) سنا ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کھڑا ہو گیا اور کہا: اے امیر المومنین! ''میں نے سنا ہے۔'' انہوں نے پوچھا کیا سنا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے سنا، آپ نے فرمایا کہ ہرگز نہ گودو اور نہ گودواؤ۔[3]

۱۸۹۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں رسول اکرم

۱۔ اسی وجہ سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

۲۔ سوئی سے جسم کے اندر سوراخ کر کے نیل وغیرہ بھرنا۔

۳۔ بعض روایات میں رسولِ اکرم ﷺ نے ایسے لوگوں پر لعنت کی ہے کیونکہ یہ لوگ تخلیقِ خداوندی کو بدلتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمانے لگے۔آپ نے خیانت کا ذکر کر کے اسے بہت بڑا گناہ قرار دیا۔ فرمایا: اے لوگو! میں تم میں سے کسی ایک کو قیامت کے دن ہرگز اس طرح نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو اور وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے اور میں کہوں: میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ میں نے تمہیں (دین) پہنچا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی ایک کو ہرگز یوں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری منمنا رہی ہو اور وہ کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے اور میں کہوں: اللہ تعالیٰ کی طرف سے میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں نے تمہیں (دین) پہنچا دیا تھا۔ قیامت کے دن میں تم میں سے کسی ایک کو ہرگز یوں نہ پاؤں کہ وہ یوں آئے کہ اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنا رہا ہو اور وہ کہے: یارسول اللہ! میری مدد کیجئے اور میں کہوں کہ مَیں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں نے تمہارے پاس (دین) پہنچا دیا اور میں تم میں سے کسی کو اس طرح نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے کہ اس کی گردن پر کوئی نفس چیخ رہا ہو وہ کہے: یارسول اللہ! میری مدد کیجئے تو میں کہوں میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں نے تمہارے پاس (اللہ تعالیٰ کا دین) پہنچا دیا۔ میں تم میں سے کسی ایک کو یوں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے' اس کی گردن پر زمین کے ٹکڑے ہوں اور وہ ان کے نیچے جھول رہا ہو وہ کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے تو میں کہوں میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں نے تمہیں (پیغامِ خداوندی) پہنچا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی ایک کو یوں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے کہ اس کی گردن پر روپیہ پیسہ ہو وہ کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے تو میں کہوں میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں نے تمہیں (دین) پہنچا دیا۔[1]

۱۔ اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے دوسروں کا مال کھانے سے منع کیا اور بتایا کہ قیامت کے دن ادائیگی کرنا ہوگی اور نہیں کر سکے گا۔ حضور ﷺ کا یہ فرمانا کہ میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں تو اس سے آپ کے اختیارات کی نفی نہیں ہوتی بلکہ لوگوں کو تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ میرے اوپر اعتماد کر کے لوگوں کے حقوق مارنے کی کوشش نہ کرنا۔۱۲ ہزاروی۔

۱۹۰۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں رسولِ اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد خیانت کا ذکر فرمایا، اسے بہت بڑا گناہ قرار دیا اور اس کے معاملے کو بہت بڑا (جرم) قرار دیا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! میں تم میں سے کسی ایک کو ہرگز نہ پاؤں...... اس کے بعد گذشتہ حدیث کی مثل بیان فرمایا۔

۱۹۱۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں تم سے کسی ایک کو ہرگز اس طرح نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو۔ اس کے بعد گذشتہ حدیث کی طرح ذکر کیا اس سے پہلے کے کلمات مذکور نہیں۔

۱۹۲۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم یہودیوں سے لڑوگے یہاں تک کہ وہ پتھر جس کے پیچھے یہودی (چھپا ہوا) ہوگا، کہے گا اے مسلمان! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اس کو قتل کرو۔[۱]

۱۹۳۔ حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ہر نبی کی ایک خاص مقبول دعا ہوتی ہے، وہ نبی یہ دعا مانگتا ہے تو اس کو قبول کیا جاتا ہے اور عطا کیا جاتا ہے اور میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کیلئے محفوظ کر رکھا ہے۔

۱۹۴۔ حضرت ابوزرعہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے آیت کریمہ پڑھی:

من جاء بالحسنة فله خير منها و هم من فزع يومئذ امنون.[۲]

"جو شخص نیک کام کرے اس کیلئے اس سے بہتر (اجر) ہے اور وہ لوگ اس دن کے خوف

۱۔ یہ حدیث مسلمانوں کیلئے بہت امید افزاء ہے، اس وقت تو مسلمان فلسطین اور دیگر مقامات پر یہود و نصاریٰ کے ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت آنے والا ہے جب مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ النمل: ۸۹

سے امن میں ہوں گے۔''

اس (نیکی) سے مراد لا الہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) پڑھنا ہے اور ارشاد خداوندی ہے:

ومن جاء بالسيئة فكبّت و جوههم فى النار.[1]

''اور جولوگ گناہ کے مرتکب ہوں ان کے چہروں کو آگ میں روند ڈالا جائے گا۔''

اس (گناہ) سے مراد ''شرک'' ہے۔

۱۹۵۔ حضرت ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا بیماری کا متعدی ہونا، پرندوں سے فال نکالنا' الو کا گھر کی چھت پر بیٹھنا اور صفر کوئی چیز نہیں۔[2]

۱۔ سورہ النمل: ۹۰

۲۔ یہ دورِ جاہلیت کے تصورات تھے کہ بیمار کے ساتھ تندرست بیٹھ جائے تو وہ بھی بیمار ہو جاتا ہے۔ الو چھت پر بیٹھ جائے تو نحوست کا باعث ہے۔ صفر کا مہینہ پریشانیوں کا مہینہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا رد فرمایا اور بتایا کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

نبی اکرم ﷺ کی وہ احادیث مبارکہ جو بواسطہ ابو حازم سلمان اشجعی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں

۱۹۶۔ حضرت ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جو شخص اس گھر (خانہ کعبہ) میں آئے (اور وہ) نہ تو بے حیائی کی باتیں کرے اور نہ گناہ کرے، وہ اس طرح واپس لوٹتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہو۔

۱۹۷۔ حضرت ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص حج کرے پس نہ تو بے حیائی کی باتیں کرے اور نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو جاتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا۔

۱۹۸۔ حضرت ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا۔[1]

۱۹۹۔ حضرت ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جو شخص گھر میں پاکیزگی حاصل کرے پھر اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر (مسجد) میں جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کرے تو اس کے ایک قدم اٹھانے سے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور دوسرے قدم سے اس کے درجات بلند ہوتے ہیں۔[2]

۱۔ ایسی کمائی مراد ہے جو غلط کاری کی بنیاد پر حاصل ہو۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ چونکہ گھر سے وضو کر کے جانے میں ہر قدم باوضو اٹھے گا اور اس لئے اس کا ثواب زیادہ ہے ورنہ وضو مسجد میں بھی کر سکتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۰۰۔ حضرت ابو حازم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ رات کے پچھلے حصے میں اترے پس ہم بیدار نہ ہو سکے حتیٰ کہ سورج کی گرمی (دھوپ) نے ہمیں ستایا تو ہم بیدار ہوئے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک اس جگہ سے جہاں تمہیں وہ بات پہنچی جو پہنچی ہے اپنی سواری کے سر کو پکڑ لے (یعنی یہاں سے چلے جائیں کیونکہ یہاں نماز قضا ہو گئی لہٰذا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں)۔
فرماتے ہیں: ہم اس جگہ سے ہٹ گئے پھر رسول اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر وضو فرمایا پھر آپ نے اور صحابہ کرام نے دو رکعتیں نماز پڑھی (یعنی سنتیں پڑھیں) پھر اقامت ہوئی اور رسول اکرم ﷺ نے دن کے (اچھی طرح) چڑھنے کے بعد ہمیں فجر کی نماز پڑھائی[۱]

۲۰۱۔ حضرت ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاک مال ہی قبول کرتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس بات کا حکم دیا جس کا اپنے رسولوں کو حکم دیا، اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

یا ایها الرسل کلوا من الطیبات[۲]

''اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ۔''

اور فرمایا: **یا ایها الذین اٰمنو کلو ا من طیبات ما رزقناکم.**[۳]

''اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کیں۔''

پھر آپ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے اس کے بال بکھرے ہوئے اور چہرہ گرد آلود ہے وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے حالانکہ اس کا کھانا، اس کا پینا اور اس کا

۱۔ اس حدیث سے چند مسائل معلوم ہوئے کہ جس جگہ عبادت میں رکاوٹ ہو جائے وہ برکت سے خالی ہے۔ دوسری بات یہ کہ جب اچھی طرح سورج طلوع ہو جائے تب نماز پڑھنا جائز ہے اور تیسری بات یہ کہ قضاء نماز کی جماعت بھی ہو سکتی ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ المومنون: ۵۱

۳۔ سورہ بقرہ: ۱۷۲

لباس حرام (سے) ہے اور اس کو حرام سے غذا دی گئی تو اس کی دعا کیسے قبول[1] ہو؟

۲۰۲۔ حضرت ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے پس وہ انکار کر دے اور وہ شخص تنہا رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں (بشرطیکہ کوئی شرعی یا طبی عذر نہ ہو)۔

۲۰۳۔ حضرت ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: تین (قسم کے) آدمی وہ ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا نہ ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

۱۔ بوڑھا زانی۔

۲۔ جھوٹا بادشاہ۔

۳۔ عیال دار (محتاج) تکبر کرنے والا۔[2]

۲۰۴۔ حضرت ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اگر مجھے (بکری کا) بازو بطور ہدیہ پیش کیا جائے تو میں قبول کرلوں گا اور اگر مجھے (جانور کے) پائے کی دعوت دی جائے تو اسے بھی قبول کروں گا۔[3]

۲۰۵۔ ایک اور سند کے ساتھ اس کی مثل مروی ہے۔

۱۔ رزق حلال کھانے اور حرام سے بچنے کی ترغیب دی اور بتایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا بھی یہی طریقہ رہا ہے نیز حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی چاہے وہ قبولیت کے مقام پر ہو مثلاً مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن حرام کھانے کی وجہ سے وہ قبولیت سے محروم رہتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ چونکہ بوڑھے آدمی کی خواہشات کم ہو جاتی ہیں لہٰذا اس کا زنا کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ بادشاہ خود مختار ہوتا ہے اس لئے اس کا جھوٹ بولنا بلا ضرورت ہوتا ہے اور جس آدمی کے پاس کچھ نہ ہو اس کا تکبر کرنا بھی بے محل ہوتا ہے۔ اس لئے ان تینوں کی سزا زیادہ ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ یہ حسن اخلاق کی علامت اور تکبر کی نفی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم غرباء اور مساکین کا خاص خیال رکھا کرتے تھے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۰۶۔ حضرت ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اگر مجھے (بکری کے) پائے کا ہدیہ دیا جائے تو میں قبول کروں گا۔''
حضرت جریر فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر مجھے (بکری کے) بازو کی طرف بلایا جائے تو میں قبول کروں گا۔

۲۰۷۔ حضرت ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر مبارک دیکھی تو آپ رو پڑے اور جو لوگ آپ کے اردگرد کھڑے تھے ان کو بھی رُلا دیا پھر فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت دے دی اور میں نے طلبِ بخشش کی اجازت طلب کی تو اس نے مجھے اجازت نہ دی پس تم (قبروں کی) زیارت کیا کرو یہ تمہیں آخرت کی یاد دلائیں گی۔[1]

۲۰۸۔ حضرت ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۹۔ حضرت ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے تو وہاں کھڑے ہو کر آپ نے دو شاخیں منگوائیں۔ ان میں سے ایک اس کے سرہانے اور دوسری پاؤں کی طرف رکھ دی پھر فرمایا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عذابِ قبر میں کچھ تخفیف فرمائے گا جب تک یہ شاخ تر رہے گی۔[2]

۲۱۰۔ حضرت ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا (ابوطالب) سے فرمایا: **لا الـه الا اللّٰه (محمد الرسول اللّٰه)** پڑھو! میں قیامت کے

۱۔ چونکہ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا اعلانِ نبوت سے پہلے انتقال کر گئی تھیں لہٰذا وہ فطری طور پر عقیدۂ توحید پر تھیں اور گناہ سے محفوظ تھیں لہٰذا بخشش کی ضرورت نہ رہی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ دیگر مقامات پر یہ حدیث تفصیلاً مذکور ہے اور اس میں یوں ہے کہ حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ آپ نے بتایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور اس کی وجہ بھی بیان فرمائی۔ معلوم ہوا کہ قبر کے اوپر مٹی وغیرہ نگاہِ نبوت کے سامنے حائل نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے اعمال کا بھی علم دیا جو غیب کی بات ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

دن تمہارے لئے گواہی دوں گا۔انہوں نے جواب دیا اگر میری وجہ سے قریش کو عار نہ ہوتی تو میں اس (کلمہ) کے ذریعہ آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

انك لا تهدى من احببت و لكن الله يهدى من يشاء و هو اعلم بالمهتدين۔[1]

بے شک آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو خوب جانتا ہے۔[2]

۲۱۱۔ حضرت ابوحازم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے اسلام قبول کیا اور وہ بہت زیادہ کھاتا تھا جب اسلام لایا تو کم کھانے لگا پس رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

۲۱۲۔ حضرت ابوحازم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''[3]

۲۱۳۔ حضرت ابوحازم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جس نے ان دونوں (یعنی حسن و حسین رضی اللہ عنہما) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔''

۲۱۴۔ حضرت قبیصہ اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں ان دونوں سے امام حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔

۲۱۵۔ حضرت ابوحازم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''کوئی بندہ سات مرتبہ جہنم سے پناہ مانگے تو وہ (جہنم) کہتی ہے اے میرے رب! تیرا فلاں بندہ مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے پس تو اس کو پناہ دے اور سات مرتبہ

۱۔ سورہ قصص: ۵۶

۲۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضور ﷺ کی مرضی سے کسی کو ہدایت نہیں ملتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے یعنی منزل تک نہیں پہنچا سکتے' یہ اللہ کا کام ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ محدثین کرام نے اس کی کئی وجوہ بیان کی ہیں مثلاً مومن قناعت کرتا ہے لہٰذا جلد سیر ہو جاتا ہے یا اس کے پاس ایمانی و روحانی قوت ہوتی ہے۔اس لئے مادی خوراک کی اُسے زیادہ ضرورت نہیں ہوتی ہے۔۱۲ ہزاروی

جنت کا سوال کرے تو جنت کہتی ہے اے میرے رب! تیرے فلاں بندے نے میرا سوال کیا ہے پس اس کو داخل کر دے۔"

۲۱۶۔ حضرت ابوحازمؒ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی مہمان نوازی اچھی طرح کرے۔"

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مہمان کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تین دن (مہمان نوازی) ہے۔ پس جو اس سے زائد ہے یا فرمایا: جو اس کے بعد ہے وہ صدقہ ہے۔[1] اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی گفتگو کرے یا خاموش رہے۔ عورتوں سے اچھا سلوک کرو بے شک وہ پسلی سے پیدا کئی گئی ہیں اور پسلی میں سب سے ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر والا حصہ ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو وہ ٹوٹ جائے گا اور اگر چھوڑ دو گے تو وہ ہمیشہ ٹیڑھا رہے گا پس عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

۲۱۷۔ حضرت ابوحازم فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کا ہر رات کے آخری تہائی حصے میں نزول ہوتا ہے تو ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اسے عطا کروں؟ کیا کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اس کو بخش دوں؟ تین بار یہ اعلان کرتا ہے۔

۲۱۸۔ حضرت ابوحازمؒ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: "رسول اکرم ﷺ نے کبھی کسی کھانے کا عیب بیان نہیں کیا۔ خواہش ہوتی تو تناول فرماتے اور اگر پسند نہ کرتے تو چھوڑ دیتے تھے۔"[2]

۱۔ پہلے دن حسب طاقت تکلف کر کے کھانا کھلائے پھر عام طریقے پر کھانا تیار کرے۔ تین دن کے بعد صدقہ فرما کر اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ دوسروں کے گھر میں بیٹھ نہیں جانا چاہئے بلکہ واپس آ جانا چاہئے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس میں ہمارے لئے یہ درس ہے کہ کھانے کے سلسلے میں کوئی نازیبا کلمہ زبان پر نہ لائیں، دل کرے تو کھائیں ورنہ خاموشی سے چھوڑ دیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۱۹۔ حضرت ابو یحییٰ جو جعدہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۰۔ حضرت ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جب تین باتیں ظاہر ہوں گی تو جو لوگ اس وقت تک ایمان نہ لائے ہوں گے ان کو ان کا ایمان کوئی فائدہ نہیں دے گا یا انہوں نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی کمائی نہ ہو گی (یعنی نیک عمل نہیں کیا ہو گا)۔ (وہ تین باتیں یہ ہیں:)

۱۔ دجال ۲۔ دابّہ (جانور)

۳۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا[1]

۲۲۱۔ حضرت ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''آج میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہے۔''

فرماتے ہیں صحابہ کرام گردنیں اٹھا اٹھا کر اس (جھنڈے) کی طرف دیکھنے لگے۔[2] تو آپ نے پوچھا: ''علی (﷜) کہاں ہیں؟'' عرض کیا گیا ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے آپ نے ان کو بلایا اور اپنی ہتھیلی میں لعاب مبارک ڈال کر اس (آنکھ) پر لگایا پھر جانے کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسی دن آپ کو فتح عطا فرمائی۔

حضرت ابو ہریرہ ﷜ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں کو (مسلسل) تین دن پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہیں کھلائی۔[3]

۱۔ یہ نشانیاں قیامت کے قریب ترین ظاہر ہوں گی، ان کو علاماتِ کبریٰ کہا جاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ تمام صحابہ کرام اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتے تھے لیکن حضور ﷺ ایسی عام صفت بعض اوقات کسی صحابی کیلئے خاص طور پر ذکر فرماتے تھے لہٰذا اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر صحابہ کرام کو اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہ تھی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ یہ آپ کا فقرِ اختیاری تھا تاکہ امت دنیا کے پیچھے نہ پڑ جائے۔ ورنہ ؎

دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

۱۲ ہزاروی۔

۲۲۲۔ حضرت ابو حازم سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! جمع ہو جاؤ۔''
فرماتے ہیں پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تم پر قرآن کا تہائی حصہ پڑھتا ہوں پھر آپ نے قل ھو اللہ احد (سورۂ اخلاص) پڑھی اسے مکمل پڑھا اور اس پر اضافہ نہ کیا۔ بعض حضرات نے کہا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میں تم پر تہائی قرآن پڑھوں گا تو آپ نے اس پر اضافہ نہیں کیا۔ یہ کوئی آسمانی خبر ہے؟ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تم پر قرآن کا ایک تہائی پڑھوں گا تو بے شک قل ھو اللہ احد (سورۂ اخلاص) قرآن مجید کے تہائی کے برابر ہے (ثواب کے اعتبار سے فضیلت مراد ہے)۔

۲۲۳۔ حضرت ابو حازم' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں سیاست انبیاء کرام علیہم السلام کرتے تھے۔ جب ایک نبی کا انتقال ہوتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ آ جاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''
صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون ہوگا؟
آپ نے فرمایا: خلفاء ہوں گے اور وہ بکثرت ہوں گے پس تم ان کا حق ادا کرنا اور اپنے حق کیلئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا۔[1]

۲۲۴۔ حضرت ابو حازم' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''
صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کون ہوگا؟
فرمایا: ''خلفاء ہوں گے۔ (ان میں سے) بعض (دوسرے) بعض کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔ پس جو ان میں سے صحیح راستے پر چلیں ان کی بیعت پوری کرنا اور جو راہِ راست پر نہ چلیں ان کے حقوق ادا کرنا اور اپنے حق کے بارے میں اپنے رب سے سوال کرنا۔''[2]

۱۔ اسلامی سیاست جو خدمت خلق اور اصلاح کا نام ہے یقیناً یہ اللہ کے نیک بندوں کا کام ہے۔ آج کل کی سیاست جو جھوٹ اور مکر و فریب پر مبنی ہے' مراد نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ کیونکہ ان کے حقوق ادا نہ کرنے سے ملک میں انتشار پیدا ہوتا ہے البتہ خلافِ شریعت بات میں ان کی پیروی جائز نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۲۵۔ حضرت ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جس نے حج کیا اور بے حیائی کی بات نہ کی اور نافرمانی بھی نہ کی تو وہ اس طرح واپس آیا جس طرح اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا۔''

۲۲۶۔ حضرت ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جس نے مال چھوڑا تو وہ اس کے وارثوں کیلئے ہے اور جس نے (بے سہارا) اولاد چھوڑی تو وہ ہمارے ذمہ ہے۔''[۱]

۲۲۷۔ حضرت ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجروں سے آگے جا کر ملنے،[۲] دھوکہ دہی اور تھنوں میں دودھ روکنے[۳] سے منع فرمایا اور یہ کہ کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا سوال نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کی قیمت پر قیمت نہ لگائے۔[۴]

۲۲۸۔ حضرت ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں ''اس امت پر عذاب نہیں آئے گا ان کا عذاب خود ان کے اپنے ہاتھوں سے ہوگا۔''

عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) اپنے ہاتھوں سے عذاب کیسے ہوگا؟

فرمایا: کیا جنگِ صفین عذاب نہ تھا؟ کیا جنگِ نہروان عذاب نہ تھا؟ کیا جنگِ جمل عذاب نہ تھا؟ (آپس میں لڑنا مراد ہے)۔

(مصنف رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے ابوداؤد (راوی) سے پوچھا یہ روایت سعد (بن طارق) سے کس نے روایت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا یحییٰ بن ابی زائدہ نے۔

۱۔ اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ایسے بے سہارا لوگوں کی کفالت حکومت کی ذمہ داری ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ آگے جا کر ملنے سے مراد یہ ہے کہ شہر کے باہر سے کوئی شخص سامان لاتا ہے اور ایک آدمی باہر جا کر اس سے سودا طے کر لیتا ہے اور یوں اسے یا شہر والوں کو نقصان پہنچاتا ہے، اس سے سستا خریدتا ہے یا بازار میں مہنگا بیچتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ جانور کو بیچنے کیلئے تھنوں میں دودھ روکنا تاکہ گاہک یہ سمجھے کہ یہ جانور زیادہ دودھ دیتا ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۴۔ یعنی ابھی دو شخص سودا طے کر رہے ہوں اور قیمت لگا رہے ہوں تو انتظار کرنا چاہئے۔۱۲ ہزاروی۔

نبی اکرم ﷺ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویّات بواسطہ ابوعبید الرحمٰن، قیس، ابوالشعثاء المحاربی اور موسیٰ بن طلحہ وغیرہ (رحمہم اللہ)

۲۲۹۔ حضرت موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "وانذر عشیرتك الاقربين[۱]"

"اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈر سنایئے۔"

تو رسولِ اکرم ﷺ نے قریش کو بلا کر جمع کیا اور ان کے عام و خاص (سب) کو بلایا اور فرمایا: اے بنو کعب بن لؤی! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ، اے بنو مرہ بن کعب! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ، اے بنو عبد شمس! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ، اے بنو عبد مناف! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ، اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ اور بے شک میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا مالک نہیں[۲] البتہ تم سے رشتہ داری ہے میں اسے اس کی رطوبت سے تر رکھوں گا۔

۲۳۰۔ حضرت ابوالشعثاء محاربی فرماتے ہیں اذانِ عصر کے بعد ایک شخص مسجد سے باہر نکلا تو

۱۔ سورہ شعراء: ۲۱۴

۲۔ اس حدیث سے یہ ثابت کرنا کہ حضور ﷺ کو اختیارات حاصل نہیں، قطعاً غلط ہے کیونکہ اس میں ایمان و اعمال کی رغبت ہے اور آنے والے لوگوں کو بتانا ہے کہ اپنے صالح آباؤ اجداد کے بھروسے پر بے عمل نہ ہو جانا۔۱۲ ہزاروی۔

حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے فرمایا: اس شخص نے ابو القاسم (ﷺ) کی نافرمانی کی ہے۔[1]

۲۳۱۔ حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں میں حضرت ابو ہریرہ ﷛ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اذان کے بعد ایک شخص مسجد سے نکلا حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے فرمایا: اس شخص نے ابو القاسم (ﷺ) کی نافرمانی کی ہے۔

۲۳۲۔ حضرت ابراہیم بن مہاجر، حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۳۳۔ حضرت اشعث بن سُلیم اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اذان ہونے کے بعد ایک شخص کو مسجد سے باہر جاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اس شخص نے ابوالقاسم (ﷺ) کی نافرمانی کی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جب مؤذن اذان دے دے تو جب تک نماز نہ پڑھ لو باہر نہ نکلو۔

۲۳۴۔ حضرت ابو عبد الرحمٰن سُلمی، حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں یاد کرے اللہ تعالیٰ بھی اسے تنہا یاد کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو کسی مجلس میں یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہے جس میں اس نے ذکر کیا تھا اور جو شخص ایک بالشت اس کے قریب جاتا ہے اللہ تعالیٰ ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہے (اس کی رحمت مراد ہے) اور جو آدمی ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت چار ہاتھ اس کے قریب ہوتی ہے اور جو اس کی طرف چل کر آئے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف تیزی سے آتی ہے اور جو آدمی اس کی طرف تیزی سے آئے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔''

۲۳۵۔ حضرت ابو عبد الرحمٰن سُلمی، حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

''جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا اس کیلئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص برائی کا ارادہ کرے لیکن اس پر عمل

۱۔ یعنی اذان سننے کے بعد نماز پڑھ کر مسجد سے باہر جانا سنت ہے جیسا کہ حدیث نمبر ۲۳۳ میں بیان کیا گیا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

نہ کرے تو اس کے خلاف کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر عمل کرے تو ایک گناہ لکھا جاتا[1] ہے۔''

۲۳۶۔ حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں میں حضرت ابو ہریرہ ﷜ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک شخص نے کہا: میرے یہ رشتہ دار آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں۔

حضرت ابو ہریرہ ﷜ نے فرمایا: میں نے تین سال حضور ﷺ کی صحبت اختیار کی۔ مجھے ان تین سالوں میں جس قدر سمجھ تھی اور جس قدر میں نے ان سالوں میں رسول اکرم ﷺ سے یاد کیا دوسرے سالوں میں اس قدر نہ تھا۔ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: تم لوگ قیامت کے قریب ایک ایسی قوم سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں سے ہوں گے اور تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے چہرے خوبصورت ہوں گے اور ان کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی گویا ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لائے پس ان کو بیچ کر ان کے ذریعے مالداری حاصل کرے اور اس سے صدقہ کرے اور خود بھی کھائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی شخص کے پاس جا کر اس سے مانگے نہ معلوم وہ اسے دے یا انکار کر دے اور یہ اس لئے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنے اہل و عیال سے آغاز کرو اور البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے۔

۲۳۷۔ حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں جب حضرت ابو ہریرہ ﷜، حضرت امیر معاویہ ﷜ کے ہمراہ تشریف لائے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم ان پر داخل ہوئے تو لوگوں نے ان سے کہا: یہ لوگ آپ سے یہ سوال کرنے آئے ہیں کہ آپ ان کو رسولِ اکرم ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں۔ اس کے بعد آپ نے گذشتہ حدیث کی طرح ذکر کیا اور فرمایا: اُن کے چہرے سرخ ہوں گے اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی (خلوف کی جگہ) **خلفة فم الصائم** فرمایا یعنی روزہ دار کے منہ کی بُو۔

۱۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ نیکی کی صرف نیت کرنے پر بھی اجر ملتا ہے جب کہ گناہ پر جب تک عمل نہ ہو، گناہ نہیں لکھا جاتا، اس نیکی کا اجر زیادہ اور برائی کا گناہ اس برائی کی مثل ملتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۳۸۔ بنو حارث بن کعب کے ایک شخص ابوالاوبر نے کہا کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ اس نے کہا: آپ لوگوں کو جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں منع نہیں کرتا' رب کعبہ کی قسم! میں نے حضور علیہ السلام کو مقامِ ابراہیم کے پیچھے دیکھا' آپ نے نعلین مبارک پہن رکھے تھے پھر آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے نعلین مبارک پہن رکھے تھے۔[1]

ایک شخص نے کہا: آپ لوگوں کو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرتے ہیں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو' یہ عید کا دن ہے البتہ اس کو کچھ دنوں سے ملا لو۔[2]

راوی فرماتے ہیں پھر انہوں نے بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ طیبہ یا مسجد نبوی سے) باہر تھے اور صحابہ کرام آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حتی کہ ایک بھیڑیا آیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (کتے کی طرح) بیٹھ گیا پھر (کتے کی طرح) دم ہلانے لگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھیڑیا دوسرے بھیڑیوں کا نمائندہ ہے؟ کیا تم اسے اپنے مالوں میں سے کچھ دے سکتے ہو؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب نے کہا: نہیں۔ اللہ کی قسم! ہم اس کو کچھ نہیں دیں گے۔

فرماتے ہیں: پھر ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اس کو پتھر مارا چنانچہ وہ بھیڑیا آواز نکالتا ہوا بھاگ گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ بھیڑیا ہے اور بھیڑیا کیا ہے؟[3]

۲۳۹۔ حضرت زیاد حارثی فرماتے ہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک شخص نے

۱۔ اگر جوتے پاک ہوں تو ان میں نماز جائز ہے البتہ اُس دور میں مسجد کا فرش آج کل کی طرح نہ تھا وہاں ریت تھی۔ آج کل دریاں اور قالین بچھے ہوئے ہوتے ہیں لہٰذا اب جوتا اتارنا چاہیے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے ذہنوں میں یہ تصور پیدا نہ ہو کہ صرف جمعہ کا روزہ فضیلت کا باعث ہے لہٰذا دوسرا دن ساتھ ملا لو۔ یہ بھی کہا گیا کہ اس دن جمعہ کی تیاری کی وجہ سے روزہ نہ رکھا جائے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور بھی جانتے تھے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں' دوسری بات یہ ہے کہ آپ کو ایسی باتوں کا علم ہو جاتا تھا جن باتوں کا دوسروں کو علم نہیں ہوتا تھا۔ ۱۲ ہزاروی۔

آپ سے کہا: آپ لوگوں کو جوتوں میں نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں؟ اس کے بعد پہلی حدیث کی طرح ہے اور یہ ''آپ نے سلام پھیرا اور نعلین پہنے ہوئے تھے'' تک ہے' اس کے بعد کے الفاظ مذکور نہیں۔

۲۴۰۔ حضرت ابوالاوبر فرماتے ہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک شخص نے ان سے عرض کیا آپ لوگوں کو جوتے پہن کر نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہیں؟ اس کے بعد نعلین کا واقعہ ذکر کیا اسی طرح جمعہ کے دن روزہ رکھنے کا بھی ذکر کیا لیکن اس کے بعد کا حصہ ذکر نہیں کیا۔

رسول اکرم ﷺ کی وہ احادیث مبارکہ جو ابن ابی نُعم' ابوالاحوص' ابو عیاض' عمرو بن میمون' ابو رُزین' کُلیب جرمی اور ابوالجہم وغیرہ (رحمہم اللہ) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں.

۲۴۱۔ حضرت ابوالجہم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم ﷺ کے پاس تھا کہ ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سونے کے دو کنگن (یعنی ان کا حکم کیا ہے)؟
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگ کے دو کنگن ہیں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! سونے کی دو بالیاں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جہنم کی دو بالیاں ہیں۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عورت جب اپنے خاوند کے پاس زینت اختیار نہ کرے تو اس کے ہاں اس (عورت) کی قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے۔
فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (عورتوں) کو کس نے منع کیا کہ تم چاندی کی دو بالیاں بناؤ اور اس پر عبیر (زرد رنگ کی بوٹی) یا زعفران کا رنگ چڑھا کر زرد کر لو۔ پس وہ سونے کی طرح ہو جائیں گی۔[1]

۲۴۲۔ حضرت ابن ابی نُعم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے

۱۔ عورتوں کیلئے سونا منع نہیں البتہ ان کو اس طرف متوجہ کیا کہ اس کی زکوٰۃ بھی دینا پڑے گی ورنہ یہ جہنم کا زیور ہوگا' کم قیمت زیور پہن لیں تا کہ یہ پریشانی نہ ہو۔ ۱۲ ہزاروی۔

ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائے حالانکہ وہ اس الزام سے بری ہے تو اس (الزام لگانے والے) کو حد لگائی جائے مگر یہ کہ وہ (غلام) ایسا ہو جس طرح اس (دوسرے) نے کہا۔''

۲۴۳۔ حضرت ابن ابی نُعم' حضرت ابوہریرہ ﷺ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائے اور وہ اس سے بری ہو تو اس کو قیامت کے دن حد لگائی جائے گی۔''

۲۴۴۔ حضرت ابوعیاض' حضرت ابوہریرہ ﷺ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر روزانہ صدقہ (لازم) ہے۔''

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ!

''کون اس بات کی طاقت رکھتا ہے؟''

آپ نے فرمایا: ''تم راستے سے اذیت ناک چیز کو ہٹاؤ' یہ صدقہ ہے۔ کسی مسلمان آدمی کو راستہ دکھاؤ' یہ بھی صدقہ ہے۔ کسی مسلمان مرد (یا عورت) کی بیمار پرسی کرو' یہ بھی صدقہ ہے' اُس (مسلمان) کے جنازے کے پیچھے چلو' یہ بھی صدقہ ہے۔ مسلمان مرد کو سلام کا جواب دو' یہ بھی صدقہ ہے۔''

۲۴۵۔ حضرت محمد بن فُضیلبن غزوان اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا: کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا راستے سے اذیت ناک چیز کو ہٹانا صدقہ ہے، مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے' مسلمان کو سلام کا جواب دینا صدقہ ہے۔[1]

۲۴۶۔ حضرت ابوعیاض' حضرت ابوہریرہ ﷺ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

''بے شک میں انسان ہوں مجھے بھی غصہ آتا ہے جس طرح کسی (دوسرے) انسان کو غصہ آتا ہے اور میں بھی لعنت کرتا ہوں جس طرح کوئی انسان لعنت بھیجتا ہے پس میں جس

۱۔ اسلام ایک رحمت بھرا دین ہے اس میں جہاں دولت مندوں کیلئے ثواب کے راستے کھولے گئے ہیں وہاں غرباء کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

بندے کو بلاوجہ بُرا کہوں یا اس پر لعنت بھیجوں تو (اے اللہ!) تو اسے اس کے لئے رحمت بنا دے۔"[1]

۲۴۷۔ حضرت ابو عیاض، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا، ہاتھ کا زنا پکڑنا، پاؤں کا زنا چلنا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے جو وہاں پایا گیا یا اس کو جھٹلاتی ہے (زنا کرے تو تصدیق ورنہ تکذیب)۔"

۲۴۸۔ حضرت ابو عیاض، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "نبوت سے صرف سچے خواب رہ گئے ہیں اور وہ (سچا خواب) نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے" (نبوت تو ختم ہوگئی، فیضان مراد ہے)۔

۲۴۹۔ حضرت ابو عیاض، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جو شخص کسی جنازے کے پیچھے جائے اور اسے دفن کرنے سے پہلے واپس آ جائے تو اس کیلئے ایک قیراط ہے اور اگر اس کے ساتھ جائے یہاں تک کہ اس کو دفن کر دیا جائے تو اس کیلئے دو قیراط ہیں۔ ان میں سے چھوٹا قیراط اُحد پہاڑ کی مثل ہے۔"[2]

۲۵۰۔ حضرت ابوالحکم البجلی فرماتے ہیں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ پچھنہ لگوا رہے تھے انہوں نے فرمایا اے ابوالحکم! تم بھی پچھنہ لگواؤ! میں نے کہا کہ میں نے کبھی پچھنہ نہیں لگوایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو بتایا کہ لوگ جو دوائیاں استعمال کرتے ہیں ان میں سے پچھنہ لگانے کا نفع سب سے زیادہ ہے۔[3]

۱۔ یہ آپ کی عالمین کیلئے رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ان الفاظ کو جو غصے کی حالت میں نکلیں، امت کیلئے رحمت بنا دیتا ہے کیونکہ آپ نے اس کیلئے دعا فرمائی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ چونکہ دفن کرنے میں معاونت کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے ترغیب دی ورنہ مجبوری کے تحت واپس آنے میں میں کوئی حرج نہیں جب کہ ساتھ جانے والے کچھ لوگ ہوں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ کیونکہ اس کے ذریعے جسم کے اندر سے گندا خون نکل جاتا ہے اور بیماریوں کا راستہ مسدود ہو جاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۵۱۔ حضرت عمرو بن میمون' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں عرش کے نیچے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ وہ ''لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ'' کے الفاظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے اپنے آپ کو (میرے سامنے) جھکا دیا اور وہ محفوظ ہو گیا۔''

۲۵۲۔ حضرت عمرو بن میمون' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص ایمان کی مٹھاس حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ بندوں سے صرف اللہ کے لئے محبت کرے۔''

۲۵۳۔ حضرت ابوالمعارک الھجیمی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کھڑے ہو کر پینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کی اونٹنی عضباء کی لگام پکڑے ہوئے کھڑا تھا۔ آپ اس کی پیٹھ پر سوار تھے اور میرے پاؤں اس کی پنڈلی کے باریک حصے سے کچھ اوپر تھے' آپ نے پانی طلب فرما کر نوش فرمایا پھر فلاں فلاں کو دیا اور وہ دونوں آپ کی دائیں جانب تھے اور آپ نے مجھے یہ مقام نہ دیا۔ پس اگر تم میرے بعد ترجیح دیکھو تو اس کا انکار نہ کرنا۔[1]

حضرت ابوالمعارک کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا: جس شخص پر قرض ہو اور وہ خوشحال ہو جائے لیکن قرض ادا نہ کرے تو وہ حرام کھانے کی طرح ہے۔[2]

۲۵۴۔ حضرت سالم بن ابی الجعد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جنت (کی اشیاء) میں سے دنیا میں صرف یہ چیزیں رہ گئی ہیں۔

۱۔ حجر اسود

۱۔ مطلب یہ کہ چونکہ وہ دونوں دائیں طرف تھے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ترجیح دی نیز اس حدیث میں کھڑے ہو کر پینے کا ذکر نہیں شاید جانور پر سوار ہونے کو کھڑا ہونا قرار دیا بہرحال ضرورت کے وقت کھڑے ہو کر پینا جائز ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ قرض کی ادائیگی فوری طور پر کرنے کی ترغیب ہے کیونکہ قرض لینا اور پھر طاقت کے باوجود اُسے واپس نہ کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ عجوہ کھجور کے درخت [۱]

۳۔ اور جنت کا حوض جس سے ہر دن نہر فرات میں تین مرتبہ گرتا ہے۔"

ایک شخص نے پوچھا: کیا آپ نے یہ بات رسولِ اکرم ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا: اگر میں نے سنا نہ ہوتا تو اس پر کیسے عمل کرتا! دوبارہ سوال کیا تو آپ نے یہی جواب دیا۔

۲۵۵۔ حضرت ابورزین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرے جوتے میں نہ چلے حتی کہ اس کو ٹھیک کر لے۔[۲] اور جب تم میں سے کسی ایک کے برتن کو کتا چاٹے تو اس کو سات مرتبہ دھوئے۔[۳]

۲۵۶۔ حضرت ابورزین فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ عراق میں اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مار رہے تھے اور فرماتے تھے اے اہل عراق! تمہارا خیال یہ ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہوں تاکہ تمہارے لئے خوشگوار ہو اور مجھے گناہ ہو' میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا۔

آپ فرماتے تھے: جب تم میں سے کسی ایک کے برتن کو کتا چاٹ لے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کو سات مرتبہ دھوئے اور جب تم میں سے کسی ایک کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو دوسرے (جوتے) میں نہ چلے جب تک اس کو ٹھیک نہ کرے۔

۲۵۷۔ حضرت ابوالاحوص' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "آدمی کی باجماعت نماز پچیس تنہا نمازوں سے افضل ہے۔"

۲۵۸۔ حضرت ابوالاحوص' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں

۱۔ شاہ فہد نے انہیں کٹوا کر جلا دیا تھا۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ ایک جوتا پہن کر چلنا معیوب لگتا ہے اور اس طرح چلنے سے دوسری خرابی یہ پیدا ہوتی ہے کہ ایک پاؤں پر زمین کے گرم سرد اثرات مرتب ہوتے ہیں جب کہ دوسرا پاؤں محفوظ رہتا ہے اس طرح بیک وقت دو قسم کا اثر ہوتا ہے جو کہ نقصان کا باعث ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ شروع شروع میں جب کتوں کو ختم کرنے کا حکم دیا تو سات مرتبہ دھونے کا حکم دیا تاکہ لوگ کتوں سے دور رہیں اس کے بعد تین بار دھونے کا حکم دیا لہٰذا تین بار دھونا کافی ہے۔۱۲ ہزاروی۔

آپ نے فرمایا: ''آدمی کی باجماعت نماز تنہا نماز سے پچیس درجات زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔''

۲۵۹۔ حضرت ابوالاحوص' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۰۔ حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (واقعی) مجھے ہی دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔''

(وہ فرماتے ہیں) میرے والد فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی اور کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔ انہوں نے پوچھا: کیا تم نے یہ حدیث حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بیان کی ہے؟ میں نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم اور انہوں نے ان کے چلنے کی کیفیت بتائی اور فرمایا: وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔[1]

۲۶۱۔ حضرت عاصم بن کلیب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا' فرماتے ہیں: میں کوفہ کی مسجد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا: آپ یہ بات کہتے ہیں کہ آپ حضرت عیسیٰ بن مریم کے ساتھ نماز پڑھیں گے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ عنقریب تم مجھے ناپسند کرو گے لیکن یہ بات مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی بات (حدیث) کو بیان کرنے سے نہیں روکے گی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو سچے ہیں اور آپ کی صداقت مسلمہ ہے' نے ہم سے بیان کیا کہ دجال لوگوں کی ایک جماعت میں مشرق کی طرف سے نکلے گا اور چالیس دنوں میں تمام مقامات میں پہنچے گا وہ مسلمانوں کو بہت رسوا کرے گا اور اس وقت مسلمان سخت قحط میں مبتلا ہوں گے' اس دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے اور لوگوں کو نماز پڑھائیں گے جب آپ رکوع سے سر اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے گا۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میرا یہ قول کہ ''یہ حق ہے'' تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۔ یعنی انہوں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھا تو اس سے ان کو معلوم ہو گیا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ ۱۲ ہزاروی۔

فرمایا ''یہ حق ہے'' اور میرا یہ کہنا کہ مجھے امید ہے کہ میں اس کو پاؤں گا تو شاید میں اس کو پا لوں جس طرح تم میرے بالوں کی سفیدی، جلد کی نرمی اور میری ولادت کے قدیم ہونے (یعنی زیادہ مدت) کو دیکھتے ہو پس اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے تو ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو پا لوں اور ان کے ساتھ نماز پڑھوں۔[1]

تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور ان کو اس بات کی خبر دو جو ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے تمہیں خبر دی۔ اس شخص نے پوچھا یہ کہاں سے ہوگا؟ (راوی فرماتے ہیں) انہوں نے مسجد سے کنکریاں اٹھائیں اور فرمایا: یہاں سے۔ اس نے دوبارہ سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں کہوں کوفہ کی مسجد سے؟ وہ زمین سے نکلے گا اس سے پہلے کہ اس (زمین) میں تبدیلی آئے اللہ تعالیٰ اسے جہاں چاہے گا رکھے گا۔

۲۶۲۔ حضرت عاصم بن کلیب فرماتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان جو آگ جلاتا ہے وہ جہنم کی آگ کی سترویں جز ہے۔''

صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کافی ہے۔[2]

فرمایا ''یہ انہتر (۶۹) اَجزاء بڑھا دی گئی ہے۔''

۲۶۳۔ حضرت کلیب فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اپنی حدیث کا آغاز کرتے ہوئے فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے گا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے گا۔''

اس کے بعد فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ نیک آدمی کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے (فیضان نبوت ہے، نبوت نہیں ہے)۔

۲۶۴۔ حضرت کلیب فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس خطبے میں کلمہ شہادت نہ ہو وہ کوڑھی ہاتھ کی طرح ہے۔''

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے امکان بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کیلئے یہ بات بعید نہیں کہ کسی شخص کو لمبی عمر عطا کرے اور وہ دجال کے زمانے کو پا لے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ مطلب یہ کہ انسان اس کو برداشت نہیں کر سکتا اور سزا کیلئے تو یہ بھی کافی ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۶۵۔ حضرت کمیل بن زیاد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے (کھجور کے) باغ میں چل رہا تھا تو آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! زیادہ مال جمع کرنے والے ہلاک ہو گئے مگر جو اس طرح اپنے سامنے' دائیں اور بائیں خرچ کرے۔[1]

پھر کچھ دیر چلنے کے بعد فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا میں جنت کے خزانوں میں سے کسی خزانے پر تمہاری راہنمائی کروں؟ فرمایا: وہ "لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ ولا ملجأ من اللّٰہ الا الیہ" کے الفاظ ہیں۔ "نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے پناہ بھی صرف اسی کے ہاں ہے"۔

پھر کچھ دیر چلنے کے بعد فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں پر اللہ کا اور اللہ پر لوگوں کا حق کیا ہے؟ (پھر خود فرمایا) اللہ کا لوگوں پر حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور لوگوں کا اللہ (کے ذمۂ کرم) پر حق یہ ہے کہ جب وہ ایسا کریں تو وہ ان کو عذاب نہ دے۔

۲۶۶۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت کمیل بن زیاد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۷۔ حضرت کمیل بن زیاد' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں چل رہا تھا تو آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! زیادہ مال جمع کرنے والے ہلاک ہو گئے بے شک زیادہ مال والے نچلے درجہ میں چلے گئے مگر جو اس طرح کرے یعنی اپنے سامنے' اپنی دائیں جانب اور اپنی بائیں طرف خرچ کرے۔ اس کے بعد پہلی حدیث کی مثل ہے۔

۲۶۸۔ بنومخزوم کے آزاد کردہ غلام حضرت زیاد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

کسریٰ ہلاک ہوا پس اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں، قیصر ہلاک ہوا اور اس کے بعد کوئی قیصر

۱۔ مال جمع کرنا مطلقاً منع یا باعثِ ہلاکت نہیں بلکہ اس سے راہِ خداوندی میں نہ خرچ کرے تو یہ باعثِ ہلاکت ہے۔ اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تم ان دونوں کے خزانے ضرور بضرور اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔[1]

۲۶۹۔ حضرت وکیع نے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۲۷۰۔ حضرت ابو خالد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ نے فجر کی نماز اختصار کے ساتھ پڑھی۔ (راوی) فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! کیا رسول اللہ ﷺ کی نماز اس طرح ہوتی تھی؟ فرمایا: ہاں اور اس سے بھی مختصر تھی۔[2]

۲۷۱۔ حضرت سعید بن کثیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے لڑوں حتی کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ اس طرح کر لیں تو انکے خون اور مال محفوظ ہو گئے البتہ ان کے حقوق باقی ہیں اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔''[3]

۲۷۲۔ حضرت ابو المطوّس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

''جو شخص ماہ رمضان میں (شرعی) رخصت کے بغیر روزہ چھوڑ دے تو زمانہ بھر کے روزے اُسے کفایت نہیں کرتے اگر چہ وہ یہ روزے رکھے۔''

۲۷۳۔ حضرت ابو المطوّس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بیماری اور رخصت کے بغیر (روزہ چھوڑے)''

۱۔ یہ غیب کی خبر ہے کیونکہ جو خبر عقل یا حواس سے معلوم نہ ہو سکے وہ غیب کی ہوتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو غیب کی خبروں پر مطلع فرمایا۔ اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سرکار دو عالم ﷺ تنہا نماز (نفل) پڑھتے تو طویل نماز پڑھتے تھے اور جب صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے تو پیچھے کھڑے کمزور لوگوں اور خواتین کا خیال رکھتے جن کے بچوں کے رونے کی آواز آتی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ یعنی جہاد کفار سے ہے، کلمہ گو سے نہیں نیز مسلمان ہونے کے بعد گناہ کا مرتکب ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا البتہ حدود و قصاص کا نفاذ حکمرانوں کی ذمہ داری ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۷۴۔ حضرت ابو المطوّس یا ابن المطوّس یا مطوّس اپنے والد سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کے بغیر رمضان شریف کا ایک روزہ بھی چھوڑے، زمانے بھر کے روزوں سے اس کی ادائیگی نہیں ہوتی۔''[۱]

۱۔ شرعی رخصت حیض، نفاس، کوئی دوسری بیماری، سفر، عورت کا حاملہ ہونا یا دودھ پلانے والی ہونا ہے اور ادائیگی نہ ہونے کا مطلب رمضان المبارک والا ثواب نہ ملنا ہے ورنہ قضاء سے انسان بری الذمہ ہو جاتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

بصریوں کی باقی روایات

جو انہوں نے بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں

۲۷۵۔ حضرت حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا فرض نماز کے بعد کونسی نماز افضل ہے؟ اور ماہ رمضان کے روزوں کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل نماز آدمی کا رات کے درمیان نماز پڑھنا ہے اور ماہ رمضان کے بعد افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔

۲۷۶۔ حضرت حمید بن عبدالرحمٰن حمیری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے اور ماہ رمضان المبارک کے بعد افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔''

۲۷۷۔ حضرت عبداللہ ابن رباح فرماتے ہیں ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہم میں سے ہر شخص ایک دن سب کے کھانے کا انتظام کرتا تھا جس دن میری باری تھی، سب لوگ میرے پاس جمع ہوئے۔ ابھی ان کے لئے کھانا تیار نہ ہوا تھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں فتح مکہ کے موقعہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوہریرہ! انصار کو بلاؤ۔ میں ان کو بلا لایا تو وہ قدرے تیز رفتار سے آئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے انصار کے گروہ! کیا تم

قریش کے بدمعاشوں کو دیکھتے ہو؟ کل جب ان سے مقابلہ ہو تو ان کو اچھی طرح کاٹ دو۔ حضرت حماد (راوی) نے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر اشارہ کیا پھر ہم صفا پر ملیں گے پھر رسول اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر کے دائیں پہلو پر مقرر کیا اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو بائیں پہلو پر مقرر فرمایا۔ فرماتے ہیں: حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو پیدل دستے پر مقرر فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دوسرا دن ہوا تو ہم ان کے مقابل ہوئے اور ان میں سے جو بھی سامنے آیا اس کو موت کی نیند سُلا دیا۔

فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کو فتح حاصل ہوئی حتی کہ آپ صفا پر چڑھ گئے۔ انصار آئے اور صفا پر رسول اکرم ﷺ کے گرد بیٹھ گئے۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ قریش کی جماعت کو بالکل ختم کر دیں گے؟ آج کے بعد قریش باقی نہیں رہیں گے؟ پس رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں داخل ہو جائے اسے امن ہے۔ جو آدمی ہتھیار ڈال دے اسے امن ہے۔ جو ابوسفیان کے گھر میں جو داخل ہو جائے اسے بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کر دے اسے بھی امن ہے۔

انصار نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو اپنی قوم پر ترس آ گیا اور اپنے شہر کی طرف رغبت ہو گئی ہے۔ اس دوران رسول اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوئی جب وحی کی حالت ختم ہو گئی تو آپ نے فرمایا: اے انصار کے گروہ! کیا تم لوگوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) کو اپنی قوم پر رحم آ گیا ہے اور اپنی بستی کی طرف رغبت پیدا ہو گئی؟ اس وقت میرا نام کیا ہو گا۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ زندگی تمہارے ساتھ اور موت بھی تمہارے ساتھ ہے۔

انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لالچ میں یہ بات کہی ہے۔ فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے اور عذر قبول کرتے ہیں۔[1]

۱۔ حضور ﷺ کی محبت میں یہ بات کہی کہ کہیں حضور ﷺ ہمیں چھوڑ کر قریش کی طرف مکمل طور پر متوجہ نہ ہو جائیں، حضور ﷺ پر اعتراض کرنا مقصود نہ تھا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۷۸۔ سلیمان بن مغیرہ اس حدیث میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں پر مقرر کیا جن پر زرہیں نہ تھی، مراد پیدل دستہ ہے۔

۲۷۹۔ حضرت سعد بن ھشام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''کتے، گدھے اور عورت (کے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے (یعنی ٹوٹنے کا خطرہ ہوتا ہے)۔''[1]

۲۸۰۔ حضرت زارہ بن اوفی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''(رحمت کے) فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔''[2]

۱۔ مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے لہٰذا نماز ٹوٹنے کا خطرہ ہوتا ہے ورنہ کسی کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ چونکہ مسلمانوں کے قافلے رات کو چلتے تھے اور گھنٹی کی آواز دشمن کو متوجہ کر سکتی تھی یا یہ کہ یہ مزامیر کی آواز ہے۔۱۲ ہزاروی۔

بعض کوفی راویوں کی روایات

۲۸۱۔ حضرت شعبی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''سواری پر اس کے نفقہ کے بدلے سواری کی جا سکتی ہے جب وہ رہن رکھی گئی ہو اور (جانور کے) تھنوں کا دودھ بھی پیا جا سکتا ہے جب وہ جانور رہن رکھا گیا ہو اور جو شخص سوار ہو اور دودھ پیے اس پر اس (جانور) کا نفقہ ہوگا۔''

۲۸۲۔ حضرت ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رہن رکھے ہوئے جانور پر سواری کی جا سکتی ہے اور اس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے۔[1]

۲۸۳۔ حضرت ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میرے صفی اور میرے خلیل ابوالقاسم حجرۂ مبارکہ والے ﷺ نے فرمایا: ''رحمت صرف بدبخت (کے دل) سے نکالی جاتی ہے۔''

۲۸۴۔ حضرت جابر، ابن اُبی سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمیں صادق و مصدوق ابوالقاسم ﷺ نے خبر دی۔ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے دو بکریوں کے درمیان فیصلہ ہوگا۔ ایک سینگ والی اور دوسری بغیر سینگ کے۔''[2]

۲۸۵۔ حضرت اغرّ ابومسلم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے

۱۔ جو چیز رہن (گروی) رکھی جائے اس سے وہ شخص نفع نہیں اٹھا سکتا جس کے پاس رہن رکھی گئی البتہ جب جانور کو چارہ دے گا تو اس پر سواری کر سکتا ہے اور دودھ بھی استعمال کر سکتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ جانور احکامِ شریعت کے مکلف نہیں۔ اس سے انسانوں کو تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ جب جانور ایک دوسرے پر زیادتی کریں تو بدلہ ہو سکتا ہے تو انسان جس کو شعور و عقل دی گئی ان کے درمیان کس طرح فیصلہ نہ ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی۔

ہیں آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کبریائی میری چادر ہے اور عزت میری ازار (چادر) ہے پس جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں مجھ سے جھگڑا کرے گا' میں اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔''[1]

۲۸۶۔ حضرت ابو ھُبَیرہ (یحییٰ بن عبّاد)' حضرت ابوہریرہ ﷛ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''ماموں وارث ہے۔''[2]

۲۸۷۔ حضرت جُلاس روایت کرتے ہیں کہ مروان بن حکم کا حضرت ابوہریرہ ﷛ کے پاس سے گزر ہوا اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے۔ اس نے کہا: اے ابو ہریرہ! کچھ حدیث بیان کرو۔ حضرت ابوہریرہ ﷛ نے فرمایا: اے مروان! ہمیں اپنے آپ سے دور رہنے دو۔ راوی فرماتے ہیں وہ پھر آیا اور کہنے لگا آپ نے رسول اکرم ﷺ سے جنازے کے بارے میں کس طرح سنا ہے؟

آپ نے فرمایا: تمہاری اس گفتگو کے بعد (میں بیان کروں)؟ اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: حضور ﷺ اس طرح فرماتے تھے:

اللّٰھم انت خلقتھا و انت قبضت روحھا و انت ھدیتھا للاسلام و انت تعلم سرھا و علانیتھا جئنا شفعاء فاغفر لھا.

یااللہ! تو نے اس کو پیدا کیا اور یہ تیرے ہی قبضہ میں ہے' تو نے اس کی روح کو قبضہ میں کیا 'تو نے اس کو اسلام کی ہدایت دی اور تُو اس کے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے ہم سفارشی بن کر آئے ہیں پس تو اس کو بخش دے۔

۲۸۸۔ حضرت ابو عیاض' حضرت ابوہریرہ ﷛ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''تمہاری یہ آگ جہنم کے ستر اجزاء میں سے ایک جز ہے اگر اس کو پانی سے سات مرتبہ دھویا گیا نہ ہوتا تو انسان اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتا۔''

۲۸۹۔ حضرت ابو عیاض' حضرت ابوہریرہ ﷛ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے

۱۔ تکبر کرنے اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اپنے معزز ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کی مذمّت کی گئی۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یہ اُس صورت میں ہے جب کوئی دوسرا وارث نہ ہو۔۱۲ ہزاروی

ہیں۔آپ نے فرمایا: ''انسان (کے جسم) کی ہر چیز گل سڑ جائے گی سوائے ریڑھ کی ہڈی کے اس سے اس کی (دوبارہ) ترکیب ہوگی۔''

۲۹۰۔ حضرت ابوعیاض حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر روزانہ صدقہ (لازم) ہے۔''

صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟

آپ نے فرمایا: ''تم کسی مسلمان کو راستہ دکھاؤ یہ صدقہ ہے۔مسلمان کو سلام کا جواب دینا صدقہ ہے۔نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔''

۲۹۱۔ حضرت زیاد جو بنومخزوم کے آزاد کردہ غلام ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا: ''ہم (نبوت کے اعتبار سے) سب سے پچھلے اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔میری امت کا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ ستر ہزار افراد ہوں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہوگا۔ان میں سے ہر مرد کی صورت چودھویں کے چاند کی صورت جیسی ہوگی پھر وہ لوگ جوان سے ملے ہوں گے گویا وہ آسمان کا سب سے زیادہ چمکدار ستارہ ہے پھر اس کے بعد وہ درجہ بدرجہ ہوں گے۔''

۲۹۲۔ ابن ابی خالد اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

جعدہ کے آزاد کردہ غلام ابو یحییٰ' ابو السُّدّیِ' کعب بن زیاد اور ابو مُدِلّہ وغیرہ (رحمہم اللہ) کی روایات

۲۹۳۔ حضرت ابو یحییٰ (حضرت جعدہ کے غلام) فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ فلاں عورت رات کو نماز پڑھتی اور دن کو روزہ رکھتی ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو زبان درازی کے ذریعے اذیت پہنچاتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گی اور آپ سے عرض کیا گیا کہ فلاں عورت فرض نماز پڑھتی ہے اور ماہ رمضان کے روزے رکھتی ہے اور پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے' اس کے پاس اس کے علاوہ کچھ نہیں لیکن وہ کسی کو اذیت نہیں پہنچاتی۔ آپ نے فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔[1]

۲۹۴۔ حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! فلاں عورت رات کے وقت نماز پڑھتی ہے۔ (مصنف فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابو اسامہ کے سامنے یہ حدیث پڑھی جس طرح ہم سے جریر نے بیان کی تھی تو ابو اسامہ نے اسے صحیح قرار دیا اور فرمایا: ہاں! (اسی طرح ہے)۔

۲۹۵۔ حضرت ابن عمرو بن حُریث اپنے باپ سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے تو کسی چیز

۱۔ اس حدیث میں حقوق العباد اور مخلوق خداوندی پر رحم و کرم کی ترغیب دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اگر نفلی عبادات کم بھی ہوں تب بھی وہ جنت میں جائے گا بشرطیکہ مخلوق پر رحم کرے ورنہ زیادہ عبادات کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ ۱۲ ہزاروی۔

کے سامنے پڑھے جو (گزرنے والوں کے لئے) پردہ (آڑ) بنے اگر کوئی چیز نہ پائے تو لکیر کھینچ لے پھر جو بھی اس کے سامنے سے گزرے گا اس کو کوئی ضرر نہ ہو گا۔

۲۹۶۔ حضرت سُدّی اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''بے شک وہ (میت) ان (لوگوں) کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ اس سے پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں۔''

۲۹۷۔ حضرت کعب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا: ''مجھ پر درود بھیجو بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوٰۃ ہے اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وسیلہ کے بارے میں پوچھا گیا یا آپ نے خود صحابہ کرام کو بتایا کہ وہ جنت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے اور اس تک صرف ایک شخص پہنچے گا، مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔

۲۹۸۔ حضرت کعب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جب امام ولا الضالین کہے تو وہ (مقتدی) آمین کہے پس جب زمین والوں کا آمین کہنا فرشتوں یعنی آسمان والوں کی آمین کے موافق ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کے گذشتہ گناہ معاف کر دیتا ہے اور جو شخص آمین نہیں کہتا اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے ساتھ مل کر جہاد کرے پس وہ قرعہ اندازی کریں اور اس کے حصے سے پہلے ان کا حصہ نکل آئے اور وہ کہے کیا وجہ ہے میرا حصہ نہیں نکلا؟ تو کہا جائے گا تو نے آمین نہیں کہی۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب امام ولا الضالین کہے تو وہ (مقتدی) بلند آواز سے آمین کہے۔[1]

۲۹۹۔ حضرت کعب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے:

۱۔ آمین کے بارے میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ آہستہ کہے یا بلند آواز سے۔ دونوں طرف کے لوگ دلائل دیتے ہیں۔ احناف کے نزدیک آمین بلند آواز سے نہیں بلکہ آہستہ کہی جائے۔ ۱۲ ہزاروی۔

اللّٰھم انی اعوذ بك من الجوع فانّہ بئس الضجیع و اعوذ بك من الخیانة فانھا بئست البطانة (یا فرمایا) العلامة.

''یااللہ! میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں یہ بُرا ساتھی ہے اور میں خیانت سے تیری پناہ چاہتا ہوں یہ بُرا رازدار ہے یا فرمایا بُری علامت ہے۔''

۳۰۰۔ حضرت ابو المدلہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے؟ فرمایا: ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس پر کستوری کا لیپ کیا گیا ہے (یعنی اس کا گارا کستوری ہے) 'اس کی مٹی زعفران اور اس کی کنکریاں موتی ہیں جو اس میں داخل ہوگا وہ ناز و نعمت میں ہو گا' مایوس نہیں ہوگا' اس کے کپڑے پھٹیں گے نہ میلے ہوں گے۔

۳۰۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین (قسم کے) لوگ وہ ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی:

ا۔ روزہ دار جب روزہ افطار کرتا ہے۔

۲۔ انصاف کرنے والا حکمران۔

۳۔ مظلوم کی دعا۔

اللہ تعالیٰ اس دعا کو بادلوں سے اوپر اٹھاتا ہے اور اس کیلئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے میری عزت کی قسم! میں تمہاری مدد ضرور کروں گا اگرچہ ایک عرصہ کے بعد ہو۔

۳۰۲۔ حضرت ابو المدلہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل آخرت میں ہوتے ہیں اور جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور اپنے گھر والوں اور اولاد سے ملتے ہیں تو یہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر تم مجھ سے جدا ہونے کے بعد اسی حالت میں ہو جس طرح میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے اپنی ہتھیلیوں کے ساتھ تم سے مصافحہ کریں اور تمہارے گھروں میں تمہاری زیارت کریں اور اگر تم سے گناہ سرزد نہ ہو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لے آئے گا جو گناہ کے مرتکب

ہوں گے پس ان کو بخش دیا جائے گا۔[1]

(حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتایئے کہ مخلوق کس سے پیدا کی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: پانی سے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جنت کے بارے میں بتایئے کہ وہ کس سے بنائی گئی ہے؟ اس کے بعد حضرت ابوہریرہ ﷺ نے عیسیٰ بن یونس کی حدیث (نمبر ۳۰۰) کی طرح آخر تک بیان کیا اور فرمایا: مسک سے مراد اذفر (ایک بوٹی کا نام) ہے اس میں موتی اور یاقوت ہوں گے اور فرمایا: انصاف کرنے والے حکمران کی دعوت رد نہیں کی جاتی۔

۳۰۳۔ حضرت ابوالمدلہ' حضرت ابوہریرہ ﷺ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''عادل حکمران کی دعا رد نہیں ہوتی[2]''۔

۳۰۴۔ حضرت ابوالمدلہ' حضرت ابوہریرہ ﷺ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی''۔

۳۰۵۔ حضرت زیاد' حضرت ابوہریرہ ﷺ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

''مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے لڑوں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) پڑھیں''۔

۳۰۶۔ حضرت زیاد' حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: مہمان نوازی کا حق تین دن ہے اس سے زائد صدقہ ہے اور مہمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ اس کے بعد ٹھہرا رہے یہاں تک کہ گھر والے کو تکلیف میں مبتلا کرے اور میں نے آپ سے سنا' آپ نے فرمایا: جو شخص جو بھی دعا مانگتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اسے وہ (مانگی ہوئی چیز) فوراً مل جاتی ہے یا جس قدر دعا مانگی ہے اس کی مثل گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں جب تک گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے یا جلدی نہ کرے۔

۱۔ اس میں گناہ کی ترغیب نہیں بلکہ یہ بات بتائی کہ انسان سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔ معصوم انبیاء کرام اور فرشتے ہیں لہٰذا اس حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے غفور و رحیم ہونے کا بیان ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ چونکہ حکمران طاقت کا مالک ہوتا ہے اگر وہ انصاف نہ کرے تو رعایا اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی لہٰذا اس کا انصاف کرنا اختیاری ہوتا ہے کسی مجبوری کے تحت نہیں ہوتا اور یہ قابل تحسین بات ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جلدی کس طرح کرے گا؟ فرمایا: وہ یوں کہے اے میرے رب! میں نے دعا مانگی پس تو نے قبول نہ کی یا مجھے کچھ فائدہ نہ ہوا۔

۳۰۷۔ حضرت ابو کباش فرماتے ہیں: میں مدینہ طیبہ میں بکریاں لایا جو ایک سال سے کم عمر کی تھیں اور وہ میرے لئے نقصان کا باعث ہو گئیں۔ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور یہ بات بتائی آپ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ بہترین قربانی ہے پس لوگوں نے وہ بکریاں چھین لیں۔[1]

۳۰۸۔ حضرت ابو الربیع' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی دعاؤں میں سے یہ دُعا بھی تھی:

اللّٰھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت و اسرافی ما لا یعلمه غیرك انت المقدم و المو خر لا اله الا انت.

''یا اللہ! میرے لئے میری گذشتہ اور آئندہ لغزشیں معاف کر دے میری باطنی و ظاہری لغزشیں نیز میری وہ زیادتی جس کو تیرے سوا کوئی نہیں جانتا' معاف کر دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

۳۰۹۔ حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں جب لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جدا ہوئے تو اہل شام کے بھائی ناتل (بن قیس بن زید شامی) نے کہا ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اکرم ﷺ سے سنی ہو۔

انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: قیامت کے دن تین آدمیوں کے بارے میں سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا۔ ایک شخص جو شہید ہوا اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا تو وہ پہچان لے گا اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا تو نے اس سلسلے میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں تیرے راستے میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا ہے تو اس لئے لڑا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے اور یہ بات کہی گئی پھر اللہ تعالیٰ حکم دے گا تو اس کو اوندھے منہ

۱۔ بھیڑ کا چھوٹا بچہ موٹا تازہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ بکری کی عمر ایک سال ہونا ضروری ہے۔ ایک صحابی کو حضور ﷺ نے اپنے اختیارات سے اجازت دی باقی کیلئے جائز نہیں ہے۔ ۱۲ ہزاروی

جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ایک اور شخص کو لایا جائے گا جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور اس نے قرآن مجید کی قرأت کی اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا تو وہ پہچان لے گا اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تُو نے اس میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے قرآن مجید سیکھا اور تیرے لئے دوسروں کو سکھایا نیز قرآن مجید کی قرأت کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے اس لئے علم حاصل کیا تاکہ کہا جائے کہ فلاں عالم ہے اور فلاں قاری ہے اور یہ بات کہی گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم دے گا تو اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔ ایک اور شخص کو لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے مال سے عطا کیا اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو نے اس میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا یا اللہ! تجھے جس راستے میں خرچ کرنا پسند ہے میں نے اس میں خرچ کیا اور کوئی راستہ نہیں چھوڑا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا بلکہ تیرا ارادہ یہ تھا کہ لوگ کہیں یہ سخی ہے اور یہ بات کہی گئی پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسے اوندھا کر کے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔[1]

---

[1]۔ اس حدیث میں بتایا گیا کہ اعمالِ صالحہ صرف رضائے الٰہی کی خاطر ہونے چاہئیں، ریاکاری اور شہرت مقصود نہ ہو ورنہ سب کچھ ضائع ہو جائے گا اور محنت بیکار ہو جائے گی۔ ۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ کی وہ احادیث مبارکہ جو اہلِ جزیرہ‘ اہلِ شام اور مصر کے کچھ حضرات نے جن میں یزید بن اصم بھی ہیں‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں

۳۱۰۔ حضرت یزید بن اصم‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”میں نے ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں پس اس کیلئے اقامت کی جائے پھر اپنے کچھ نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ لکڑیوں کے گٹھے جمع کریں پھر ان لوگوں کو جلا دوں جو نماز (باجماعت) میں حاضر نہیں ہوتے۔“

۳۱۱۔ حضرت یزید بن اصم‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”میں نے ارادہ کیا کہ میں اپنے نوجوانوں کو حکم دوں پس وہ لکڑیوں کے گٹھے جمع کریں پھر میں نماز قائم کرنے کا حکم دوں اور وہ کھڑی ہو جائے اس کے بعد میں ان لوگوں پر ان کے گھروں کو جلا دوں جو اذان سن کر (مسجد میں) نہیں آتے۔[1]

راوی فرماتے ہیں حضرت یزید بن اصم سے پوچھا گیا جمعہ کی طرف آنا مراد ہے؟ فرمایا: کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ یا کسی دوسرے دن کا ذکر نہیں سنا۔

۳۱۲۔ ایک اور سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا گیا لیکن اس میں یزید بن اصم کا قول مذکور نہیں۔

۳۱۳۔ حضرت یزید بن اصم‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: ایک نابینا آدمی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا مجھے نماز کیلئے

۱۔ اس حدیث سے نماز باجماعت کی تاکید کا پتہ چلتا ہے‘ گھریا لوگوں کو جلانا مقصود نہیں‘ تنبیہہ مقصود ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

لے جانے والا کوئی نہیں ہے اس نے اس بات کی اجازت چاہی کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لے۔ پس آپ نے اسے اجازت دے دی جب وہ واپس ہوا تو آپ نے اسے بلا کر پوچھا کیا تم اذان کی آواز سُنتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا پھر تم نماز (باجماعت) کیلئے حاضر ہوا کرو۔

۳۱۴۔ حضرت یزید بن اصم، حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا عورت، کتا اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں اور کجاوے کے پچھلے حصے جیسا (سُترہ) نماز کو بچا لیتا ہے[1]۔

۳۱۵۔ حضرت عطا فرماتے ہیں کجاوے کا پچھلا حصہ ایک ہاتھ (شرعی گز یعنی کہنی سے درمیانی انگلی کے سرے تک) کے برابر ہوتا ہے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں ایک ہاتھ اور ایک بالشت۔

۳۱۶۔ حضرت یزید بن اصم، حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا (یعنی وہ ان کی طرف سجدہ کرتے تھے)''۔

۳۱۷۔ حضرت یزید بن اصم، حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''علم اٹھا لیا جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے اور ھرج زیادہ ہو گا۔'' ہم نے عرض کیا: ھرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل۔

حضرت عمر فاروق ﷛ نے جب آپ کا یہ قول سنا کہ ''علم اٹھا لیا جائے گا'' یہ بات حضور ﷺ سے مروی ہے تو انہوں نے فرمایا: علم کو سینوں سے نہیں نکالا جائے گا بلکہ علم کے جانے سے مراد علماء کا دنیا سے چلا جانا ہے[2]۔

۳۱۸۔ حضرت جعفر سے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل مروی ہے اور فرمایا: (علم کے اُٹھ جانے سے مراد) علماء کا فوت ہو جانا ہے۔

۱۔ وضاحت حدیث نمبر ۲۷۹ میں گزر چکی ہے۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی کہ ''علم اٹھ جائے گا'' آج یہی صورت ہے کہ علماء رخصت ہو رہے ہیں اور جہلاء مسندِ تبلیغ پر بیٹھ رہے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۱۹۔ حضرت یزید بن اصم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''لوگ تم سے ضرور بضرور سوال کریں گے حتیٰ کہ کہیں گے یہ اللہ ہے جس نے مخلوق کو پیدا کیا۔ اللہ کو کس نے پیدا کیا؟''

حضرت جعفر فرماتے ہیں مجھ سے میرے بھائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے کہا گویا یہ مرفوع حدیث ہے۔

فرمایا: اگر تم سے یہ سوال کیا جائے تو تم کہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے پہلے ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر چیز کے بعد بھی وہی ہے۔[1]

۳۲۰۔ حضرت یزید بن اصم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: ''مالداری زیادہ سامان سے نہیں ہوتی بلکہ دل کی مالداری اصل مالداری ہے۔''

۳۲۱۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت یزید بن اصم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''زیادہ مال سے مالداری نہیں ہوتی بلکہ دل کی مالداری اصل مالداری ہے۔''

۳۲۲۔ حضرت یزید بن اصم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں

''زمین پر چلنے والا ہر جانور اور پروں سے اڑنے والا ہر پرندہ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا پھر ان میں سے بعض سے بعض کا بدلہ لیا جائے گا حتی کہ سینگوں والی بکریوں سے بغیر سینگوں کے بکری کا بدلہ لیا جائے گا۔ اس وقت کافر کہے گا کاش! میں مٹی ہو جاتا۔''

اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اگر تم چاہو تو یہ آیت کریمہ پڑھو:

وما من دابة فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیه الا امم امثالکم ما فرطنا فی الکتٰب من شیءٍ ثم الیٰ ربھم یحشرون.[2]

''زمین میں چلنے والے جانور اور اپنے پروں سے اڑنے والے پرندے تمہاری مثل جماعتیں ہیں ہم نے کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہیں رکھی پھر وہ اپنے رب کی طرف اٹھائے

۱۔ اس دور میں یہی صورت حال ہے لوگ بے تکے قسم کے سوالات کرتے ہیں حالانکہ ضروری مسائل سیکھنا لازم ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ انعام: ۳۸

جائیں گے۔"

۳۲۳۔ حضرت جعفر بن برقان، حضرت حبیب بن ابی مرزوق سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا اور میرے بندے کیلئے وہ ہے جو اس نے مانگا۔ نصف اس کیلئے ہے اور نصف میرے لئے ہے۔"

جب بندہ الحمد للّٰہ رب العالمین کہتا ہے تو رب فرماتا ہے میرے بندہ نے میری حمد کی ہے جب وہ الرحمن الرحیم کہتا ہے تو رب فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثناء کی ہے۔ جب وہ ایاك نعبد و ایاك نستعین کہتا ہے تو رب فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ جب وہ ایاك نعبد و ایاك نستعین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کیلئے اور میرے بندے کیلئے وہ ہے جس کا اس نے سوال کیا اور جب اھدنا الصراط المستقیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندے کیلئے ہے اور میرے بندے کیلئے وہ کچھ ہے جس کا اس نے سوال کیا ہے۔

فضل بن موسیٰ نے اسی طرح یا اس کی مثل فرمایا ہے۔

۳۲۴۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا شعروں کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے۔"[۱]

ابن عتیق (راوی) نے کہا کہ میں نے یہ بات حضرت یزید بن اصم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۔ اس سے بُرے اشعار مراد ہیں یا یہ کہ آدمی ہروقت شعر و شاعری میں مصروف رہے عبادت اور حقوق العباد سے غافل رہے ورنہ کبھی کبھار اچھے اشعار (نعت شریف) پڑھنا منع نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ کی وہ احادیث جو ابوادریس وغیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں

۳۲۵۔ حضرت ابو ادریس خولانی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی ایک وضو کرے تو شلوار کی آسن پر چھینٹے مارے[1] اور جب استنجے کیلئے ڈھیلا استعمال کرے تو طاق (ڈھیلے) استعمال کرے۔

۳۲۶۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ادریس خولانی سے مروی ہے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۲۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن حُجیرہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو بھلائی کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں چند کلمات کا عطیہ دینا پسند کرتا ہوں تم ان میں رغبت رکھو اور اللہ جو رحمٰن ہے ان کلمات کے ساتھ اس سے سوال کرو اور رات اور دن میں ان کے ساتھ دعا مانگو! وہ کلمات یہ ہیں:

اللهم انی اسألك صحة فی ایمان و ایمانا فی خلق حسن و نجاحاً یتبعه فلاح ورحمة منك و عفوًا و مغفرة منك و رضوانا.

یااللہ! بے شک میں تجھ سے ایمان میں صحت اور اچھی سیرت میں ایمان اور ایسی کامیابی جس کے بعد فلاح اور تیری رحمت' درگزر' بخشش اور رضا ہو' کا سوال کرتا ہوں۔

---

[1] تاکہ وسوسے سے دور ہو جائے جب یہ خیال آیا کہ یہ پیشاب کی وجہ سے تر ہے تو کہے یہ تو پانی ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۲۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن جحیرہ (شاید عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن جحیرہ ہے) اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے کہ جب اس سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرے۔ اس کی چھینک کا جواب دے جب اسے چھینک آئے۔ جب وہ دعوت دے تو اس (کی دعوت) کو قبول کرے۔ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر ہو اور اس کی پیٹھ پیچھے اس کی خیر خواہی کرے۔''

۳۲۹۔ حضرت شداد ابو عمار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کی حفاظت کرے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

النھّاس (راوی) کہتے ہیں: ابو عمارہ کا تعلق شام سے ہے۔

۳۳۰۔ حضرت سلیمان بن موسیٰ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آیتِ تیمّم نازل کی تو مجھے پتہ نہ چل سکا کہ میں کیسے کروں۔ میں رسول اکرم ﷺ کے خانہ اقدس میں حاضر ہوا لیکن آپ موجود نہ تھے بتایا گیا کہ آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے ہیں۔ مجھے اس راستے کا علم ہو گیا جس پر میں آپ کو پا سکتا تھا پس میں آپ کے پیچھے چلا۔ میں نے دیکھا کہ آپ میری حاجت جان چکے ہیں پس آپ کھڑے ہوئے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور ان سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اور اس پر اضافہ نہ کیا میں واپس آ گیا اور میں نے آپ سے سوال نہ کیا۔[1]

۳۳۱۔ حضرت سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

کچھ دیہاتی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس ریت (والے علاقے) میں تین چار ماہ رہتے ہیں اور ہم میں نفاس اور حیض والی عورتیں اور جنبی لوگ ہوتے ہیں اور ہم پانی نہیں پاتے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم زمین کو اختیار

۱۔ رسول اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں پر مطلع فرماتا ہے اس لئے آپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوال کئے بغیر تیمّم کا طریقہ بتایا۔ اگر آپ کو علم نہ ہوتا تو ضرور آنے کی وجہ پوچھتے۔ ۱۲ ہزاروی۔

کرو (یعنی تیمّم کرو)۔

۳۳۲۔ حضرت ابو عثمان مسلم بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ تمہارے سامنے ایسی احادیث بیان کریں گے جو تم نے سنیں نہ تمہارے آباؤ اجداد نے، پس ایسے لوگوں سے بچو۔''

۳۳۳۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی باتوں کو جھوٹ کے ذریعے زینت دیں گے ان کے بارے میں کہا جائے گا کہ یہ تختیوں والے (اصحاب الالواح) ہیں جو ان کے درمیان موتی جڑتے ہیں۔''

۳۳۴۔ حضرت ابو عثمان مسلم بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جو مجھ سے ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے[1] اور جس سے اس کا کوئی مسلمان بھائی مشورہ طلب کرے اور وہ اسے غلط مشورہ دے تو اس نے اس سے خیانت کی اور جو آدمی بغیر تحقیق کے فتویٰ دے تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔''

۳۳۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: ''جو شخص ایسا فتویٰ دے جس کا اُس کو علم نہ ہو تو اس کا گناہ اس پر ہے۔''

۳۳۶۔ حضرت ابو المتوکل، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس تین باتوں کے ساتھ آئے گا اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں داخل کرے گا:

۱۔ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرائے۔

۲۔ (حکمران کی بات) سنے۔

۳۔ اطاعت کرے (بشرطیکہ خلاف شریعت بات نہ ہو)۔

۱۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ حجت ہیں اسی لئے جب کوئی بات حدیث کے طور پر بتائی جائے تو سننے والا اس پر اعتماد کرے گا تو یہ بہت بڑا دھوکہ ہے اس لئے اس جرم کی سزا بھی بہت زیادہ ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۳۷۔ حضرت معاویہ بن مُعتِّب الھذلی سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سناوہ فرماتے تھے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ شفاعت کے بارے میں آپ کے رب نے آپ کو کیا جواب دیا تو آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے ان لوگوں کا لگاتار جنت کے دروازے پر آنے کا غم میرے نزدیک اس سے زیادہ اہم ہے اور میری شفاعت ان لوگوں کیلئے ہے جو اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ان کی زبان دل کی تصدیق کرے اور دل زبان کی (تصدیق کرے)۔

۳۳۸۔ حضرت ابراہیم بن سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں کچھ جماعتوں کو دیکھتا ہوں جو بیڑیوں کے ساتھ جہنم سے جنت کی طرف لے جائے جارہے ہیں۔''[1]

۳۳۹۔ حضرت ابوحازم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' اُنہوں نے ارشادِ خداوندی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس.[2] (تم سب سے بہتر امت ہو جو لوگوں (کی بھلائی) کیلئے پیدا کی گئی) کی تفسیر میں فرمایا ان لوگوں کو زنجیروں میں لایا جائے گا پس وہ اسلام میں داخل ہوں گے۔

۳۴۰۔ بنو ہاشم کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ابو علقمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''تسبیح (سبحان اللہ پڑھنا) میزان کا نصف ہے اور اللہ اکبر پڑھنا آسمانوں اور زمین کو (ثواب سے) بھر دیتا ہے اور لا الٰہ الا اللہ کے درمیان کوئی آڑ نہیں اور نہ کوئی پردہ ہے حتی کہ یہ (کلمات) اپنے رب کے ہاں پہنچ جاتے ہیں۔

۳۴۱۔ حضرت مروان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''آدمی میں سب سے بُری چیز بزدل بنانے والی کنجوسی اور خواہشات کا

۱۔ یعنی کفار کو مسلمان قید کرتے ہیں پھر وہ اسلام قبول کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کر دے گا گویا وہ قیدی ہونے کی وجہ سے بیڑیاں پہنے ہوئے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ آل عمران: ۱۱۰

پچاری بنانے والی بزدلی ہے۔''

۳۴۲۔ الملائی نے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کیا۔

۳۴۳۔ حضرت ابوعثمان الاصبحی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: (قیامت کے قریب) امانت دار پر تہمت لگائی جائے گی اور بددیانت کے پاس امانت رکھی جائے گی۔ جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی جب کہ سچے کو جھٹلایا جائے گا[1] اور تم پر اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنے نازل ہوں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے پوچھنے پر بتایا کہ ''شرف الخور'' کا معنی اندھیری رات کے ٹکڑوں جیسے فتنے ہیں۔

۳۴۴۔ حضرت موسیٰ بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حج کیلئے گیا تو سلیمان بن عمر جو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی حکومت میں اور اس کے بعد بھی مصر کے قاضی تھے، نے میرے ذریعے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ میں صبح کے وقت ان کے ماں باپ کیلئے طلب مغفرت کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں: میں نے مدینہ طیبہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ان کو یہ پیغام پہنچایا انہوں نے فرمایا: میں بھی ان کیلئے اور ان کے گھر والوں کیلئے بخشش طلب کرتا ہوں۔ پھر پوچھا تم نے ام حور یعنی مصر کو کیسا چھوڑا ہے؟ تم نے اس کے قطعات زمین اور حال سے کنارہ کشی کی۔ انہوں نے فرمایا: زمین میں سب سے پہلی بربادی یہاں (مصر میں) ہوگی پھر اس کے بعد ارمینیا میں ہوگی۔ فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا: یا دو کتابوں والے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔[2]

۳۴۵۔ حضرت عمارہ بن راشد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ کیا جنت والے عورتوں کو ہاتھ لگائیں گے؟ فرمایا: ہاں ایسی (مردانہ) شرمگاہ کے ساتھ جو تھکے گی نہیں۔ ایسی (زنانہ) شرمگاہ کے ساتھ جو گھسے گی نہیں اور ایسی شہوت جو ختم نہیں ہوگی۔

۱۔ جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج ہو بہو اسی طرح ظاہر ہو رہا ہے جھوٹے لوگ معزز شمار ہو رہے ہیں اور سچے لوگوں کی بات کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ حضرت کعب پہلے یہودی مذہب پر تھے پھر مسلمان ہوئے لہٰذا ان کو دو کتابوں والا کہا گیا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۴۶۔ حضرت عمارہ بن راشد بن مسلم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا کیا اہل جنت اپنی عورتوں کو چھوئیں گے؟ فرمایا: ہاں ایسی (مردانہ) شرمگاہ کے ساتھ جو تھکے گی نہیں، ایسی (زنانہ) شرمگاہ کے ساتھ جو گھسے گی نہیں (یعنی پرانی نہیں ہو گی) اور ایسی شہوت کے ساتھ جو ختم نہیں ہوگی۔

۳۴۷۔ حضرت عمار بن راشد بن مسلم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جن کو نعمتوں کی فراوانی حاصل ہوئی اور ان سے ان کے جسموں کی پرورش ہوئی۔''[1]

۳۴۸۔ حضرت بختری اپنے والد سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک وضو کرے تو اپنے ہاتھوں کو نہ جھاڑے، یہ شیطانی پنکھے ہیں۔''

۳۴۹۔ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابواسامہ سے پوچھا کیا عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، حضرت مکحول سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''موزوں اور دوپٹہ پر مسح کرو، یہ حق ہے؟'' تو ابواسامہ نے اس کا اقرار کیا اور فرمایا: ہاں۔[2]

۳۵۰۔ حضرت ہارون بن راشد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اکرم ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے اور آپ کی سواری آپ کے آگے تھی۔ جب ایک اعرابی موٹے اونٹوں کے ساتھ گزرا اور وہ رجز (اشعار) پڑھ رہا تھا۔ ایک شخص نے کہا اگر اس کی یہ خوشی اور قوت اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتی (تو اچھا تھا) اور اگر یہ اس کے گھر والوں اور اولاد کے خلاف ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس کی یہ خوشی اور قوت اس کے ماں باپ کے خلاف ہے کہ

۱۔ مراد ایسے لوگ ہیں جو نعمتوں کی قدر نہیں کرتے اور ناجائز استعمال کرتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ احناف کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ دوپٹے، دستار، دستانوں اور جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

ان کی پاکدامنی بیان کرے اور ان کو کفایت کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے اور اگر گھر والوں اور اولاد کے رد میں ہے تو بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے اور اگر فخر کے طور پر اور کثرت کے حصول کیلئے ہے تو وہ شیطان کے راستے میں ہے۔[1]

۳۵۱۔ حضرت موسیٰ بن وردان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان اپنے دوست کے طریقے پر ہوتا ہے تو تم میں کسی ایک کو (سب کو) دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی لگا رہا ہے۔[2]

۳۵۲۔ حضرت مکحول' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں حلال طریقے سے تلاش کرے تا کہ لوگوں سے سوال کرنے سے بچے، گھر والوں (کی ضرورتوں) کیلئے کوشش کرے نیز پڑوسیوں پر شفقت و مہربانی کرے' وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو شخص رزقِ حلال تکبر، زیادہ مال حاصل کرنے اور (لوگوں کو) دکھانے کیلئے حاصل کرے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔[3]

۳۵۳۔ حضرت ابو عون الاعور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ ہر بار اٹھتے وقت اور دو سجدوں کے درمیان تکبیر کہتے تھے۔ پھر فرماتے ہیں میں تم سب سے زیادہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں اور وصال تک آپ کا یہی طریقہ رہا۔

۳۵۴۔ حضرت ابو عون الاعور جو حضرت ابن عمر اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم کے ہم نشین تھے' سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں: مومن جب کوئی اچھی بات کرتا ہے اور اس کے علاوہ نرم بات ہوتی ہے تو

۱۔ اس حدیث میں یہ بتایا کہ اچھے مقصد کیلئے اچھے اشعار پڑھنا بہتر ہے اور اچھے اشعار برے مقصد مثلاً تکبر کے لئے تو یہ شیطانی عمل ہے نیت درست ہونی چاہئے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ کیونکہ دوست کے ساتھ اکثر اٹھنا بیٹھنا رہتا ہے لہذا اگر وہ اچھا ہوگا تو اس کے کردار کو اچھا کر دے گا اور اگر برا ہوگا تو اس کو بھی برے راستے پر ڈال دے گا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رزق حلال کی تلاش سے روکنے کی بجائے ایک معتدل اور بہترین طریقہ بتایا ہے کہ دولت اچھے مقاصد کیلئے حاصل کی جائے۔ ۱۲ ہزاروی۔

وہ اس کے قائم مقام ہو جاتی ہے[1]

۳۵۵۔ حضرت ابن عون' حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس سے بعض نمازیں نکل جاتی تھیں کہ وہ اسے اس کے مقامات پر قضا کرے گا ایک شخص نے پوچھا: فرض کی طرح؟ فرمایا: ایک کلمہ بعض اوقات دوسرے کلمہ جیسا ہوتا ہے حالانکہ یہ اُس سے اچھا ہوتا ہے۔[2]

۱۔ یعنی دونوں مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں حق بات کہنے اور نرم بات کہنے کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ مقصد یہ ہے کہ کسی وجہ سے نماز قضاء ہو گی تو وہ اس کو پڑھے' اللہ تعالیٰ اس کو اچھا اجر عطا فرمائے گا۔۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات میں کوفیوں اور بصریوں کی زائد روایات

۳۵۶۔ ابن ابی نُعم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''چاندی، چاندی کے بدلے برابر، برابر اور وزن کے بدلے وزن (برابر) ہو۔ پس جو زیادہ ہوگا وہ سُود ہوگا۔ سونا، سونے کے بدلے برابر، برابر اور وزن کے بدلے وزن ہو پس جو زائد ہوگا وہ سُود ہوگا اور جب تک پھل کی صلاحیت ظاہر نہ ہو اس کا سودا نہ کیا جائے۔''[1]

۳۵۷۔ حضرت عامر بن سعد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا تو اچھے الفاظ میں اس کی تعریف کی گئی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر ایک اور آدمی کا انتقال ہوا تو اس کو برے الفاظ سے یاد کیا گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ حاضرین میں سے کچھ لوگوں کو اس پر تعجب ہوا اور انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا چیز واجب ہوگئی؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک دوسرے پر گواہ ہو۔[2]

۳۵۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

۱۔ جو چیزیں ماپی یا تولی جاتی ہیں ان کا تبادلہ کرنا ہو تو نقد ہو، ادھار نہ ہو نیز دونوں طرف مقدار برابر ہو اگر یہ بات نہ پائی گئی تو وہ سود ہوگا۔ اس میں سونا، چاندی، گندم، جو، کھجوریں، نمک وغیرہ سب شامل ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ مطلب یہ کہ جنت واجب ہوگئی اور جہنم واجب ہوگئی۔ مگر جنت اور جہنم کا واجب ہونا انسان کے عمل پر منحصر ہے لیکن اس میں اس بات کی ترغیب دی گئی کہ مرنے والے کے بارے میں اچھے خیالات کا اظہار ہونا چاہئے ورنہ انسان کسی کے کہنے سے جنت یا جہنم میں نہیں جاتا۔ ۱۲ ہزاروی۔

''جو شخص مر جائے اور اس کے قریبی پڑوسی اس کے بارے میں گواہی دیتے ہوئے کہیں یا اللہ! ہم تو صرف بھلائی کا علم رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان دو آدمیوں کی گواہی پر اپنے بندے کو بخش دیا اور جو کچھ یہ اس کے بارے میں نہیں جانتے اس سے درگزر کیا۔''

۳۵۹۔ حضرت شہر بن حوشب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کی طرف آیا اور ان میں سے ایک بکری لے گیا۔ چرواہے نے اسے ڈھونڈ کر اس سے بکری لے لی۔ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ کر کتے کی طرح بیٹھ گیا اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا میں نے رزق کا ارادہ کیا جو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا تھا میں نے اسے لے لیا تو تُو نے مجھ سے چھین لیا۔ اس شخص نے کہا اللہ کی قسم! میں نے آج کی طرح بھیڑیئے کو گفتگو کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ بھیڑیے نے کہا: اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک شخص دو پتھریلی جگہوں کے درمیان کھجوروں کے باغات میں ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ تمہارے بعد ہونے والا ہے اس کی خبر دیتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ شخص (چرواہا) یہودی تھا' وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا' آپ کو سارا واقعہ سنایا اور اسلام قبول کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی اور فرمایا یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور قریب ہے کہ ایک شخص گھر سے باہر جائے پھر واپس آئے تو اس کا جوتا اور کوڑا (چابک) اسے بتا دے کہ اس کے بعد اس کے گھر والوں نے کیا عمل کیا ہے۔[1]

۳۶۰۔ حضرت ابوحازم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے الحمد للہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَرْحَمُكَ اللّٰہُ (اللہ تجھ پر رحم فرمائے) پھر ایک اور شخص کو چھینک آئی تو آپ نے کچھ نہ کہا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس شخص کو جواب دیا اور میرے لئے

۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ما کان و ما یکون یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہو گا سب کی خبر دی چنانچہ آپ نے مستقبل کے بارے میں سب کچھ بتایا اور قیامت کی نشانیاں بھی بتائیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

کچھ نہ فرمایا؟ آپ نے اس سے فرمایا: اس شخص نے الحمد للہ پڑھا اور تو خاموش رہا۔[1]

۳۶۱۔ حضرت مالک بن ظالم‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں یعنی حضور ﷺ نے فرمایا: ”میری امت قریش کے چند بیوقوف نوجوانوں کی حکومت میں ایک دوسرے کو ہلاک کرے گی۔“[2]

۳۶۲۔ یزید بن شریک کہتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے ان کو لباس دے کر مروان بن حکم کے پاس بھیجا اس نے کہا دیکھو دروازے پر کون ہے؟ کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس (مروان) نے کہا: ان کو اجازت دو۔ چنانچہ آپ داخل ہوئے تو مروان نے آپ سے کہا: ہم سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اکرم ﷺ سے سنی ہو۔

انہوں نے فرمایا: مَیں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کچھ لوگ اس معاملے (حکومت) کی ولایت حاصل کرنے کی ضرور بضرور تمنا کریں گے وہ ثریا ستارے سے نیچے گر گئے لیکن انہوں نے اس (حکومت) میں سے کچھ بھی نہ پایا۔

راوی فرماتے ہیں: اس میں یہ اضافہ ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اس امت کی تباہی قریش کے چند بچوں کے ہاتھوں سے ہوگی۔

۳۶۳۔ عمار یعنی ابن ابی عمار سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”مدینہ طیبہ سے ایک قوم اس سے منہ پھیرتے ہوئے نکلے گی حالانکہ وہ ان کیلئے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے۔“[3]

۳۶۴۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”مجھ پر درود بھیجو یہ تمہارے لئے زکوٰۃ ہے اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو اور یہ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے۔ اس کو ایک آدمی کے سوا کوئی نہیں پائے گا یا

۱۔ چھینک مارنے والا الحمد للہ کہے تو جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ یا رَحِمَكَ اللّٰهُ کہنا واجب ہے اور اگر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نہ کہے تو اختیار ہے یرحمک اللہ کہیں یا نہ کہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یزیدی دور میں جو کچھ ہوا اور واقعہ کربلا وقوع پذیر ہوا‘ اِس میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ مدینہ طیبہ کی عظمت بیان کی گئی کہ اس میں ٹھہرنا بہتر ہے اس کی برکات سے بڑھ کر کیا نعمت ہو سکتی ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

فرمایا کوئی نہیں پہنچے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں۔"

۳۶۵۔ حضرت عمرو بن میمون، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایمان کا ذائقہ چکھے تو کسی انسان سے محبت صرف اللہ تعالیٰ (کی رضا جوئی) کیلئے کرے۔"

۳۶۶۔ ابن المطوِّس، اپنے والد سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "جو شخص ماہ رمضان میں کسی (شرعی) رخصت کے بغیر روزہ نہ رکھے جو رخصت اللہ تعالیٰ نے اسے دی ہے تو زمانہ بھر کے روزے بھی اس کا کفارہ نہیں بن سکتے اگرچہ وہ (زمانہ بھر) روزے رکھے۔[1]

۳۶۷۔ حضرت سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "جس نے مٹی کھائی اس نے اپنے نفس کے قتل پر مدد کی۔"[2]

۳۶۸۔ حضرت عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں میں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اہل عرب نے جو کلمات (اشعار) کہے ہیں ان میں سب سے سچا کلمہ یہ ہے:

الا کل شیء ما خلا الله باطل.

"سنو! اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کیلئے فنا ہے۔"

۳۶۹۔ حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اہل عرب نے جو کلمات کہے ہیں ان میں سب سے سچا کلمہ لبید کا یہ قول ہے:

۱۔ اگرچہ بعد میں قضا کرنے سے وہ اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جاتا ہے لیکن رمضان شریف میں ادائیگی کی فضیلت سے محروم ہو جاتا ہے اور رخصت سے مراد بیماری، سفر وغیرہ ہیں۔ اسی طرح عورت حیض و نفاس کی حالت میں یا بچے کو دودھ پلا رہی ہو یا حاملہ ہو اور نقصان کا خطرہ ہو تو روزہ چھوڑ سکتی ہے لیکن بعد میں قضا کرے گی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ چونکہ مٹی کھانا انسانی صحت کیلئے مضر ہے اس لئے ایسا شخص گویا خودکشی کر رہا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

الا کل شیء ما خلا الله باطل.

''سنو! اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کیلئے فنا ہے۔''

اور قریب تھا کہ امیہ بن صلت اسلام قبول کر لیتا۔

۳۷۰۔ ابو صالح اشعری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بخار سے فرماتا ہے: تو میری آگ ہے میں تجھے دنیا میں اپنے بندے پر مسلط کرتا ہوں تا کہ یہ جہنم میں سے اس کا حصہ ہو جائے۔''[1]

مصنف رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت ابو اسامہ سے پوچھا: کیا عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے اسماعیل بن عبید اللہ کے واسطے سے ابو صالح اشعری سے یہ حدیث نقل کی ہے؟ تو انہوں نے اس بات کا اقرار کیا اور فرمایا: ہاں۔

۳۷۱۔ حضرت ابن منکدر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''تمام عرفات موقف ہے لیکن عرفہ (مقام) سے اوپر رہو اور تمام مزدلفہ موقف ہے البتہ محسّر (وادی) سے بلندی پر رہو اور مکہ مکرمہ کی ہر گلی قربان گاہ ہے۔''[2]

۳۷۲۔ حضرت عطا بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جب اقامت کہی جائے تو اب فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز جائز نہیں۔''[3]

۳۷۳۔ حضرت اسماعیل بن اُمیہ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بیوہ اور مسکین کیلئے محنت کر کے کمانے والا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کو ملا کر اشارہ کرتے

۱۔ گویا بیماری نیک لوگوں کیلئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے جس قدر بخار کی گرمی یہاں برداشت کرے گا، اسی قدر آخرت میں جہنم کی آگ سے محفوظ ہوگا۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ جس جگہ چاہیں قربانی کر سکتے ہیں عرفات میں جہاں چاہیں کھڑے ہوں اور مزدلفہ میں جہاں چاہیں ٹھہریں سوائے ان مقامات کے جن کا حضور ﷺ نے ذکر کیا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ البتہ فجر کی سنتوں کی زیادہ تاکید ہے لہٰذا اگر سنتیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہو سکے تو سنتیں پڑھ لے باقی نمازوں میں یہ حکم نہیں۔۱۲ ہزاروی۔

ہوئے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا (قیامت کے دن) اس طرح (ایک دوسرے کے قریب) ہوں گے۔"

۳۷۴۔ حضرت نافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو ندا کرتے ہوئے فرماتا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو پھر اس کیلئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔"[1]

۳۷۵۔ حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی لڑائی لڑے تو چہرے (پر مارنے) سے بچے۔"

۱۔ دوسری جگہ یہ حدیث تفصیل سے بیان ہوئی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ دنیا میں اعلان کرتے ہیں۔۱۲ ہزاروی۔

نبی اکرم ﷺ کی وہ احادیث مبارکہ جو حضرت عطاء بن ابی مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں

۳۷۶۔ حضرت عطاء بن ابی مسلم خراسانی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''پانچ نمازیں اور جمعہ (پچھلے) جمعہ تک (درمیان والے گناہوں) کیلئے کفارہ ہیں، اُس کے لئے جو کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو۔''[۱]

۳۷۷۔ حضرت عطاء، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''کسی شخص کی برائی کیلئے یہی بات کافی ہے کہ اس کے دین یا دنیا کی طرف اشارہ کیا جاتا ہو مگر وہ جس کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔''[۲]

۳۷۸۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔[۳]

۳۷۹۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا ''جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے، اس میں کوئی مسلمان نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ

۱۔ کیونکہ کبیرہ گناہوں کی معافی کیلئے توبہ شرط ہے اور اگر حقوق العباد ہوں، کسی کا حق مارا ہو تو جب ادائیگی نہ ہو یا وہ معاف نہ کرے، معافی نہیں ہوتی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی دینی یا دُنیوی اعتبار سے اس میں خرابی پائی جاتی ہو۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ مطلب یہ ہے کہ ظاہری زیب و زینت اختیار کرے اور دل گناہوں سے میلا ہو تو اس کا کیا فائدہ ہے دل کو بھی پاک کرے اور ظاہری طہارت بھی حاصل کرے۔ ۱۲ ہزاروی۔

عطا کرتا ہے جب تک گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ مانگے۔"

۳۸۰۔ اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: "مکر اور دھوکہ جہنم میں لے جانے کا باعث ہیں۔"

۳۸۱۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے' فرماتے ہیں: "تین باتیں جاہلیت کے امور میں سے ہیں:

۱. نوحہ کرنا۔

۲. کسی شخص کا اپنے باپ سے بیزار ہونا۔

۳. لوگوں پر تکبر کرنا"۔

۳۸۲۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ تین باتیں منافق کے کاموں میں سے ہیں اگر چہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور مسلمان ہونے کا دعوی کرے:

۱. جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

۲. جب وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے۔

۳. جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

۳۸۳۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے میرا ایسی قوم کے ساتھ صبر کرنا جو اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں (عبادت کرتے ہیں) اور نمازِ فجر سے سورج کے طلوع ہونے تک اس کا ذکر کرتے ہیں' مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے یا عصر سے مغرب تک (ذکر کرنا) اس سے زیادہ پسند ہے کہ اس کی مثل آزاد کروں۔

۳۸۴۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تم جنت میں نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو مومن نہیں ہو سکتے کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا: "آپس میں سلام (کرنے) کو

پھیلاؤ۔“[1]

۳۸۵۔ اسی سند کے ساتھ مروی ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔“[2]

۳۸۶۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ”جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو یا نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اس پر قیامت قائم نہیں ہوگی۔“[3]

۳۸۷۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ”چھے باتوں (کے ظاہر ہونے) سے پہلے عمل میں جلدی کرو:

۱۔ دابہ (جانور)

۲۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

۳۔ دجال

۴۔ دھواں

۵۔ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ خاص بات

۶۔ عام لوگوں سے متعلق بات

کلثوم نے کہا: خاص بات سے مراد موت ہے اور عام لوگوں سے متعلق بات سے فتنہ مراد ہے۔

۳۸۸۔ اسی سند کے ساتھ رسولِ اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ دانا اور دانائی اختیار کرنے والے اور پاکدامن نیز پاکدامنی اختیار کرنے والے کو پسند کرتا ہے اور بے حیا، بے حیائی اختیار کرنے والے، بداخلاق اور چمٹ کر مانگنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔“

۱۔ ایک دوسرے کو سلام کرنا اگر دل سے ہو محض رسم نہ ہو تو امن و سلامتی کا پیغام ہوتا ہے اس لئے اس سے باہمی محبت کو فروغ ملتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ مطلب یہ ہے کہ جب تک اہل ایمان لوگ باقی رہیں گے، قیامت قائم نہ ہوگی اس سے قیامتِ صغریٰ مراد ہے جب سب لوگ مر جائیں گے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ اس سے بھی وہی قیامت مراد ہے یعنی اس قیامت کے آنے سے پہلے کلمہ گو دنیا سے رخصت ہو جائیں گے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۸۹۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے' آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک فرض نماز پڑھے اور اس کے رکوع و سجود اور تکبیر نیز اس کے خضوع وخشوع کو پورا نہ کرے وہ اس تاجر کی طرح ہے جسے اس وقت تک نفع حاصل نہیں ہوتا جب تک اصل مال پوری طرح خرچ نہ کرے (مطلب یہ کہ نماز ٹھہر ٹھہر کر پڑھی جائے)۔''

۳۹۰۔ اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''بے شک لوگوں میں سے سب سے برا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔'' عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ فرمایا: ''وہ اس کے سجدے اور رکوع کو پورا نہیں کرتا۔''

۳۹۱۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''نماز کے حسن میں سے ایک بات صف کو سیدھا کرنا ہے۔''

۳۹۲۔ اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں پائی جائیں وہ ان کے ذریعے ایمان کی مٹھاس پاتا ہے:

۱. اللہ اور اس کا رسول اسے ان دونوں کے سوا تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔

۲. کسی شخص سے محبت کرے تو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے کرے۔

۳. اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت حاصل ہونے کے بعد اسے کفر کی طرف جانا اس طرح ناپسند ہو جس طرح آگ میں ڈالا جانا ناپسند ہوتا ہے۔

۳۹۳۔ اسی سند کے ساتھ مروی ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تکبر میں سے حق کے مقابلے میں اکڑنا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔

۳۹۴۔ اسی سند کے ساتھ رسولِ اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر پر تمہارا خاتمہ ہو۔[1]

۳۹۵۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا:

''جس شخص نے کوئی بدعت[2] جاری کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور تمام

۱۔ یعنی ہر وقت اس کو یاد کرو پتہ نہیں کب موت آجائے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ بدعت ہر ایسے کام کو کہتے ہیں جو سنت کے خلاف ہو یا شریعت میں اس کی کوئی اصل نہ ہو اگر شریعت کے مطابق ہو جس طرح میلاد شریف' عرس مبارک' ایصال ثواب وغیرہ تو ایسے کام اس بدعت میں شمار نہیں ہوتے۔۱۲ ہزاروی۔

لوگوں کی لعنت ہے' اس کی فرض عبادت قبول نہ ہو گی' نہ نفل نماز۔

۳۹۶۔ حضرت امیہ بن یزید الشامی فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسلام میں کوئی بدعت جاری کی اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کی فرض عبادت قبول ہو گی نہ نفل۔''

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! حدث (نیا کام یا بدعت) کیا ہے؟ فرمایا: ''جو شخص کسی قصاص کے بغیر کسی نفس کو قتل کرے یا کسی قصاص کے بغیر شکل بگاڑے یا کسی سنت کے خلاف [1] بدعت جاری کرے۔''

راوی فرماتے ہیں: ''عدل'' سے فدیہ اور ''صرف'' سے توبہ مراد ہے (یعنی ایسے لوگوں کی توبہ اور فدیہ قبول نہ ہو گا)۔

۳۹۷۔ حضرت حمید بن علاء' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں یعنی حضور ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ بدعتی سے توبہ کو حجاب میں رکھتا ہے (یعنی اُس کی توبہ قبول نہیں کرتا) [2]

۳۹۸۔ حضرت حمید بن علاء' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مومن کی حاجت کو پورا کرے گویا اس نے عمر بھر اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کی۔''

۳۹۹۔ حضرت عطاء' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔'' [3]

۴۰۰۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ ہر رحم

۱۔ اس حدیث میں یہ بات واضح کر دی گئی کہ اس سے مراد ناحق قتل کرنا ہے نیز ایسا عمل جو سنت کے خلاف ہو' وہ بدعت ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کو توبہ کی توفیق نہیں ملتی ورنہ جو بندہ توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان سے لڑنا کافروں کا کام ہے یہ مطلب نہیں کہ لڑنے والا کافر ہو جاتا ہے یا اس کو کافر سمجھ کر لڑے تو یقیناً کسی مسلمان کو کافر سمجھنا بھی کفر ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

کرنے والے کو اپنی رحمت عطا فرماتا ہے۔''

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس پر رحم کرتا ہے۔ فرمایا: تم میں سے کوئی خاص اپنے نفس پر رحم نہیں کرتا جب تک لوگوں پر رحم نہ کرے۔[1]

۴۰۱۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بھلائی سے بہت خالی وہ گھر ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب (پڑھنے' پڑھانے) سے خالی ہے۔''[2]

۴۰۲۔ اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے میرے پاس حوض پر کچھ لوگ آئیں گے حتیٰ کہ جب ان کو میرے سامنے کیا جائے گا اور میں ان کو پہچانوں گا تو وہ مجھ سے پردے میں ہو جائیں گے۔ میں کہوں گا: ''میرے صحابی! میرے صحابی!'' تو کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کام جاری کیے؟''[3]

۴۰۳۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تم ضرور جنت میں جاؤ گے مگر جس نے انکار کیا۔''[4]

۴۰۴۔ اسی سند کے ساتھ رسولِ کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ (اے لوگو!) تواضع کرو اور تم میں سے بعض دوسرے بعض کے خلاف سرکشی نہ کریں۔''

۴۰۵۔ اسی سند کے ساتھ رسولِ اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' سے بہتر ہے۔''

۱۔ یعنی دوسروں پر رحم کرنا مراد ہے' اپنے اوپر تو ہر کوئی رحم کرتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی جس گھر میں قرآن مجید نہ پڑھا جاتا ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اسلام کے غلبے کو دیکھ کر کلمہ پڑھا اور دل سے مسلمان نہ ہوئے۔ حضور ﷺ نے غیب کی خبر دی کہ قیامت کے دن ایسا ہو گا۔۱۲ ہزاروی۔

۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر مومن جنت میں جائے گا مگر انکار کرنے والا (کافر) جنت میں نہیں جائے گا۔۱۲ ہزاروی۔

۴۰۶۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''جس نے ہماری (طرح) نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا' ہمارا ذبیحہ کھایا' ہمارے مہینے (ماہ رمضان) کا روزہ رکھا تو یہ مسلمان ہے اسے اللہ تعالیٰ کی امان اور رسول اللہ ﷺ کی امان حاصل ہوگی۔''

۴۰۷۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''اسلام کا آغاز اجنبیت کی صورت میں ہوا اور عنقریب ابتدائی دور کی طرح اجنبی ہو جائے گا۔''[1]

۴۰۸۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''جو امانت دار نہیں اس کا ایمان (کامل) نہیں۔''[2]

۴۰۹۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''صدقہ میں حد سے بڑھنے والا اسے روکنے والے کی طرح ہے۔''[3]

۴۱۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''صدقہ دینے والا اس لینے والے سے زیادہ اجر کا مستحق ہے جو حاجت کی وجہ سے لیتا ہے۔''[4]

۴۱۱۔ حضرت معصب بن محمد' اہل مدینہ میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چوری کی چیز خریدے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ چوری کا مال ہے وہ اس کے عار (باعثِ شرم) ہونے اور گناہ میں شریک ہوا۔''

۴۱۲۔ حضرت شُرحبیل نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت

۱۔ جس طرح رسول اکرم ﷺ نے فرمایا آج وہی صورت ہے اسلامی احکام اجنبی معلوم ہوتے ہیں دین کے نام پر رسمیں جاری ہیں وغیرہ وغیرہ۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اعمال صالحہ ایمان کی علامت اور اس کی مضبوطی کا باعث ہیں جس کلمہ گو کے اعمال اچھے ہوں وہ کامل ایمان والا ہوگا۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ صدقہ وصول کرنے والے بعض اوقات حد سے بڑھ جاتے اور صدقہ دینے والوں پر ظلم کرتے' ان کا اچھا مال لے لیتے تو حضور ﷺ نے فرمایا اس طرح لوگ صدقہ دینے سے انکار کر دیں گے۔۱۲ ہزاروی۔

۴۔ کیونکہ وہ دیتا ہے' اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو محتاج نہ ہو اور صدقہ لے وہ کس قدر قابلِ مذمت ہے۔۱۲ ہزاروی

کیا آپ نے فرمایا: ''جو شخص جانتا ہو کہ یہ چوری کا مال ہے پھر بھی اسے خریدے تو وہ اس کے عار (باعث شرم) ہونے اور گناہ میں شریک ہے۔''

۴۱۳۔ حضرت ابو سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار ایک سو سال چلے گا۔''

۴۱۴۔ متعدد راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور جب (شرابی) شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور خیانت کرنے والا جب خیانت کرتا ہے تو مومن نہیں ہوتا اور جب کوئی لوگوں کی نظروں کے سامنے کوئی چیز اُچکتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔''[1]

ابن طاؤس فرماتے ہیں میرے والد نے فرمایا: جب وہ یہ کام کرتا ہے تو اس کا ایمان زائل ہو جاتا ہے۔

فرماتے ہیں: انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ایمان سائے وغیرہ کی طرح ہوتا ہے۔

۴۱۵۔ حضرت فضیل بن یسار سے مروی ہے حضرت ابوجعفر سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بارے میں پوچھا گیا کہ زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا تو حضرت ابوجعفر نے ایک بڑا دائرہ بنا کر فرمایا: یہ اسلام ہے اور اس بڑے دائرے کے درمیان ایک چھوٹا دائرہ بنا کر فرمایا: یہ ایمان ہے پھر فرمایا: ایمان اسلام میں بند ہے پس جب وہ زنا اور چوری کرتا ہے تو ایمان، اسلام کی طرف چلا جاتا ہے اور اسلام سے اسی وقت نکلتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرے۔[2]

۴۱۶۔ سفیان بن عبد الملک کہتے ہیں حضرت ابن مبارک رحمتہ اللہ علیہ نے جب اس حدیث کو

۱۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان بُرے اعمال کی وجہ سے وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ کام مومن کے شایانِ شان نہیں یا یہ کہ وہ کامل مومن نہیں رہتا۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ ان اعمال کی وجہ سے وہ کافر نہیں ہوتا، کافر اُس وقت ہی ہوگا جب وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرے گا۔۱۲ ہزاروی۔

بیان کیا اور بعض لوگوں نے اس کا انکار کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ بدبودار ہمیں روکتے ہیں کہ ہم حدیثِ رسول کو چھوڑ دیں اور اس کو بیان نہ کریں جب ہمیں حدیث کے معنی کا علم نہ ہو تو ہم اس کو چھوڑ دیں گے؟ نہیں! بلکہ ہم اس کو اسی طرح بیان کریں گے جس طرح ہم نے سنا اور جہالت کو اپنے آپ سے منسوب کریں گے (یعنی حدیث صحیح ہے، ہم اس کے مفہوم سے ناآشنا ہیں)۔

۴۱۷۔ حضرت عطاء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اسلام میں شغار نہیں'' اور شغار یہ ہے کہ ایک عورت کا نکاح دوسری کا مہر قرار پائے، وہ کہے تو میرے نکاح میں دے اور میں تیرے نکاح میں دیتا ہوں اور مہر نہیں ہوگا تو یہ شغار ہے۔[1]

۴۱۸۔ حضرت عبید اللہ مدنی اپنے والد سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو تین باتوں سے پناہ دی ہے:

۱. تم سب گمراہی پر جمع ہو جاؤ۔
۲. اہل باطل اہل حق پر غالب آ جائیں۔
۳. میں تمہارے خلاف کوئی ایسی دعا مانگوں جو تمہیں ہلاک کر دے۔[2]

اور تمہیں ان کے بدلے دھوئیں، دجال اور دابۃ الارض جیسی نشانیاں دیں۔''

۴۱۹۔ حضرت یحییٰ بن عبید اللہ اپنے باپ سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم جوتا پڑا ہوا دیکھو اور کوئی شخص کہے گویا یہ کسی قرشی کا جوتا ہے۔''[3]

۱۔ اگر وہ دونوں طرف کی عورتوں کا مہر مقرر ہو جائے تو یہ جائز ہے، اس کو ''وٹہ سٹہ'' کہتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی یہ امت اجتماعی طور پر گمراہ نہ ہوگی، اہل باطل کبھی اہل حق پر غالب نہ آئیں گے اور حضور ﷺ نے امت کی ہلاکت کے لئے دعا نہیں کی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ لوگ قیمتی چیزوں کو جو قابلِ استعمال ہوں گی، ضائع کر دیں گے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۴۲۰۔ حضرت عبید اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہو گی حتیٰ کہ ایک مرد کے پیچھے تقریباً تیس عورتیں جائیں گی اور وہ سب کہیں گی مجھ سے نکاح کرلو، مجھ سے نکاح کرلو، مجھ سے نکاح کرلو[1]۔''

۴۲۱۔ حضرت یعقوب بن سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''عنقریب ایسا فتنہ ظاہر ہو گا جس سے صرف اللہ تعالیٰ نجات دے گا یا جو ایسی دعا مانگے جو غرق ہونے کی دعا ہے (یعنی سخت فتنہ ہو گا)۔''

۴۲۲۔ حضرت ابو سعید مَقبُری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''زیتون کا تیل استعمال کرو اور اس کو بطورِ سالن استعمال کرو، یہ مبارک ہے۔''

۴۲۳۔ حضرت عبّاد بن ابو سعید مقبری سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم ﷺ نے یوں دعا مانگی:

اللّٰھم انی اعوذ بك من اربع من علم لا ینفع و قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا یسمع.

''یا اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جس میں تیرا خوف نہ ہو، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے (قبول نہ ہو)۔''

۴۲۴۔ محمد بن عبد الرحمٰن ایک شخص کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''وہ شخص محروم ہے جو بنو کلب کی چھوٹی سی بکری سے محروم رہا[2]۔''

۴۲۵۔ حضرت ابو بکر تیمی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''دو سودے بُرے ہیں:

۱۔ اس حدیث میں بچیوں کے لئے رشتے نہ ملنے کی طرف اشارہ ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ بنو کلب قبیلے کے پاس بہت سی بکریاں تھیں، اگر ان سے کسی کو چھوٹی سی بکری نہیں مل سکی تو اسے اور کیا ملے گا۔۱۲ ہزاروی۔

۱. غلہ بیچنا۔

۲. آٹا فروخت کرنا۔"[1]

۴۲۶۔ انصار کے ایک شیخ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جو دیہات میں گیا اس نے ظلم کیا اور جو شکار کے پیچھے چلا وہ غافل ہوا، جو بادشاہ کے دروازوں پر گیا وہ فتنے میں مبتلا ہو گیا اور بندے کو بادشاہ کا جتنا زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔"[2]

۴۲۷۔ حضرت یعلیٰ بن عبید اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور اس میں فرمایا: جس نے بادشاہ کے دروازوں کو لازم پکڑا۔

۴۲۸۔ حضرت زہری، حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن ایک سوراخ سے دو بار ڈسا نہیں جاتا۔"[3]

۴۲۹۔ ایک اور سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

اسحاق فرماتے ہیں: عُقیل نے زہری سے، انہوں نے سعید سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۳۰۔ حضرت سالم البراد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جس نے نماز جنازہ پڑھی اس کیلئے ایک قیراط (دینار کا چوبیسواں حصہ) ہے اور جو شخص اس کی تدفین میں شریک ہوا اس کیلئے دو قیراط ہیں جن میں سے چھوٹا قیراط اُحد (پہاڑ) جتنا ہوگا۔"[4]

۱۔ اس حدیث مبارکہ میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کی ترغیب ہے ورنہ آٹے یا غلے کی تجارت منع نہیں ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ دیہات میں علم نہیں ہوتا لہٰذا ایسا شخص جاہل رہ جاتا ہے شکار کے پیچھے چلتے چلتے نماز کا وقت بھی نکل جاتا ہے اور بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا ہلاکت ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ یعنی جہاں سے ایک مرتبہ دھوکا کھا لے وہاں سے پھر محتاط رہتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۴۔ اس قسم کی احادیث میں ترغیب مقصود ہوتی ہے۔ عام طور پر لوگ نماز جنازہ پڑھ کر واپس ہو جاتے ہیں جب کہ تدفین میں مدد کی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے ثواب میں اضافہ فرما کر اس کی طرف ترغیب دی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۴۳۱۔ حضرت عبداللہ بن سائب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: مہینہ' مہینے تک کفارہ ہے یعنی ایک رمضان' دوسرے رمضان تک اور جمعہ' جمعہ تک (کے گناہوں) کیلئے کفارہ ہے۔ فرض نماز' فرض نماز تک کیلئے کفارہ ہے جو اس سے ملی ہوتی ہے اس کے بعد فرمایا: مگر جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے' صفقہ توڑ دے اور سنت کو چھوڑ دے۔

ہم سمجھ گئے کہ یہ کوئی نئی بات ہے پس ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کو ہم جانتے ہیں' صفقہ توڑنا اور سنت کو ترک کرنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: صفقہ توڑنا یہ ہے کہ تم کسی شخص کے ہاتھ پر بیعت کرو اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دو (معاہدہ کرو) پھر تم اس کی طرف رجوع کر کے تلوار کے ذریعے اس سے لڑو اور سنت کا ترک جماعت سے علیحدگی اختیار کرنا ہے۔[1]

۴۳۲۔ حضرت اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ مال زیادہ ہو جائے اور بہت بڑھ جائے حتیٰ کہ مال کا مالک ارادہ کرے گا کہ اس کا صدقہ قبول کیا جائے گا اور وہ اسے پیش کرے گا لیکن جس پر پیش کرے گا وہ کہے گا مجھے اس میں کوئی غرض نہیں۔''

۴۳۳۔ حضرت یزید بن اصم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے محمد! بتائیے جب جنت کی چوڑائی میں تمام آسمان اور زمین سمائے ہوئے ہیں تو جہنم کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ رات جو تم پر ہر چیز کو مشتبہ کر دیتی ہے اس کو کہاں رکھا گیا ہے؟

اس نے کہا: اللہ بہتر جانتا ہے۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے۔

۴۳۴۔ حضرت عطاء خراسانی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین چیزوں میراث' شرکت اور غنیمتوں کی بیع کے علاوہ میں مقابلہ کر

۱۔ صفقہ اصل میں سودے کو کہتے ہیں' بلاوجہ سودا توڑنا یا بلاضرورت شرعی بیعت توڑنا یا کسی کے ساتھ کیا گیا معاہدہ توڑنا سب اس میں شامل ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

کے غالب آنے سے منع فرمایا۔[1]

۴۳۵۔ حضرت عطاء بن ابی مسلم خراسانی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس شخص کیلئے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔''

۴۳۶۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا (قدِ آدم مراد ہے) اور مخلوق (کا قد) مسلسل چھوٹا ہوتا رہا حتیٰ کہ آج والی صورت پیدا ہوگئی۔''

۴۳۷۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے بہت سے فتنے ہوں گے جس طرح اندھیری رات کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ اس وقت ایک شخص صبح کے وقت مسلمان ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا یا (شام کے وقت مسلمان ہوگا) صبح کافر ہو جائے گا۔ اس وقت کئی لوگ دنیا کے تھوڑے سامان کیلئے اپنا دین بیچ دیں گے۔''

۴۳۸۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ''جو شخص قرآن مجید کی کسی سورۃ کے ساتھ قسم اٹھائے اگر وہ قسم توڑ دے تو اس پر ہر آیت کے بدلے یمینِ صبر ہوگی (یعنی قسم کا کفارہ ہوگا)۔''[2]

۴۳۹۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے رسالت کے ساتھ بھیجا تو اس کے ساتھ میرا دل تنگ ہوگیا اور مجھے معلوم ہوگیا کہ بے شک لوگ مجھے جھٹلائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ڈرایا کہ میں اس رسالت کو پہنچاؤں ورنہ وہ مجھے عذاب دے گا۔''[3]

۱۔ یعنی ان تین چیزوں کو بڑھانے میں مقابلہ کرنے کی ترغیب ہے کیونکہ اس سے دوسرے مسلمانوں (وارثوں، شریکِ تجارت اور غنیمت حاصل کرنے والوں) کا فائدہ ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ چونکہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے کی وجہ سے اس کی صفت ہے لہٰذا اس کی سورتوں کے ساتھ قسم کھائی جائے تو اس کو پورا کرنا لازم ہے ورنہ کفارہ لازم ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

۳۔ دوسرے لوگوں کو دین پہنچانے کی ترغیب ہے ورنہ حضور ﷺ نے اپنا فرضِ منصبی پورا فرمایا۔ اس میں یہ بتایا کہ اگر مبلغین دین کی تبلیغ نہ کریں تو ان کو عذابِ الٰہی سے ڈرنا چاہئے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۴۴۰۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے' آپ نے فرمایا: ''بتاؤ زانی، چور اور شراب نوش کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ بے حیائی کے کام ہیں اور ان میں سزا ہے۔'' پھر فرمایا ''کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، جھوٹی بات کہنا، مسلمان کو (ناحق) قتل کرنا اور پاکدامن عورت پر (زنا کا) الزام لگانا۔''

۴۴۱۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا جانتے ہو چغلی کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا تاکہ ان کے درمیان فساد پیدا ہو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی طلب کرتا ہے اور انسانی نفس کو صرف مٹی پُر کر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے معاف کرتا ہے۔[1]

۴۴۲۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا۔ ''بے شک وہ دو نجد (راستہ دکھانے والی قوت) ہیں۔ ایک خیر کا نجد اور دوسرا شر کا نجد۔ پس تم میں سے کسی ایک کے ہاں شر کا نجد' خیر کے نجد سے زیادہ محبوب نہ ہو۔[2]

۴۴۳۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین چیزوں سے پناہ دے دی:

۱. تم سب کے (اجتماعی طور پر) گمراہ ہونے سے۔

۲. تم میں باطل ظاہر ہو۔

۳. تم ایسی دعا مانگو جس سے تم سب ہلاک ہو جاؤ'

۱۔ یعنی قبر میں جا کر ہی اس کی حرص ختم ہوتی ہے' جب تک زندہ ہے اس کی حرص و لالچ میں اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ انسان میں دو قوتیں ودیعت کی گئی ہیں ایک قوت خیر اور بھلائی کا راستہ بتاتی ہے اور دوسری قوت برائی کی طرف لے جاتی ہے' بہرصورت خیر کی قوت محبوب ہونی چاہئے۔۱۲ ہزاروی۔

لیکن دجال، دھوئیں اور دابہ کا نکلنا تمہارے لئے ضروری ہے۔

۴۴۴۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں رمضان میں روزہ رکھوں گا (بلکہ رمضان کا مہینہ کہے)۔''[1]

۴۴۵۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی یہ بات نہ کہے کہ میں تمام (ماہ) رمضان روزہ رکھوں گا اور پورا مہینہ قیام کروں گا۔'' راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں آپ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ کوئی شخص اپنی پاکیزگی بیان کرے یا نہیں؟ فرمایا: نیند یا غفلت لازمی ہے (یعنی آرام بھی ضروری ہے)۔

۴۴۶۔ حضرت عطاء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے افضل کلام کو پسند فرمایا، وہ قرآن سے نہ ہونے کے باوجود قرآن سے ہے۔''[2] (وہ کلام یہ ہے)

لا الہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر و سبحان اللّٰہ و بحمدہ و الحمد للّٰہ رب العالمین ولا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ العلیّ العظیم.

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ پاک ہے اور وہی تعریف کے لائق ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ نیکی کرنے اور بُرائی سے روکنے کی طاقت اسی کی طرف سے (عطا ہوتی) ہے وہ بہت بلند عظمت والا ہے۔''

۴۴۷۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ رفیق (نرمی کرنے والا) ہے (اور) وہ نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا۔''

۴۴۸۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''جب دو آدمی اللہ تعالیٰ کیلئے اور اسلام کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو ان کے درمیان اس عمل کو

۱۔ کیونکہ رمضان اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے لہٰذا اس کے ساتھ مہینے کا لفظ بھی کہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اگرچہ یہ مکمل کلام قرآن مجید کی کوئی آیت نہیں ہے لیکن اس کی فضیلت قرآن مجید کی طرح ہے اور مختلف جگہوں پر یہ کلمات مذکور ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

ایسا گناہ خراب کرتا ہے جس کا ارتکاب ان دونوں میں سے کوئی ایک کرتا ہے۔''[1]

۴۴۹۔ اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''کفر کا سرغنہ مشرق کی طرف سے ہوگا۔''[2]

۴۵۰۔ اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''میری امت میں ایک مجاہد گروہ ہمیشہ رہے گا جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کریں گے ان کی مخالفت کرنے والے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا تو وہ غالب ہی ہوں گے۔''

۴۵۱۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی ایک کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اُسے چاہئے کہ (دعوت کو) قبول کرے یا کھانا کھائے یا صلہ رحمی کرے اور جب بلانے والا اس سے پہلے داخل ہو تو یہی اس کیلئے اجازت ہے اور اگر وہ پہلے داخل ہو تو اجازت مانگے۔''[3]

۴۵۲۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی تو اس نے اس میں سونے سے بھرا ہوا گھڑا پایا جو مہر لگا ہوا تھا (یعنی بند تھا)۔ اس نے زمین بیچنے والے سے کہا: اپنا یہ گھڑا لو کیونکہ میں نے زمین خریدی ہے، سونا نہیں خریدا۔ دوسرے نے کہا: کیا تو مجھے وہ مال واپس دیتا ہے جو اللہ

۱۔ یعنی کسی کی کوتاہی کی وجہ سے محبت، نفرت میں بدل جاتی ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ رسول اکرم ﷺ کا یہ معجزہ ہے کہ آپ وقت سے پہلے خبر دیتے تھے چنانچہ مشرق سے طلوع ہونے والے فتنہ کی خبر بھی دی اس سے واقعہ جمل، واقعہ صفین، خوارج کا عراق اور نجد کی سرزمین میں ظہور مراد ہے۔
(صحیح بخاری ۲/۱۰۵۰ حاشیہ نمبر ۸)

اسی طرح محمد بن عبدالوہاب نجدی کا فتنہ بھی مشرق (نجد) کی طرف سے اُٹھا۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ بعض اوقات آدمی دعوت پر جاتا ہے تو روزے یا کسی اور وجہ سے کھانا نہیں کھاتا تو ان لوگوں کی حوصلہ افزائی بھی کافی ہے۔ دعوت قبول کر کے وہاں جانا رشتہ داروں کے تعلق کو مضبوط کرتا ہے چاہے کھانا نہ کھائے۔ گھر والوں کے ساتھ اندر داخل ہونے کی صورت میں اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے البتہ بعد میں الگ داخل ہوتے وقت اجازت لے۔۱۲ ہزاروی۔

تعالیٰ نے مجھ سے لے لیا ہے؟ وہ دونوں اپنا مقدمہ قاضی کے پاس لے گئے تو اس نے پوچھا کیا تمہاری اولاد ہے؟ ان دونوں نے کہا: جی ہاں۔ ایک نے کہا میرا بیٹا ہے۔ دوسرے نے کہا: میری بیٹی ہے قاضی نے کہا ان کا آپس میں نکاح کر دو اور یہ مال ان دونوں کو دے دو تا کہ وہ اس کے ذریعے مدد حاصل کریں اور صدقہ کریں۔

۴۵۳۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''جنت کو مشکل کاموں سے ڈھانپا گیا ہے اور جہنم کو خواہشات کے ساتھ ڈھانپا گیا ہے۔''[1]

۴۵۴۔ اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو ایک تحریر لکھ کر عرش کے اوپر اپنے پاس رکھی اس میں لکھا کہ بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی۔''

۴۵۵۔ ابن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''نہ بیماری متعدی ہوتی ہے اور نہ بُری فال کوئی چیز ہے اور بہترین فال اچھی فال ہے۔''[2]

۴۵۶۔ حضرت سفیان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت من یعمل سوءً ا یجز بہ[3] (جو برا عمل کرے گا اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا) نازل ہوئی تو مسلمانوں پر بہت گراں گزری اور ان کو بہت شدید معلوم ہوئی پس انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ایک دوسرے کے قریب ہو جاؤ اور سیدھے راستے پر رہو' مسلمان کو جو تکلیف پہنچتی ہے وہ کفارہ ہوتا ہے حتیٰ کہ کانٹا چُبھنا بھی۔

۴۵۷۔ حضرت شداد ابی عمار' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے

۱۔ یعنی جنت کے سامنے مشکل کام ہیں جب انسان شریعت کی پابندی کرتا ہے اور مشکل برداشت کرتا ہے تو وہ رکاوٹ ختم ہو جاتی ہے اور جہنم کے سامنے خواہشات رکھی گئی ہیں جو ان خواہشات کی تکمیل کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی بیماری اللہ تعالیٰ کے حکم سے لگتی ہے البتہ جس شخص میں اس بیماری کو بھیجنے والے جراثیم ہوں وہ محتاط رہے اور فال اچھی ہوتی ہے بری نہیں مثلاً یہ کہ میرے راستے میں فلاں آ گیا لہٰذا میرا کام نہیں ہو گا' یہ غلط ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ سورۃ النساء: ۱۲۳

ہیں آپ نے فرمایا: ''جس نے چاشت کی دو رکعتوں کی پابندی کی' اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کی مثل ہوں۔''

۴۵۸۔ حضرت جُلاس کہتے ہیں: انہوں نے اپنی قوم کے ایک شخص عثمان بن شماس سے سنا وہ کہتے ہیں مجھے سعید بن عاص رضی اللہ عنہما نے مدینہ شریف بھیجا پس میں مروان کے پاس تھا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا۔ مروان نے کہا: اے ابوہریرہ! اپنی کوئی مروی حدیث سنائیں۔ پھر ان سے پوچھا کہ آپ نے رسول اکرم ﷺ کو نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے کس طرح دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے یوں دعا مانگتے:

اللّٰهم انت خلقتها و انت هديتها للاسلام و انت قبضتها روحها تعلم سرها و علانيتها جئناك شفعاء فاغفرله.

''یا اللہ! تو نے اس کو پیدا کیا تو نے اسے اسلام کی ہدایت دی تو نے اس کی روح کو قبض کیا تو اس کے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے ہم تیرے پاس اس کے سفارشی بن کر حاضر ہوئے ہیں پس تو اس کو بخش دے۔''

۴۵۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے تین جمعے کسی عذر کے بغیر چھوڑے تو اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے (یعنی دل سخت ہو جاتا ہے)۔''

۴۶۰۔ حضرت ابوالمھزم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنازے کے پیچھے جائے اور اس کو تین بار اٹھائے تو اس نے اس (میت) کا حق ادا کر دیا۔''

۴۶۱۔ حضرت عبدالرحمٰن الاعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہوا وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا رنگ خون کا رنگ اور خوشبو کستوری جیسی ہو گی۔''

۴۶۲۔ (مصنف فرماتے ہیں) میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا ادریس بن یزید اودی نے اپنے والد سے' انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے تم لوگوں سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک نماز کیلئے

کھڑا نہ ہو جب اس کے ساتھ نجاست لگی ہو؟ تو ابو اسامہ نے اقرار کرتے ہوئے کہا: ہاں۔

۴۶۳۔ حضرت یزید بن اصم' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اگر دین ثریا (ستارے) تک بھی چلا جائے تو فارس کے لوگوں میں سے یا فارس کے بیٹوں میں سے کچھ لوگ جائیں گے اور اس کو لے لیں گے۔''[1]

۴۶۴۔ معبد بن عبداللہ بن ھشام فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے مجھے میرے محبوب (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی کہ میں ان کو مرتے دم تک نہ چھوڑوں:

۱. چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا۔
۲. ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔
۳. وتر پڑھ کر سونا۔[2]

۴۶۵۔ سلیمان بن ابو سلیمان کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' فرماتے تھے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی اور میں یہ نہیں کہتا کہ میرے خلیل نے وصیت فرمائی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں زمین والوں میں سے کسی کو خلیل بناتا (تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا)۔ آپ نے مجھے تین باتوں کی نصیحت فرمائی:

۱. ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔
۲. چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا۔
۳. سونے سے پہلے وتر پڑھنا۔

۴۶۶۔ حضرت زھری مرفوعاً روایت کرتے ہیں نیز حضرت محمد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جس نے ایسا جانور (مادہ) خریدا جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا تھا پس اس نے دودھ دوہا تو اسے اختیار ہے چاہے تو

۱۔ کہا گیا ہے کہ اس سے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کیلئے سحری کے وقت اٹھنا مشکل ہے لہٰذا وتر پڑھ کر سونے کا حکم دیا۔ اگر کوئی شخص سحری کے وقت جاگ سکتا ہو تو وہ سحری کے وقت وتر پڑھے' یہ بہتر ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

اس کو لے لے اور چاہے تو واپس لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔"[1]

۴۶۷۔ حضرت مُعْمر نے اس سے روایت کیا جس نے حضرت حسن سے سنا' وہ نبی اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور فرمایا تین دن (دودھ) دوہے۔

۴۶۸۔ حضرت ابو حازم' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی حتی کہ آدمی کسی قبر پر جا کر مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا: کاش! میں اس قبر میں ہوتا اس وقت اسے دین میں آزمائش کا سامنا ہوگا۔"[2]

۴۶۹۔ حضرت ثابت جو عبدالرحمٰن بن زید کے آزاد کردہ غلام ہیں' فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
"سوار، پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔"

۴۷۰۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ' رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی ایک (کھانا وغیرہ) کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔"

۴۷۱۔ حضرت زھری سے مروی ہے' انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن عمر سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے اس کی مثل خبر دیتے ہیں۔

۴۷۲۔ حضرت عطاء بن یزید لیثی اور ابو عبداللہ الاغر' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "بے شک جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے (رحمت مراد ہے) اور فرماتا ہے کون مجھ سے

۳۔ احناف کے نزدیک ایک صاع کھجوریں نہیں دیں گے کیونکہ جب اس نے دودھ استعمال کیا تو اسے چارہ بھی دیا ہے اور کھجوریں اس دودھ کی صورتاً مثل نہیں اور معنوی طور پر بھی مثل نہیں ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۴۔ مطلب یہ کہ جب آدمی دیکھے گا کہ اس کا دین محفوظ نہیں رہ سکتا تو وہ زندہ رہنے سے مرنا بہتر خیال کرے گا۔ ۱۲ ہزاروی۔

دعا مانگتا ہے میں اس کو قبول کروں؟ کون مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے میں اس کو بخش دوں؟"[1]

۴۷۳۔ حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی ایک نا پسندیدہ بات دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور اسے (کسی کے سامنے) بیان نہ کرے، وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

۴۷۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "جو شخص اہل مدینہ سے فریب (مکاری) کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس مکاری کا بدلہ دے گا۔"

راوی فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا گیا کہ انہوں نے فرمایا: وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

۴۷۵۔ حضرت ابوتمیمہ ہُجَیمی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

"جو شخص کاہن (نجومی) کے پاس جائے[2] اور جو کچھ وہ کہتا ہے اس کی تصدیق کرے یا حائضہ عورت سے جماع کرے یا بیوی سے بدفعلی کرے وہ اس چیز سے دور ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کی گئی۔"[3]

۴۷۶۔ حضرت عطاء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "میں ایک گری ہوئی کھجور پاتا ہوں تو اسے کھانے کیلئے اٹھالیتا ہوں پھر میں اسے

۱۔ یہ ہر رات ہوتا ہے جب کہ لیلۃ القدر اور شب برات میں یہ نزول غروبِ آفتاب کے وقت ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ نجومیوں کی باتوں کو حق سمجھنا اور ان کے پاس غیب کا علم ماننا ممنوع ہے۔ ۱۲ ہزاروی

۳۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کا دینِ اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

اس خوف سے پھینک دیتا ہوں کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو۔“[1]

۴۷۷۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ”جب کوئی غلام فوت ہو جاتا ہے اور اس نے اپنے رب کی عبادت بھی اچھی طرح کی اور اپنے آقا کی خیر خواہی بھی کی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے (جہنم سے) آزاد کر دیتا ہے۔“[2]

۴۷۸۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا: نہیں! اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور (اپنی) نگاہ کو جھٹلا دیا۔“[3]

۴۷۹۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ”میں تمہیں کوئی چیز نہیں دیتا اور نہ اس کو تم سے روک رکھتا ہوں میں خازن (قاسم) ہوں جس جگہ کا مجھے حکم ہوتا ہے وہاں دیتا ہوں۔“[4]

۴۸۰۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی تصدیق کے ساتھ لیلۃ القدر میں قیام کرے (یعنی شب بیداری کرے)‘ اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

۱۔ حضور ﷺ کی اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ اگر کوئی گری پڑی چیز ہو اور کسی کی مِلک نہ ہو تو اسے ضائع نہ ہونے دیا جائے نیز آپ مشتبہات سے بھی بچتے تھے‘ یہی تقویٰ ہے نیز آپ کیلئے صدقہ جائز نہ تھا۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ کیونکہ جو شخص کسی کا غلام یا ملازم ہو اس کیلئے دونوں کام کرنے مشکل ہوتے ہیں‘ اگر اپنے آقا کی خدمت کرے تو عبادت کیلئے وقت نہیں نکلتا یا آقا رکاوٹ بنتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ مقصد یہ ہے کہ جب تو نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھائی تو اس ذات کی عظمت و تعظیم کا یہ تقاضا ہے کہ تجھے سچا سمجھوں حالانکہ تو جھوٹا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۴۔ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اختیارات دیئے اور قاسم بنایا لیکن آپ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جہاں اس کا حکم ہوتا ہے‘ خرچ کرتے ہیں‘ نہ تو اختیارات کی نفی جائز ہے اور نہ ہی یہ بات درست ہے کہ آپ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں مختار ہیں۔۱۲ ہزاروی۔

۴۸۱۔ اسی سند کے ساتھ رسولِ اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''بے شک شیطان انسانی جسم میں منتقل ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اسے (انسان کو) ایک دروازے سے محفوظ رکھتا ہے تو وہ دوسرے دروازے سے آجاتا ہے حتی کہ اس کے بعض حصے کو ہلاک کر دیتا ہے۔''[۱]

۴۸۲۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے: مجھے لوگوں پر تعجب ہے کہ انہوں نے اس چاند کو دیکھ کر تکبیر کہنا (اللہ اکبر کہنا) چھوڑ دیا اور میرے نزدیک تکبیر کہنا اچھا ہے لیکن شیطان انسان کے پاس گناہ کی جانب سے آتا ہے پس جب وہ شخص اس سے محفوظ رہتا ہے تو وہ نیکی کے راستے سے آتا ہے تاکہ وہ سنت کو چھوڑ کر بدعت اختیار کرے۔[۲]

۴۸۳۔ حضرت عطاء، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو زیادہ جنتیوں اور وہاں ٹھہرنے والوں کو مساکین پایا۔''

۴۸۴۔ اسی سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے، آپ سے پوچھا گیا کہ کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں (اس کا اسلام افضل ہے)۔''

۴۸۵۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا:
''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے البتہ مدینہ طیبہ کی مسجد (مسجد نبوی) میں نماز کعبہ شریف کے علاوہ دیگر مساجد کے مقابلے میں ایک ہزار درجہ افضل ہے۔''[۳]

۴۸۶۔ اسی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: دو آدمیوں نے ایک

۱۔ یعنی کسی عضو کو گناہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی کئی لوگ نیکی کے کام پر گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں جس طرح آج کل محافلِ نعت کے نام پر نیکی کی جاتی ہے لیکن اس میں لاکھوں روپے خرچ کرنا اور دینی مدارس یا ضرورتمندوں کی حاجات پوری نہ کرنا، رات بھر محافل اور صبح کی نماز سے غافل، نعت میں خلافِ شریعت طریقے اختیار کرنا اور علماء کی مخالفت کرنا وغیرہ۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ بعض روایات میں پچاس ہزار کا ذکر ہے۔۱۲ ہزاروی۔

دوسرے کو گالی دی اور ان میں سے ایک نے دوسرے کو اس کی ماں کے حوالے سے عار دلائی۔ یہ بات رسول اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے اس شخص کو بلا کر پوچھا کیا تم نے اسے اس کی ماں کے حوالے سے عار دلائی ہے۔

آپ نے کئی بار یہ سوال کیا تو اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے جو کچھ کہا ہے اس پر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنا سر اٹھا کر اس جماعت کو دیکھو! اس نے رسول اکرم ﷺ کے گرد صحابہ کرام کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا: تم ان میں سے کسی سرخ اور سیاہ سے افضل نہیں ہو البتہ جس کو دین میں فضیلت حاصل ہو (وہ افضل ہے)۔

۴۸۷۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''ہر مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہے (یعنی قابلِ احترام ہے) اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ کی قرأت کی جائے۔'' اور آپ نے فرمایا: ''صبر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے ہے۔''

۴۸۸۔ حضرت سعید بن میبّب یا حضرت ابو سلمہ (رضی اللہ عنہ)' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جب تم (ماہ رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اس (چاند) کو دیکھو تو روزہ چھوڑ دو (یعنی عید کرو) پس اگر وہ تم پر چھپ جائے (بادل وغیرہ ہوں) تو تیس کی گنتی پوری کرو۔''

۴۸۹۔ حضرت ابو المنکدر' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ تمہارا روزہ اس دن ہے جب تم روزہ رکھو اور تمہارا افطار (عید) اس دن ہے جب تم روزہ رکھنا چھوڑ دو۔

۴۹۰۔ حضرت خلاس بن عمرو' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص عطیہ دے کر واپس لے لیتا ہے اس کی مثال اُس کتے کی طرح ہے جو کھاتا ہے' جب سیر ہو جاتا ہے تو قے کرتا ہے پھر اپنی قے کی طرف رجوع کر کے اس کو کھا لیتا ہے۔''

۴۹۱۔ حضرت ابوہریرہ ﷺ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص ایسی دودھ دینے والی اونٹنی یا بکری خریدے جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہو تو اس کو دو باتوں میں سے ایک میں اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو رکھ لے اور اگر چاہے تو اس کو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک برتن (صاع) کھجوریں بھی دے اور یہ اس صورت میں ہے جب اس کا دودھ کم ہو جائے۔''

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ بھی حضور ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔[1]

۴۹۲۔ حضرت خلاس بن عمرو' حضرت ابوہریرہ ﷺ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم ایسی قوم سے لڑائی کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور حتی کہ تم چوڑے منہ اور چپٹی ناک والوں سے لڑو گویا ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہیں۔''

۴۹۳۔ حضرت خلاس' حضرت ابوہریرہ ﷺ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں ایک نوجوان تھا جو ایک قیمتی جوڑے میں تکبر اور غرور کے ساتھ چلتا تھا تو اس کو زمین نے نگل لیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔''

۴۹۴۔ حضرت خلاس' حضرت ابوہریرہ ﷺ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت غضبناک ہوتا ہے جس کو اللہ کا رسول قتل کرے[2] اور اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غضب زیادہ ہوتا ہے جس کو بادشاہوں کا بادشاہ کہا جائے' اللہ کے سوا (حقیقتاً) کوئی بادشاہ نہیں۔''

۴۹۵۔ حضرت ابوالمھزم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ ﷺ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے

۱۔ لوگ دوہنے کیلئے گائے یا بکری وغیرہ کے تھنوں میں کئی دن دودھ روک لیتے تاکہ خریدار سمجھے کہ یہ زیادہ دودھ دینے والا جانور ہے پھر اگر وہ دودھ کم دیتا ہے تو خریدار کو اختیار ہے کہ اسے رکھ لے یا واپس کر دے لیکن ایک صاع کھجور صرف اس لئے دینے کا حکم دیا کہ اس نے دودھ استعمال کیا۔ حنفی فقہ کے مطابق اس حدیث میں یہ عمل نہیں کیونکہ جب اس نے دودھ استعمال کیا تو جانور کو چارہ بھی دیا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی جنگ کے دوران جو کافر کسی نبی کے ہاتھ قتل ہوا وہ بہت بد بخت ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایسے دو شخص جنت میں جمع نہیں ہوں گے جن میں سے ایک اپنے دوسرے بھائی سے کہے: اے کافر!''[1]

۴۹۶۔ حضرت خلاس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

''جو شخص کسی قیافہ شناس یا کاہن کے پاس آئے اور اس سے سوال کر کے اس کی بات کی تصدیق کرے، اس نے اس چیز کا انکار کیا جو محمد (ﷺ) پر نازل ہوئی۔''

۴۹۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے دو قسم کے لباسوں اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے:

۱. کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ لینا۔

۲. دونوں ٹانگیں کھڑی کر کے کمر سے کپڑے کو لاتے ہوئے گھٹنوں کے نیچے باندھنا

اور دو سودے۔

۱. لمس (ہاتھ لگانا)

۲. نبذ (پھینکنا)۔[2]

۴۹۸۔ حضرت خلاس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''لوگ نیکی اور برائی کی کانیں ہیں پس جو ان میں سے دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام (کے دور) میں بھی بہتر ہیں جب (دین کی) سمجھ رکھتے ہوں (یعنی ایمان لائیں)۔''

۴۹۹۔ حضرت یحییٰ بن یعمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''(قیامت کے دن) بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا اگر

۱۔ کسی کو کافر کہنے والا اگر واقعی کافر کو کافر کہے تو یہ مسلمان اور وہ کافر ہے اور اگر مسلمان کو کافر کہے تو کفر کہنے والے کی طرف لوٹے گا دونوں صورتوں میں ایک مسلمان، دوسرا کافر، ایک جنتی، دوسرا جہنمی ہو گا لہٰذا قیامت کے دن اکٹھے نہیں ہوں گے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ دور جاہلیت میں اس طرح سودا ہوتا تھا کہ جس چیز کو ہاتھ لگا لیا اس کا سودا ہو گیا یا جس کو کسی کی طرف پھینک دیا اس کا سودا ہو گیا اس سے منع فرمایا۔۱۲ ہزاروی۔

اس نے اس کو مکمل کیا ہو گا تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا دیکھو! میرے بندے کے پاس نفل نماز ہے؟ اگر اس کے پاس نفل نماز ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے ذریعے فرائض کی تکمیل کرو۔[1]

۵۰۰۔ حضرت شہر بن حوشب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم اصحابِ رسول میں اس آیت کے بارے میں اختلاف ہوا۔

کشجرة خبيثة اجتثت من فوق الارض ما لها من قرار.[2]

''(بری بات کی مثال) اس خبیث درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر اوپر اُگتا ہے اسے (زمین میں) قرار حاصل نہیں۔''

ہم نے کہا: ہمارے خیال میں یہ کھمبی ہے (اتنے میں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے پوچھا: کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: اس آیت میں جس درخت کا ذکر ہے۔ ہم نے اس کے بارے میں کہا کہ ہم اس کو کھمبی خیال کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی مَنّ سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کیلئے شفاء ہے اور عجوہ کھجور جنت سے ہے اور یہ زہر سے شفا ہے۔[3]

۵۰۱۔ حضرت محمد بن زیاد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب گھر کے علاوہ کہیں سے کھانا آتا تو آپ پوچھتے: ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اس سے تناول نہ فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو اُس سے تناول فرماتے۔

۵۰۲۔ حضرت محمد بن زیاد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو ہنستے کم اور روتے زیادہ، لیکن ایک

۱۔ یعنی فرض نماز کی ادائیگی میں کوئی کمی یا نقص ہوا تو اس کو نفل نماز کے ذریعے پورا کیا جائے گا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ ابراہیم: ۲۶

۳۔ یعنی جو منّ و سلوٰی بنی اسرائیل پر اترا تھا یہ اسی کی جنس سے ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

دوسرے کے قریب رہو سیدھے راستے پر چلو اور (جنت کی) خوشخبری حاصل کرو۔"[1]

۵۰۳۔ حضرت حسن، رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جانور کا کسی کو ہلاک کرنا معاف ہے، کان میں گر کر مر جانا معاف ہے اور زمین سے ملنے والے خزانے میں پانچواں حصہ (لازم) ہے۔"[2]

۵۰۴۔ حضرت محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں، کئی دیگر راویوں نے بھی اسے حضور ﷺ سے روایت کیا۔

۵۰۵۔ حضرت اوس بن خالد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "دابہ (جانور) ظاہر ہوگا اور اس کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ عصا کے ساتھ مومن کا چہرہ روشن ہوگا اور انگوٹھی کے ساتھ وہ کافر کی ناک پر مہر لگائے گا اور بے شک لوگ دسترخوان پر جمع ہوں گے تو وہ اس سے کہے گا اے مومن! اور دوسرے سے کہے گا اے کافر!"

۵۰۶۔ ابن ابی عمار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسیکا خادم کھانا لائے تو اس نے اس کی گرمی اور عمل برداشت کیا ہے پس چاہئے کہ وہ اس کو ساتھ بٹھا کر اسے لقمہ دے۔"

۵۰۷۔ حضرت زید بن ابی عتاب سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "پانچ باتیں جو جلد ہی ظاہر ہوں گی ان میں سے جو بھی پہلی ہو وہ (قیامت کی) نشانیوں میں سے ہوگی اور ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو اس وقت کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا۔

۱۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

۱۔ آخرت کے عذاب کے بارے میں فرمایا کہ اگر تم اس کے بارے میں جانتے تو کبھی سکون اور چین کی زندگی نہ گزارتے۔ قریب رہنے کا مطلب روحانی اور قلبی طور پر ایک دوسرے کے قریب ہونا ہے اگرچہ جسمانی طور پر ایک دوسرے سے دور ہوں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اگر کسی جانور نے کسی کو مار دیا تو اس کا تاوان نہ ہوگا البتہ اس جانور کے مالک کا فرض ہے کہ اگر وہ جانور نقصان پہنچاتا ہے تو اسے باندھ کر رکھے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲. دجال۔

۳. یاجوج ماجوج۔

۴. دھواں۔

۵. دابہ (جانور)۔[1]

۵۰۸۔ حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے ہاں حجت اور عذر قرار پائے گی:

۱. کوئی شخص زمانہ فترت میں انتقال کر جائے۔

۲. کوئی آدمی بڑھاپے میں فوت ہو جائے۔

۳. ایسا شخص جس کی عقل کام نہ کرتی ہو۔

۴. بہرہ گونگا آدمی۔

اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: میں تمہاری طرف رسول (فرشتہ) بھیجتا ہوں پس تم اُس کی اطاعت کرو پس وہ ان کے پاس آئے گا، ان لوگوں کیلئے آگ بھڑکائی جائے گی اور وہ (فرشتہ) کہے گا اس میں داخل ہو جاؤ پس جو اس میں داخل ہو گا، آگ اس پر ٹھنڈک اور سلامتی بن جائے گی اور جو اس میں داخل نہیں ہو گا اس کے لئے عذاب ثابت ہو جائے گا۔[2]''

۵۰۹۔ حضرت ابوالمھزم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ جب آپ کے پاس ایک بڑے پیالے میں سات گوہ لائی گئیں ان پر گھی ڈالا گیا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ان سے گھن آتی ہے تم ان کو کھاؤ۔[3]

۱۔ اُس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا لہٰذا کفر سے توبہ کرنا اور ایمان لانا مفید نہ ہو گا۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتے کی بات مانیں گے اور جہنم میں داخل ہو جائیں تو وہ ان کے لئے عذاب نہیں ہو گی لیکن جب اس کی بات نہیں مانیں گے تو عذاب کے مستحق ہوں گے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ نہیں کھائی اور دوسروں کو منع نہیں فرمایا۔۱۲ ہزاروی۔

۵۱۰۔ حضرت ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''بہادر وہ نہیں جو لوگوں پر غالب آئے بلکہ بہادر وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب آئے۔''

۵۱۱۔ حضرت محرر ابن ابی ھریرہ، اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کو نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سورۂ برأت دے کر مکہ مکرمہ بھیجا تھا۔ ان کے بیٹے نے ان سے پوچھا کہ آپ کس بات کا اعلان کرتے تھے فرمایا: چار باتوں کا اعلان کرتے تھے۔

۱۔ جنت میں صرف مومن جائیں گے

۲۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکتا۔

۳۔ کوئی شخص بیت اللہ شریف کا طواف ننگے ہو کر نہیں کرے گا۔

۴۔ جس شخص کا رسول اکرم ﷺ سے معاہدہ ہو تو اس کی مدت صرف چار مہینے ہے۔

فرماتے ہیں: میں ان باتوں کا اعلان کرتا رہا حتی کہ میری آواز بلند ہوگئی۔

۵۱۲۔ حضرت ابو حازم کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم ﷺ نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا۔[1]

۵۱۳۔ حضرت خلاس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار آدمی اس کے سائے میں سو سال چلے گا پھر بھی اس کو طے نہیں کر سکے گا۔''

۵۱۴۔ حضرت حسن (بصری) رضی اللہ عنہ، رسول اکرم ﷺ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں اور حضرت عوف فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ظل ممدود کا لفظ ہے یعنی بہت پھیلا ہوا سایہ۔

۵۱۵۔ حضرت عطاء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو رسوا کرتا ہے۔'' پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''تقویٰ اس جگہ

۱۔ اس کمائی سے زنا کاری وغیرہ کی کمائی مراد ہے۔۱۲ ہزاروی۔

(یعنی دل میں) ہے۔''[1]

۵۱۶۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔''

۵۱۷۔ اسی سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی قسم! جنت میں تم میں سے کسی ایک کی کمان کی تندی یا کوڑا (لاٹھی) آسمانوں اور زمین کے درمیان جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے۔[2]

۵۱۸۔ حضرت عامر بن لدین اشعری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

''بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے پس اپنی عید کے دن کو روزے کا دن نہ بناؤ مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد روزہ رکھو۔''[3]

۵۱۹۔ عبدالملک بن عمیر ایک شخص کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو البتہ یہ کہ اس کو ایک روزے کے ساتھ ملاؤ۔''

اسحاق کہتے ہیں: اس شخص (راوی) سے مراد زیاد حارثی ابوالاوبر ہیں۔ جریر اور معتمر نے اسی طرح کہا ہے۔

۵۲۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو مسلمان مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے حتی کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔''[4]

۱۔ یعنی ظاہری جبہ و دستار تقوی کی علامت نہیں جب تک دل پاک نہ ہو اگر تقویٰ ہو تو عام لباس بھی قابلِ قبول ہے اور تقوی یعنی (خوف خدا) نہ ہو تو ظاہری لباس بے مقصد ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ مطلب یہ کہ جنت کی ہر چیز تمام دنیاوی اشیاء سے بہتر ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا تاکہ یہ خیال پیدا نہ ہو کہ اس دن کا روزہ ہی اہمیت کا حامل ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۴۔ اس سے واضح ہوا کہ حضور ﷺ زندہ ہیں۔ ہماری طرف سے بھیجے گئے درود و سلام کو سنتے ہیں اور ان کے جواب دیتے ہیں۔۱۲ ہزاروی۔

۵۲۱۔ ابو ادریس خولانی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے وہ ناک جھاڑے اور جو استنجا کے لئے پتھر استعمال کرے تو طاق پتھر استعمال کرے۔''

۵۲۲۔ حضرت سعید مقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''بندہ جب تک مصلّٰی پر ہو وہ مسلسل نماز میں ہوتا ہے جب تک اسے نماز کے علاوہ کسی اور بات نے نہ روکا ہو اور فرشتے اس کے ساتھ ہوتے ہیں اور کہتے ہیں: یا اللہ! اس کو بخش دے۔ یا اللہ اس کو بخش دے (یہ حالت برقرار رہتی ہے) جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو جائے۔[1]

۵۲۳۔ حضرت موسیٰ بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''البتہ قیامت کے دن روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری سے زیادہ خوشبودار ہو گی۔''

۵۲۴۔ حضرت سلمان اغر اپنے باپ سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز کا ثواب مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد کے مقابلے میں ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔[2]

۵۲۵۔ حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''آج یاجوج ماجوج کی دیوار اس قدر کھل گئی ہے۔'' مؤمّل (راوی) نے ہاتھ سے دس (کے ہندسے) کی گرہ بنا کر دکھایا۔[3]

۵۲۶۔ حضرت عبدی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں اس فتنے کا علم رکھتا ہوں جو کہ ہونے والا ہے لیکن اس سے نکلنے کا راستہ معلوم نہیں۔

۱۔ نماز کے انتظار میں دینے کو حالتِ نماز قرار دیا گیا چونکہ وہ کسی اور مقصد کے لئے نہیں بلکہ نماز کے لئے اپنا وقت صرف کر رہا ہے لہٰذا اسے اس وقت کی قربانی کا بھی ثواب ملے گا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ بعض روایات میں پچاس ہزار کا ذکر ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کا گھیرا بنا کر صفر کی صورت بنائی اور درمیان والی انگلی کو اٹھا کر ایک کا ہندسہ بنایا۔ ۱۲ ہزاروی۔

راوی فرماتے ہیں ان سے پوچھا گیا نکلنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: میں اپنے ہاتھوں کو اس طرح روکوں حتی کہ ایک شخص آئے اور مجھے قتل کردے (یعنی میں اس میں مبتلا نہ ہوں)۔

۵۲۷۔ حضرت سالم جو ابن مطیع کے آزاد کردہ غلام ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

رفاعہ بن زید الجذامی نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک غلام بطور تحفہ پیش کیا' وہ آپ کے ساتھ خیبر کی طرف گیا۔ رسول اکرم ﷺ جب خیبر سے واپس تشریف لائے تو شام کے وقت یعنی عصر اور مغرب کے درمیان وادی کے کنارے پر اترے' وہ غلام اٹھا اور حضور ﷺ (کی سواری پر اس) کا کجاوہ رکھنے لگا کہ اچانک ایک نامعلوم مقام کی طرف سے تیر آیا جس سے وہ قتل ہو گیا۔ ہم نے کہا: تمہیں جنت مبارک ہو گا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک ایک چادر کی وجہ سے وہ جہنم میں جل رہا ہے جسے اس نے خیبر کے دن مسلمانوں کے مالِ فے سے چرایا تھا۔[1]

راوی فرماتے ہیں: اس کے بعد صحابہ کرام میں سے ایک شخص گھبرایا ہوا آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں نے (مالِ فے سے) اپنے جوتوں کے لئے دو تسمے لئے تھے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لئے جہنم میں ان کی مثل تیار کیا گیا ہے۔

۵۲۸۔ حضرت ابو صالح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو گے حتی کہ ایمان لاؤ اور جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو' مومن نہیں ہو سکتے۔ اگر تم چاہو تو میں ایسے کام کی طرف تمہاری راہنمائی کروں کہ اگر تم وہ کام کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔''

انہوں نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ! (بتائیے؟)

آپ نے فرمایا: ''آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔''

۱۔ رسول اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے مال سے کچھ بھی چرانے سے منع فرمایا اور اس سے ڈرایا کہ ایسا کرنے والا جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۵۲۹۔ حضرت مجاہد سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا جنت میں سننے کی صلاحیت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ایک درخت ہے جس کی جڑیں سونے کی، اس کی شاخیں چاندی کی، اس کا پھل یاقوت اور زبرجد کا ہوگا۔ اس کی طرف ہوا بھیجی جائے گی تو اس درخت کا بعض حصہ دوسرے بعض سے ٹکرائے گا تو اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی گئی ہوگی۔[1]

۵۳۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے مالوں کے ذریعے لوگوں سے حسن سلوک کرنے کی طاقت نہیں رکھتے پس تم ان کے ساتھ کشادہ روئی اور اچھے اخلاق کے ذریعے حسن سلوک کرو۔''[2]

۵۳۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہند کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''تمہارا ایک لشکر ہند میں جہاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں پر فتح عطا فرمائے گا حتی کہ سندھ کے بادشاہ اس طرح آئیں گے کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوں گے پس اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخش دے گا اور جب وہ واپس جائیں گے تو حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو شام میں پائیں گے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں نے اس جہاد کو پایا تو میں اپنا موروثی اور خود کمایا ہوا (تمام مال) فروخت کر کے جہاد میں شامل ہوں گا اور جب اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر فتح عطا فرمائے گا تو ہم واپس لوٹیں گے پس میں آزاد شدہ ابوہریرہ شام میں آ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کروں گا۔ میں اس بات کی حرص رکھوں گا کہ ان کے قریب ہو کر ان کو بتاؤں کہ یارسول اللہ! میں نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے۔

فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (یہ بات سن کر) مسکرائے اور فرمایا: ان کے پاس دوسری مرتبہ جانا پہلی مرتبہ جانے کی طرح نہیں ہے ان کو موت کی ہیبت کی طرح ہیبت دی جائے

۱۔ اللہ تعالیٰ خالق و مالک اور قادر ہے اگر وہ گوشت پوست کو بولنے کی طاقت دے سکتا ہے تو درختوں اور پتھروں کو بھی یہ طاقت دے سکتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ ضروری نہیں کہ مالدار لوگ ہی نیکی کمائیں' اسلام نے غرباء کے لئے بھی یہ راستہ کھلا رکھا ہے۔ حسنِ سلوک بھی صدقہ بن جاتا ہے اور اس کا ثواب ملتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

گی جو لوگوں کے چہروں کو چھوئے گی اور ان کو جنت کے درجات کی خبر دے گی۔[1]

۵۳۲۔ حضرت ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کس طرح خوش عیش رہوں جب کہ سینگ (اٹھانے) والے (حضرت اسرافیل علیہ السلام) نے سینگ منہ میں رکھ کر کان لگائے ہوئے اور پیشانی جھکائی ہوئی ہے، وہ اس انتظار میں ہے کہ کب پھونکنے کی اجازت دی جائے پس وہ پھونکے۔''[2]

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یوں کہو''

حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل، علی اللّٰہ توکلنا.''

''اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے، ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔''

۵۳۳۔ ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۵۳۴۔ ایک اور سند کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۵۳۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جو شخص لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے تو یہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے، سب سے ہلکی بیماری پریشانی ہے۔

۵۳۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، یحیٰ (راوی) فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا:

من جاء بالحسنة فله خير منها وهم من فزع يومئذ آمنون[3]

''جو شخص نیکی کرے اس کے لئے اس سے بہتر جزا ہے اور وہ لوگ اس دن (قیامت کو) گھبراہٹ سے بے خوف ہوں گے۔''

۱۔ یہ غیب کی خبریں ہیں جو انبیاء کرام علیہم السلام کو دی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو غیب کا علم ذاتی طور پر حاصل ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کو بارگاہ خداوندی سے علومِ غیبیہ عطا کئے جاتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ جب حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے تو قیامت قائم ہوگی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں اور آپ کے طفیل لوگوں کی بخشش ہوگی۔ اس حدیث کے ذریعے آپ نے امت کو قیامت کے ہولناک منظر سے ڈرایا اور نیک اعمال کی ترغیب دی ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ سورہ النمل: ۸۹

اس سے لا الہ الا اللہ مراد ہے۔

اور

ومن جاء بالسیئة فکبت و جوھھم فی النار[1]

''اور جو شخص برائی کا مرتکب ہوگا تو ان لوگوں کو چہروں کے بل جہنم میں ڈالا جائے گا۔''

اس سے مراد شرک ہے۔

۵۳۷۔ حضرت ابو غطفان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز میں سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے ہے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لئے ہے اور جو نماز میں ایسا اشارہ کرے جو سمجھا جاتا ہے تو دوبارہ نماز پڑھے۔''[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات مکمل ہوئیں

۱۔ سورہ النمل: ۹۰

۲۔ اگر نماز میں کوئی ایسی بات پیش آئے کہ امام صاحب کو مطلع کرنا ضروری ہو تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ ماریں' آواز نہ نکالیں۔ اسی طرح کسی کو معلوم نہیں کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور وہ نمازی کو آواز دے رہا ہے تو اس کو بتانے کے لئے کہ میں نماز میں ہوں' یہی طریقہ اختیار کیا جائے۔ ۱۲ ہزاروی۔

نبی اکرم ﷺ کی وہ احادیث جو حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں

۵۳۸۔ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں ہم (خواتین) رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ جہاد کے لئے جاتی تھیں پس ہم ان (مجاہدین) کو پانی پلاتیں اور ان کی خدمت کرتی تھیں اور شہداء اور زخمیوں کو مدینہ شریف کی طرف لاتی تھیں۔

۵۳۹۔ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے عاشوراء کی صبح انصار کی بستیوں کی طرف پیغام بھیجا کہ تم میں سے جس نے صبح روزے کی حالت میں کی ہے وہ اپنے روزے کو پورا کرے اور جس نے صبح اس حالت میں کی کہ روزہ نہیں رکھا تھا وہ دن کا باقی حصہ کچھ نہ کھائے پیے۔

۵۴۰۔ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے لئے وضو کا برتن رکھا گیا آپ نے تین تین بار (اعضاء دھونے کے ساتھ) وضو کیا اور سر کا مسح دو بار کیا۔[۱]

۵۴۱۔ حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو انہوں نے پوچھا: تُو کون ہے؟ میں نے جواب دیا میں عبداللہ بن محمد بن عقیل ہوں۔ انہوں نے پوچھا تمہاری ماں کون ہے؟ میں نے کہا: ریطہ

۱۔ مسح کا معنی اس عضو کو تر کرنا ہے جس کا مسح کیا جا رہا ہو اگر دو مرتبہ پانی لے کر مسح کریں تو یہ دھونے کی کیفیت ہو جائے گی لہٰذا اس کا مطلب یہ ہے کہ پانی ایک بار لیا اور دوسری بار ویسے ہی سر پر ہاتھ پھیرا۔۱۲ ہزاروی۔

بنت علی (حضرت زینب صغریٰ بنت علی رضی اللہ عنہما) یا کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فلاں بیٹی (راوی کو شک ہے)۔ انہوں نے کہا: اے بھتیجے! تمہارا آنا مبارک ہو۔ میں نے کہا میں آپ سے رسول اکرم ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھنے کے لئے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا: ہاں! رسول اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لاتے اور اس برتن میں یا اسکی مثل برتن میں وضو فرماتے اور وہ ایک مُدّ کے قریب ہوتا تھا (یعنی ۱.۰۳۲ لیٹر)۔ وہ فرماتی ہیں آپ نے اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر کلی کی، پھر ناک جھاڑا اور اپنے چہرۂ انور کو دھویا یہ عمل تین بار کیا پھر اپنے ہاتھوں (بازوؤں) کو تین بار دھویا، پھر سر کا مسح دو بار کیا اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کیا پھر پاؤں کو تین تین بار دھویا۔

اس کے بعد حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو میں نے ان کو یہ حدیث بتائی۔ انہوں نے فرمایا لوگ دھونے کے علاوہ کو نہیں مانتے اور ہم اللہ کی کتاب میں مسح کا حکم پاتے ہیں، ان کی مراد پاؤں ہیں۔[1]

۵۴۲۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: وہ فرماتی ہیں میں اور انصار کی کچھ خواتین حضرت اسماء بنت مُخَرِّبہ ابوجہل کی ماں کے پاس گئیں اور اس کا بیٹا عبداللہ بن ابی ربیعہ اس کے لئے یمن سے عطر بھیجتا تھا اور وہ اسے ادھار کے طور پر بیچتی تھی۔

حضرت ربیع فرماتی ہیں میں نے اس سے (عطر) خریدا اس نے میرے لئے وزن کیا اور میں نے اس کو اپنی شیشیوں میں ڈال دیا جس طرح اس نے میری ساتھی کے لئے وزن

۱۔ بعض حضرات کے نزدیک وضو میں پاؤں کا مسح فرض ہے، دھونا فرض نہیں۔ وہ فرماتے ہیں: وامسحوا برء وسکم و ارجلکم میں ارجلکم کو مجرور پڑھتے ہوئے رء وسکم پر عطف ہے لہٰذا دونوں (سر اور پاؤں) کا حکم مسح ہے۔ ہمارے نزدیک اس کا عطف ایدیکم پر ہے لہٰذا دھونے کے حکم میں داخل ہے اور اس کی تائید متعدد احادیث سے ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خشک ایڑیاں دیکھ کر فرمایا: ان ایڑیوں کے لئے خرابی ہے۔ اگر دھونا فرض نہ ہوتا تو یہ بات کیوں فرماتے نیز دونوں قرأتوں پر عمل کی صورت یہ ہے کہ موزے پہنے ہوئے ہوں تو مسح کرے، ننگے پاؤں ہوں تو دھونا فرض ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

کیا۔ اس نے کہا: میرا تمہارے ذمے جو حق ہے اس کی تحریر دو۔ میں نے کہا: میں ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما کے بارے میں تحریر لکھوں؟ اس نے کہا تم اپنے سردار کو قتل کرنے والے کی بیٹی ہو۔[1]

میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں قاتل نہیں ہوں۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں تم پر کبھی بھی نہیں بیچوں گی۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تم سے کبھی بھی کوئی چیز نہیں خریدوں گی۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! نہ یہ خوشبو ہے اور نہ ہوا۔ اس کے بعد حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے بیٹے! اللہ کی قسم! میں نے اس سے اچھی خوشبو نہیں سونگھی لیکن جب اس نے یہ گفتگو کی تو مجھے غصہ آیا اور میں نے یہ گفتگو کی۔

۵۴۳۔ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میری شادی کے دن رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور جہاں مَیں بیٹھی ہوں اس جگہ تشریف فرما ہوئے اور میرے پاس دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور گا رہی تھیں۔ وہ میرے آباؤ اجداد کا ذکر کر رہی تھیں جو بدر میں شہید ہوئے انہوں نے اپنے کلام میں یہ بھی کہا: ہم میں ایک نبی ہیں جو آج اور کل کی باتیں جانتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ بات نہ کہو۔[2]

۵۴۴۔ حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں میں نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی ہیں میں رسول اکرم ﷺ کے پاس کھجوروں اور چھوٹی ککڑی کا ایک تھال لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے میرے ہاتھ میں زیور یا سونا ڈالا اور فرمایا اس کے ساتھ زینت اختیار کرو۔[3]

۱۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ حضرت معوذ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر کے موقع پر ابوجہل کو قتل کیا تھا تو حضرت ربیع نے جواب دیا میں قاتل نہیں ہوں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ حضور ﷺ نے اپنے سامنے اپنی تعریف پسند نہ کی یا یہ مطلب ہے کہ گانے بجانے میں نبی کا ذکر نہیں ہونا چاہئے۔ یہ مطلب نہیں کہ حضور ﷺ کو کل کی بات کا علم نہ تھا۔ غزوۂ بدر میں حضور ﷺ نے فرمایا: فلاں کافر کل اِس جگہ مرے گا۔ آپ نے کل کی بات بھی بتائی کہ کون مرے گا اور کہاں مرے گا اور یہ بھی بتایا کہ یہ غیب نہیں تو اور کیا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ تحائف کے بدلے تحائف دینا سنت ہے نیز عورتوں کے لئے سونے کے زیورات پہننا جائز ہے جن احادیث میں ڈرایا گیا تو اس سے مراد وہ صورت ہے جب اس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔ ۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ کی وہ احادیثِ مبارکہ جو آپ سے حضرت ام فروہ اور دیگر خواتینِ مدینہ طیبہ نے روایت کی ہیں

۵۴۵۔ حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا جو رسول اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کرنے والی خواتین میں سے ہیں' فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پہلے وقت میں نماز پڑھنا۔''[1]

۵۴۶۔ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک خاتون نے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ آرام فرما ہوئے پھر بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھ پر ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اپنی امت کی اس قوم پر (مسکرا رہا ہوں) جو سمندر کے ذریعے جہاد کے لئے جائیں گے ان کی مثال ان بادشاہوں کی طرح ہے جو تختوں پر (بیٹھے) ہوتے ہیں۔ اس کے بعد آپ دوبارہ آرام فرما ہوئے۔ پھر بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا میری امت میں سے ایک قوم دریا کے ذریعے جہاد کی خاطر نکلے گی ان کو مالِ غنیمت کم ملے گا لیکن اُن کی بخشش ہو جائے گی۔

اس خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔

۱۔ نماز کے بارے میں مختلف احادیث ہیں کہیں جلدی پڑھنے اور کہیں تاخیر سے پڑھنے کی ترغیب ہے یعنی پہلے مستحب وقت میں پڑھنا افضل ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

حضرت زید بن اسلم (راوی) فرماتے ہیں: ہمیں حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ خاتون روم کی طرف جہاد میں حضرت منذر بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئیں تھیں اور ان کے ہمراہ ہی تھیں کہ سرزمینِ روم میں ان کا انتقال ہوا۔ (یہ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا تھیں)[1]

۵۴۷۔ حضرت انس بن مالک' حضرت ام حرام بنت ملحان (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ آرام فرما ہوئے پھر بیدار ہوئے ۔اس کے بعد گذشتہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

۵۴۸۔ حضرت ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں کہ ان کی خالہ نے ایک خاتون سے روایت کرتے ہوئے ان کو خبر دی اور اس خاتون کی بات کی تصدیق کی جاتی ہے وہ کہتی ہیں: میرے والد دورِ جاہلیت میں ایک لڑائی میں تھے کہ ان لوگوں کو سخت گرمی پہنچی ۔ایک شخص نے کہا: کون مجھے اپنے جوتے دے گا اس شرط پر کہ میں اپنی پہلی پیدا ہونے والی بیٹی اس کے نکاح میں دوں گا۔ چنانچہ میرے والد نے اپنے جوتے اتار کر اس کی طرف پھینک دیئے۔ اس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی جب وہ بالغ ہوئی تو میرے والد نے کہا: میری بیوی میرے حوالے کرو اس نے کہا: مہر لاؤ۔ میرے والد نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تمہیں جو جوتے دیئے ہیں ان پر اضافہ نہیں کروں گا۔اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں مہر کے بغیر اپنی بیٹی تجھے نہیں دوں گا۔

وہ کہتی ہیں میرے والد رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اس سلسلے میں آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا: میں تجھے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں تم اس کو چھوڑ دو ۔ نہ تمہاری قسم ٹوٹے گی اور نہ تمہارے ساتھی کی قسم ٹوٹے گی۔ پس میرے والد نے اس کو چھوڑ دیا۔[2]

۱۔ رسول اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے واقعات پر مطلع کیا جاتا تھا نیز آپ کی زبان مبارک سے جو بات نکلتی وہ پوری ہو جاتی تھی چنانچہ آپ نے دعا مانگی تو حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا ان لوگوں میں شامل ہو گئیں۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ رسول اکرم ﷺ نے ایسا فیصلہ فرمایا کہ دونوں کا مسئلہ حل ہو گیا اور وہ دونوں گناہ سے بھی بچ گئے۔۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ سے حضرت حبیبہ بنت سہل رضی اللہ عنہما کی مرویات

۵۴۹۔ حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت حبیبہ بنت سہل، حضرت ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں۔انہوں نے ان (بیوی) کو بہت پیٹا۔وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ بات ذکر کی اور کہا: میں حضرت ثابت کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ثابت! اس (کو جو مہر دیا ہے وہ اس) سے لے لو۔

حضرت حبیبہ نے کہا: انہوں نے جو کچھ مجھے دیا وہ بعینہٖ میرے پاس ہے پس وہ ان سے لے لیا گیا اور انہوں نے اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزاری۔[1]

۱۔ اس طریقے کو خلع کہتے ہیں۔اگر خاوند طلاق دینا نہ چاہے اور بیوی طلاق کا مطالبہ کرے تو وہ مہر واپس کر دے یا کسی بھی رقم پر وہ صلح کر لے تو ایک طلاقِ بائن واقع ہو جائے گی۔۱۲ ہزاروی۔

مکی خواتین کی روایات رسول اکرم ﷺ سے

حضرت لُبابہ بنت الحارث رضی اللہ عنہما کی روایات

۵۵۰۔ حضرت قابوس بن مخارق فرماتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھے تو انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! اپنا کپڑا مجھے دیجئے تاکہ میں اس کو دھو دوں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے ام الفضل! بچی کے پیشاب سے (اچھی طرح) دھویا جاتا ہے اور بچے کے پیشاب سے چھینٹے مارے جاتے ہیں۔[۱]

۵۵۱۔ حضرت قابوس بن مخارق، حضرت لبابہ بنت حارث سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اٹھا کر اپنی گود میں لیا تو انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اپنی چادر مجھے دیں تاکہ میں اس کو دھو دوں آپ نے فرمایا: کہ بچی کا پیشاب (اچھی طرح) دھویا جاتا ہے اور بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔

۱۔ یہاں چھینٹے مارنے سے مراد یہ ہے کہ زیادہ اچھی طرح نہیں دھویا جاتا کیونکہ چھینٹے مارنے سے کپڑا پاک نہیں ہوتا اور یہ بات یقینی ہے کہ پیشاب سے کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے چاہے وہ بچے کا پیشاب ہو یا بچی کا۔ ۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ سے حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہ عنہا کی مرویّات

۵۵۲۔ حضرت ابو یزید المدنی سے مروی ہے' فرماتے ہیں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''(چھوٹی) چٹائی مجھے دیں۔'' انہوں نے عرض کیا: ''میں حالتِ حیض میں ہوں۔''

آپ نے فرمایا: ''تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔''[1]

۵۵۳۔ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں حضرت ام ایمن' رسول اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی لونڈی تھیں۔ جب وہ داخل ہوتیں تو کہتیں: السلام لا علیکم۔ پس رسول اکرم ﷺ نے ان کو صرف لفظ السلام کہنے کی اجازت دی۔[2]

۵۵۴۔ حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضرت ام ایمن نے کہا: ''آج اسلام کمزور ہو گیا۔''

سفیان (راوی) بعض اوقات حضرت قیس کی روایت میں کہتے: ان سے کہا گیا تم نہ روؤ تو

۱۔ رسول اکرم ﷺ نے اس حکم کے ذریعے مسئلہ بتایا کہ حیض والی عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا' اس کے ہاتھ کے دھلے ہوئے کپڑے وغیرہ پہننا جائز ہیں صرف اس سے قربت نہیں ہو سکتی اس طرح آپ نے یہودی فکر کا رد فرمایا۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی ان کی زبان سے لفظ ''لا'' کسی قصد اور ارادے کے بغیر نکل جاتا اور اس سے سلام کی نفی ہوتی ہے لہٰذا حضور ﷺ نے ان کو صرف لفظ سلام پر اکتفا کی اجازت دی۔۱۲ ہزاروی۔

انہوں نے کہا: میں آسمان کی خبر پر رو رہی ہوں۔ اسحاق کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ ابوسفیان کی طرف سے وہم ہے۔

۵۵۵۔ حضرت مجاہد سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے اُمِّ ایمن! ہماری طرف اپنی چادر کے ساتھ پردہ کرلیا کرو۔''[1]

ا۔ چونکہ یہ حضور ﷺ کی لونڈی نہ تھیں اس لئے آپ نے ان کو دیگر خواتین کی طرح پردے کا حکم فرمایا۔۱۲ ہزاروی۔

حضرت اُمِّ کُرز اور دیگر مکی خواتین رضی اللہ عنہن کی روایات

۵۵۶۔ حضرت سباع بن ثابت' حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔آپ نے فرمایا:''پرندوں کو ان کے ٹھکانوں میں چھوڑ دو۔''

۵۵۷۔ حضرت عبیداللہ بن ابی یزید' اپنے والد سے' وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سنا ہے کہ بچے کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری (ذبح کی جائے)۔نر ہوں یا مادہ اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں۔

۵۵۸۔ حضرت محمد بن ثابت فرماتے ہیں حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سنا۔آپ نے فرمایا:''بچے کی طرف سے دو اور بچی کی طرف سے ایک بکری یا بکرا ذبح کیا جائے۔نر یا مادہ کی تفریق نہیں ہے۔''

۵۵۹۔ حضرت ام بنی کرز الکعبیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سنا کہ بچے کی طرف سے دو برابر برابر بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری (یا بکرا) ہے۔
ابن جریج کہتے ہیں میں نے حضرت عطاء سے پوچھا:''المکافئتان''(دو برابر برابر سے) کیا مراد ہے تو فرمایا:ایک جیسی ہوں نر ہوں تو مادہ کے مقابلے میں زیادہ پسندیدہ ہیں یہ ان کی رائے ہے۔

۵۶۰۔ حضرت زہری' حضرت ام کرز سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا:''بچے کی طرف سے دو عقیقے اور بچی کی طرف سے ایک عقیقہ (یعنی جانور) ہیں۔''[1]

۱۔ یہ طریقہ مستحسن اور اچھا ہے اور اگر طاقت نہ ہو تو بچے کی طرف سے بھی ایک بکری بطورِ عقیقہ ذبح کی جا سکتی ہے۔۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ سے حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہما کی روایات

۵۶۱۔ حضرت شہر بن حوشب' حضرت اسماء بنت یزید بن السکن رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے ایک عورت کو سونے کے دو کنگن پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟ تو اس نے ان کو پھینک دیا۔ پس ہم نے اس کے بعد یہ (کنگن) نہ دیکھے۔[1]

۵۶۲۔ حضرت شہر بن حوشب' حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ کی آستین کی حد کلائی تک تھی۔

۵۶۳۔ حضرت ابو صالح' حضرت سلمان سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۶۴۔ حضرت بدیل بن میسرہ عقیلی فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی آستین کلائی تک تھی۔[2]

۵۶۵۔ حضرت شہر بن حوشب' حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: ہم ایک دن رسول اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا۔ آپ نے نوش فرمایا۔ پھر صحابہ کرام کو حکم دیا تو انہوں نے پیا۔ پیالہ لوگوں کے پاس پہنچا تو ان میں سے ایک نے کہا: میں روزہ دار ہوں۔ دوسرے شخص نے کہا: یہ روزانہ روزہ

۱۔ عورتوں کے لئے سونے کے زیورات پہننا منع نہیں اس سلسلے میں ایک حدیث گزر چکی ہے صرف اسی بات کی طرف اشارہ کیا کہ اگر ان کی زکوۃ ادا نہ کی جائے تو یہ جہنم کا باعث ہیں۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ چونکہ ہاتھ کو نہیں ڈھانپا جاتا لہٰذا اتنی لمبی آستین جن میں ہاتھ بھی چھپ جائیں' کپڑے کا ضیاع ہے اور حضور ﷺ کی سنت کے بھی خلاف ہے۔۱۲ ہزاروی۔

رکھتا ہے اور کبھی روزہ نہیں چھوڑتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو روزانہ روزہ رکھتا ہے نہ وہ روزہ دار ہے اور نہ اس سے رجوع کرنے والا۔[1]

۵۶۶۔ حضرت شہر بن حوشب، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ مرفوعًا روایت بیان کرتی ہیں یعنی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: وارث کے لئے وصیت نہیں ہے۔[2]

۵۶۷۔ حضرت محمود بن عمرو سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت سونے کا ہار پہنے گی اس کی گردن میں اس کی مثل آگ کا ہار ڈالا جائے گا اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالی ڈالے گی قیامت کے دن اس کے کان میں اس کی مثل آگ کی بالی ڈالی جائے گی۔''[3]

۵۶۸۔ حضرت شہر بن حوشب، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ان کے گھر میں تھے اور حضرت اسماء اپنا آٹا گوندھ رہی تھیں کہ حاضرین نے دجال کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اس کے نکلنے سے پہلے ایک سال آسمان اپنی بارش کا ایک تہائی حصہ روک لے گا اور زمین اپنی سبزی کا ایک تہائی حصہ روک لے گی۔ دوسرے سال آسمان اپنی بارش کا دو تہائی حصہ روک لے گا اور زمین اپنی سبزی کا دو تہائی حصہ روک لے گی اور تیسرے سال آسمان اپنی تمام بارش روک لے گا اور زمین اپنی تمام سبزی روک لے گی حتی کہ کوئی کھروں والا جانور (گائے، بکری) اور کوئی پنجوں والا (جانور) باقی نہیں رہے گا اور سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ دجال ایک آدمی سے کہے گا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تیرے لئے تیرے باپ یا تیرے بھائی کو زندہ کر دوں تو تم یقین کر لو گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہے گا: ہاں اور وہ دیہاتی سے کہے گا بتاؤ اگر میں تمہارے لئے اس اونٹ کو زندہ کر دوں جس کی گردن سب سے زیادہ لمبی ہے اور جس (اونٹنی) کے تھن سب سے بڑے ہیں تو

۱۔ روزہ دار اس لئے نہیں ہے کہ یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے اور رجوع کرنے والا اس لئے نہیں کہ روزہ رکھ رہا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ کیونکہ وارث کو بطور وراثت حصہ ملتا ہے، وصیت ایسے شخص کے لئے ہو سکتی ہے جس کو وراثت سے حصہ نہ ملتا ہو۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ اس کی وضاحت حدیث نمبر ۵۶۱ کے حاشیہ میں ہو چکی ہے۔

تم یقین کرلو گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہے: گا ہاں۔ پس وہ ان کے لئے شیطان کی شکل میں آئے گا۔ سنو! وہ مُردوں کو زندہ نہیں کر سکتا۔ پھر رسول اکرم ﷺ اپنے کسی کام کے لئے باہر تشریف لے گئے پھر آپ تشریف لائے تو (دیکھا کہ) صحابہ کرام رو رہے تھے۔ آپ نے دروازے کے دونوں کناروں کو پکڑا اور فرمایا: خاموش ہو جاؤ۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کو دجال کے بارے میں وہ بات بتائیں جس نے ان کو تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے۔

پس اللہ کی قسم! ہم خوف زدہ ہیں جب کہ حضور ﷺ ہمارے پاس ہیں پس اس وقت کیا حال ہو گا؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ نکلا اور میں تم میں موجود ہوا تو میں دلائل کے ساتھ اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میرے بعد نکلا تو اللہ تعالیٰ میری طرف سے ہر مومن کا مددگار اور محافظ ہو گا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس وقت کس قدر کھانا کفایت کرے گا؟ آپ نے فرمایا جو آسمان والوں کو کافی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس (یعنی اس کی پاکیزگی اور بزرگی بیان کرنا) ہے۔

۵۶۹۔ حضرت شہر بن حوشب' حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ میرے گھر میں میرے پاس تشریف لائے اور میں آٹا گوندھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: دجال کے آنے سے پہلے تین سال ایسے ہوں گے کہ پہلے سال آسمان اپنی بارش کا تیسرا حصہ روک لے گا اور زمین اپنی سبزی کا تیسرا حصہ روک لے گی۔ اس کے بعد آپ نے گذشتہ حدیث کی مثل ذکر کیا اور اونٹوں کے بارے میں فرمایا کہ ان لوگوں کیلئے شیطانوں کو اُن کے اونٹوں کی مثل کر دیا جائے گا' وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت اور بڑے بڑے تھنوں والی اونٹنیاں ہوں گی اور فرمایا جس طرح (شیطانوں کو) آباؤ اجداد اور اولاد کی شکل میں پیش کرے گا اور فرمایا: ہر کُھر اور داڑھوں والی چیز ہلاک ہو جائے گی۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آٹا گوندھتی ہیں اور جب بھوک لگے تب اس کو پکاتی ہیں اس دن مومنوں کی کیا کیفیت ہو گی؟

آپ نے فرمایا: ان کو وہ چیز کفایت کرے گی جو آسمان والوں کو کفایت کرتی ہے یعنی اللہ

تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا (تسبیح و تقدیس)۔

۵۷۰۔ حضرت اسماء بنت یزید اشعریہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا اور اس وقت آپ صحابہ کرام کے درمیان تھے۔

آپ فرما رہے تھے بے شک میں تمہیں مسیح (دجال) سے بچنے کی تلقین کرتا اور اس سے تمہیں ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے اور اے امت! وہ تم میں آئے گا اور میں اس کی صفات اس طرح واضح کر رہا ہوں کہ کسی نبی نے ان کو اس طرح وضاحت سے بیان نہیں کیا۔ اس (کے آنے) سے پہلے کئی سال پانچ مرتبہ قحط ہو گا حتی کہ اس میں ہر کُھر والا جانور ہلاک ہو جائے گا۔

ایک شخص نے آپ کو پکارتے ہوئے کہا یا رسول اللہ! اس دن مومنوں کو کیا چیز کافی ہو گی؟ آپ نے فرمایا: جو فرشتوں کو کفایت کرتی ہے۔ پھر وہ (دجال) نکلے گا اور وہ بھینگا ہو گا اور اللہ تعالیٰ بھینگا نہیں ہے۔ اس کی آنکھوں کے درمیان (لفظ) کافر لکھا ہو گا' ہر اَن پڑھ اور پڑھا ہوا اس کو پڑھ لے گا۔ اس کی پیروی کرنے والے زیادہ لوگ یہودی' دیہاتی اور عورتیں ہوں گی۔ تم آسمان سے بارش برستی دیکھو گے حالانکہ بارش برستی نہیں ہو گی اور زمین اُگاتی ہوئی نظر آئے گی حالانکہ اس سے کچھ نہیں اُگ رہا ہو گا۔ وہ دیہاتی لوگوں سے کہے گا: تم مجھ سے کیا چاہتے ہو کیا میں نے تم پر موسلا دھار بارش نہیں برسائی؟ کیا میں نے تمہارے جانورں کو اس طرح زندہ نہیں کیا کہ ان کی کوہانیں اٹھی ہوئی (بلند) ہیں اور ان کے پہلو (سیر ہونے کی وجہ سے) باہر کو نکلے ہوئے ہیں اور ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ شیطانوں کو ان کے باپ' دادا' بھائیوں اور جان پہچان والوں کی صورت میں پیش کرے گا پس ایک شخص اپنے باپ یا بھائی یا کسی قریبی رشتہ دار کے پاس آئے گا اور اس سے پوچھے گا کیا تو فلاں نہیں ہے؟ کیا تو میری تصدیق نہیں کرتا؟ وہ تمہارا رب ہے' اس کی اتباع کر! وہ چالیس سال تک ٹھہرے گا۔ سال مہینے کے برابر' مہینہ ہفتے کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر اور دن کھجور کی شاخ کے آگ میں جلنے کی مثل ہو گا۔ وہ حرمین طیبین (مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ) کے علاوہ ہر گھاٹ جائے گا۔

اس کے بعد رسول اکرم ﷺ کھڑے ہوئے تاکہ آپ وضو کریں۔ پس آپ نے صحابہ کرام

کے رونے اور چیخ و پکار کی آواز سنی تو واپس تشریف لائے اور فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو اگر وہ میری تمہارے درمیان موجودگی کے دوران نکلا تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہیں کافی ہوں گے اور اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو میری طرف سے اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہوگا۔[1]

۵۷۱۔ حضرت شہر بن حوشب' حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ''دجال زمین میں چالیس سال ٹھہرے گا سال مہینے کے برابر' مہینہ ہفتے کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر ہوگا جب کہ دن آگ میں کھجور کی شاخ کے جلنے کے برابر ہوگا۔''

۵۷۲۔ حضرت شہر بن حوشب' حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا (بظاہر) جھوٹ بولنا صرف تین مواقع پر جائز ہے:

۱. کوئی شخص اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے اس سے جھوٹ بولے۔
۲. کوئی شخص لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولے۔
۳. لڑائی کے دوران جھوٹ بولنا۔[2]

۵۷۳۔ حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ایک فوجی دستہ بھیجا تو وہ ایک دیہاتی آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنی بکریوں کے چھوٹے سے ریوڑ کے پاس تھا۔ انہوں نے کہا: ہمارے لئے ذبح کرو۔ وہ ان کے پاس ایک بکری لایا تو انہوں نے کہا یہ کمزور ہے۔ وہ ایک اور بکری لایا تو بھی انہوں نے کہا: یہ کمزور ہے۔ پھر انہوں نے خود ایک موٹی تازہ بکری پکڑی اور اس کو ذبح کر کے کھالیا۔ جب گرمی زیادہ ہوگئی اور اس کی بکریاں سائے میں تھیں تو انہوں نے کہا: اپنی بکریاں یہاں سے نکالو تاکہ ہم اس سائے

۱۔ اس حدیث میں فاللہ کافیکم و رسولہ کے الفاظ ہیں یعنی تمہیں اللہ اور اس کا رسول ﷺ کافی ہوں گے۔ اس جملے کو شرک کہنے والے اور بدنیتی سے یہ کہنے والے کہ ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے وہ اس قسم کی احادیث پر غور کریں اور انکار کی راہ اختیار نہ کریں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی ایسی بات کرنا جو بظاہر جھوٹ ہو' ان اچھے مقاصد کیلئے جائز ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

سے نفع حاصل کریں۔

اس نے کہا: میری بکریاں بچے جننے والی ہیں اور جب میں ان کو نکالتا ہوں تو سخت گرمی کی وجہ سے ان کو نقصان ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں اپنی جانیں تمہاری بکریوں سے زیادہ عزیز ہیں پس انہوں نے خود ان بکریوں کو نکال دیا۔ وہ شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو واقعہ سنایا۔ رسول اکرم ﷺ نے اس لشکر کے آنے کا انتظار کیا حتی کہ لشکر آیا تو آپ نے ان سے پوچھا انہوں نے قسم اٹھا کر کہا کہ انہوں نے یہ کام نہیں کیا۔ اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے انہوں نے کام کیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے ان میں سے ایک شخص کی طرف دیکھ کر فرمایا: اگر اس قوم میں بھلائی ہے تو اس میں ہے۔ اس سے پوچھا تو اس نے وہی بات بتائی جو اعرابی نے بتائی تھی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم جھوٹ پر اس طرح گرتے ہو جس طرح پروانہ شمع پر گرتا ہے بے شک یہ جھوٹ لکھا جائے گا ماسوائے تین قسم کے جھوٹوں کے:

۱. لڑائی کے دوران جھوٹ بولنا اور لڑائی دھوکے (دشمن کو غافل کرنے) کا نام ہے۔
۲. دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا۔
۳. کسی شخص کا اپنی بیوی کے ساتھ جھوٹ بول کر اس کو کوئی آرزو دلانا۔

۵۷۴۔ حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ایک دستہ بھیجا اس کے بعد پہلی حدیث کی طرح ہے اور اس میں فرمایا کہ خیمے میں کچھ بکریاں تھیں پس انہوں نے اپنے گھوڑوں کو داخل کر دیا۔

۵۷۵۔ حضرت شہر بن حوشب' حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور ہم کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے ہمیں سلام کیا پھر فرمایا: اپنے آپ کو انعام کرنے والوں کی ناشکری سے بچاؤ۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! انعام کرنے والوں کی ناشکری کیا ہے؟ فرمایا: شاید تم میں سے کوئی ایک اپنے ماں باپ کے پاس خاوند کے بغیر ہو پس اللہ تعالیٰ اس کو (خاوند) عطا کرے اور اس کو اس (خاوند) سے مال اور اولاد عطا فرمائے تو وہ خاتون غصے میں آ کر کہے: میں نے تجھ سے کبھی

بھی بھلائی نہیں دیکھی۔[1]

حضرت اسحاق فرماتے ہیں: حضرت سفیان نے اسی طرح یا اس کی مثل کہا ہے۔

۵۷۶۔ حضرت شہر بن حوشب، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور ہم عورتوں کے درمیان تھیں آپ نے ہمیں سلام کیا۔

حضرت اسماء فرماتی ہیں: ہم نے آپ کے سلام کا جواب دیا پھر آپ نے فرمایا: انعام واکرام کرنے والوں کی ناشکری سے بچو۔ اس کے بعد گذشتہ حدیث کی طرح ذکر کیا اور فرمایا: پس وہ عورت غصے میں آکر اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتی ہے اور کہتی ہے میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

۵۷۷۔ حضرت شہر بن حوشب، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں جب سورۂ مائدہ نازل ہوئی تو میں نے (رسول اکرم ﷺ کی اونٹنی) عضباء کی لگام پکڑی ہوئی تھی تو قریب تھا کہ اس کے بوجھ سے حضرت اسماء کا بازو ٹوٹ جاتا۔

۵۷۸۔ حضرت شہر بن حوشب فرماتے ہیں سورۂ انعام نازل ہوئی تو اس کے ساتھ فرشتوں کی آواز بلند ہو رہی تھی، وہ آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) سے زمین تک ایک لائن میں تھے وہ فرماتے ہیں یہ سورت مکی ہے البتہ دو آیتیں قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم. (آپ فرما دیجئے آؤ میں پڑھوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے) اور اس کے ساتھ والی آیت (آیت ۱۰۱ سے ۱۰۲ تک) غیر مکی ہیں۔

۵۷۹۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور میری خالہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان کی تازہ تازہ شادی ہوئی تھی۔ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے آئی تھیں۔ حضور ﷺ نے ان کو سونے کے دو کنگن اور سونے کی دو انگوٹھیاں پہنے ہوئے دیکھا تو

۱۔ کوئی لڑکی جب بالغ ہوتی ہے تو اس کے بعد اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔ خاوند کا مال مکان وغیرہ اس کو مل جاتا ہے اگر اس کی شادی نہ ہو ماں باپ فوت ہو جائیں یا بوڑھے ہو جائیں بھائی اپنی شادیاں کر کے الگ تھلگ ہو جائیں تو اس لڑکی کا کیا حال ہو لہٰذا اس کا خاوند اس کے لئے نعمت ہے اس کی ناشکری اور نافرمانی کرنا درست نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

ان سے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے دو کنگن اور آگ کی انگوٹھیاں پہنائے؟ پس انہوں نے ان کو اپنے ہاتھوں سے اتار کر پھینک دیا (راوی فرماتے ہیں) مجھے معلوم نہیں کہ ان کو کس نے اٹھایا۔ پھر فرمایا تم میں سے کوئی ایک چاندی کی دو بالیاں یا دو حلقے کیوں نہیں بناتی پھر اس پر عبیر (رنگ دار خوشبو) یا ورس (زرد بوٹی جس سے رنگ لگایا جاتا ہے) یا زعفران لگا لے۔[1]

۵۸۰۔ حضرت شہر بن حوشب، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا

(انه عَمَلٌ غیرُ صالح[2] کی بجائے) انه عَمِلَ غیرَ صالح پڑھا[3]۔

۵۸۱۔ حضرت محمد بن مہاجر، اپنے والد سے اور وہ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اپنی اولاد کو پوشیدہ طور پر قتل نہ کرو بے شک غیل[4] گھڑ سوار کو اس کے گھوڑے سے گرا کر ہلاک کر دیتا ہے۔''[5]

۵۸۲۔ حضرت شہر بن حوشب فرماتے ہیں میں نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ پڑھتے تھے:

یٰعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا.[6]

''اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخشنے والا ہے۔''

۱۔ مطلب یہ ہے کہ چاندی پر ایسا رنگ چڑھالیا جائے کہ وہ سونا معلوم ہو۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ ہود: ۴۶

۳۔ یعنی عمل ماضی کا صیغہ اور غیر صالح اس کا مفعول پڑھا۔۱۲ ہزاروی۔

۴۔ عورت بچے کو دودھ پلا رہی ہو تو اس وقت جماع کرنا غیل کہلاتا ہے۔۱۲ ہزاروی

۵۔ اہلِ عرب کا خیال تھا کہ اس طرح بچہ کمزور ہو جاتا ہے بعد میں آپ نے اجازت دی اور فرمایا: مجھے معلوم ہوا کہ اہلِ فارس اور رومی ایسا کرتے ہیں لیکن اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔۱۲ ہزاروی۔

۶۔ سورہ الزمر: ۵۳

آپ فرماتے تھے اللہ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

انه هو الغفور الرّحيم.

''بے شک وہی بہت بخشنے والا مہربان ہے۔''

۵۸۳۔ حضرت شہر بن حوشب فرماتے ہیں میں نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا:

انه عَمِلَ غيرَ صالح[1] ہے۔

۵۸۴۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اس (آیت) کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا انه عَمِل غير صالح[2] ہے.

۵۸۵۔ حضرت شہر بن حوشب، حضرت اسماء بنت یزید القیسیہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں آئیں گے پس پکارنے والے کی آواز کو سب سنیں گے اور دیکھنے والا ان سب کو دیکھے گا۔ پھر ایک ندا دینے والا کھڑا ہو کر پکارے گا: آج جمع ہونے والے عنقریب جان لیں گے کہ کرم کا زیادہ مستحق کون ہے پس وہ کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو خوشی اور تکلیف ہر حالت میں اپنے رب کا شکر بجا لاتے (اور اس کی تعریف کرتے تھے)؟ پس وہ کھڑے ہوں اور وہ تعداد میں کم ہوں گے چنانچہ وہ کسی حساب کے بغیر جنت میں چلے جائیں گے پھر دوبارہ آواز دے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ تک جن کے گوشت اور خون نہیں پہنچے بلکہ اس تک تقویٰ پہنچا؟[3] پس وہ کھڑے ہوں گے اور یہ بھی تھوڑے لوگ ہوں گے یہ بھی جنت میں کسی حساب کے بغیر داخل ہوں گے پھر وہ لوٹے گا اور اعلان کرے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں:

۱۔ عَمَلٌ کی بجائے عَمِلَ ماضی کا صیغہ اور غیر کی را پر اوپر پیش کی بجائے زبر ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی عَمِلَ ماضی کا صیغہ ہے۔ (اس نے غیر صالح عمل کیا)۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ یعنی جو لوگ قربانی کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا پیش نظر رکھتے ہیں، ریا کاری نہیں کرتے، قربانی کا جانور لوگوں کو دکھانے کے لئے نہیں خریدتے بلکہ اچھا جانور نیکی کے پیش نظر خریدتے ہیں۔ اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے: لن ينال الله لحومها ولا دمائها ولكن يناله التقوىٰ منكم (سورہ نور: ۳۷) ''اللہ تعالیٰ تک ہرگز اُن (جانوروں) کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے بلکہ اس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے''۔۱۲ ہزاروی۔

تتجا فیٰ جنوبھم عن المضاجع [1]

''جن لوگوں کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں۔''

یہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور ان کی تعداد بھی کم ہو گی یہ لوگ کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے پھر باقی تمام لوگوں کا حساب ہو گا۔

۵۸۶۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا' رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں تم میں سے بہتر لوگوں کی خبر نہ دوں؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آ جائے۔ [2]

(پھر فرمایا) ''کیا میں تمہیں ان لوگوں کی خبر نہ دوں جو تم میں سب سے زیادہ بُرے ہیں؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''چغلی کھانے والے، دوستوں کے درمیان فساد ڈالنے والے (اور) پاک دامن لوگوں پر گناہ کا الزام لگانے والے (یا ان کو گناہ میں ڈالنے والے)۔''

۵۸۷۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا' رسول اکرم ﷺ سے رویت کرتی ہیں آپ نے فرمایا:

''جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھوڑا باندھا اور ثواب کی نیت سے اس پر خرچ کیا تو اس کا سیر ہونا، اس کی بھوک، اس کی پیاس، اس کی سیرابی، اس کا پیشاب اور اس کی لید (کا ثواب) قیامت کے دن اس شخص کے میزان میں ہو گا۔

۵۸۸۔ حضرت محمد بن مہاجر اپنے والد سے اور وہ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور ہم نوجوان لڑکیاں تھیں۔ آپ نے فرمایا: انعام کرنے والوں کی ناشکری سے بچو۔ انہوں نے پوچھا: انعام کرنے والوں کی ناشکری کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: شاید تم میں سے کوئی ایک زیادہ دیر تک شادی کے بغیر رہے حتی کہ شادی کی عمر نکل جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو خاوند اور اولاد عطا کرتا ہے پس وہ غضبناک ہو جاتی ہے اور کہتی ہے میں نے تیری طرف سے کبھی بھی بھلائی نہیں

۱۔ سورہ السجدہ: ۱۶

۲۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں دن رات منہمک رہنے والے لوگوں کے چہروں پر نورانیت ہوتی ہے اور ان کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آ جاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

دیکھی۔[1]

۵۸۹۔ حضرت شہر بن حوشب، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے مومنوں کی عورتوں کو بیعت کی طرف بلایا تو حضرت اسماء نے عرض کیا یا رسول اللہ ! کیا آپ ہمارے لئے اپنے ہاتھ مبارک کو ننگا نہیں کرتے؟ فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔[2]

۵۹۰۔ حضرت شہر بن حوشب، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آتیوں میں ہے:

و الٰھکم الٰہ واحد، لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم.[3]

"اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت مہربان، بہت رحم فرمانے والا ہے۔"

(دوسری آیت) اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم.[4]

"اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ خود زندہ اور دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے۔"

۵۹۱۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے اس کی عزت کا دفاع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کو جہنم سے آزاد کرے (کیونکہ اس میں اخلاص ہے)۔

۵۹۲۔ حضرت عبداللہ بن بُریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ عشاء کے وقت باہر آئے تو ان کی رسول اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور مسجد میں لے گئے۔ دیکھا تو وہاں ایک شخص دعا مانگتے ہوئے کہہ رہا تھا:

اللّٰھم انی اسالك بانی اشھد انك اللّٰہ الواحد الاحد الصمد الذی لم یلد ولم

۱۔ وضاحت گزر چکی ہے دیکھئے! حاشیہ حدیث نمبر ۵۷۵۔

۲۔ رسول اکرم ﷺ نے واضح فرمایا کہ غیر محرم عورتوں کے ہاتھ سے ہاتھ ملانا حرام ہے آج کل اس جرم کا ارتکاب بہت زیادہ ہو رہا ہے بالخصوص حکمران لوگوں کا یہ وطیرہ بن چکا ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ سورہ بقرہ: ۱۶۳

۴۔ سورہ آل عمران: ۱، ۲

يولد ولم يكن له كفوا احد.

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے واحد ہے ایک ہے بے نیاز ہے تو وہ ہے جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ تو کسی کی اولاد ہے اور اس کا (یعنی تیرا) ہمسر (برابر) کوئی نہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کو اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ پکارا ہے کہ جب اسکے ساتھ پکارا جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اس (اسمِ اعظم) کے ساتھ مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ سے حضرت سُبیعہ بنت حارث‘ ام ورقہ‘ حضرت ابوموسیٰ کی زوجہ اور ان کے علاوہ کوفی خواتین کی روایات

۵۹۳۔ حضرت ابوالسنابل سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت سُبیعہ کے خاوند (حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ) کے انتقال کے بعد بیس یا تیس راتیں گزرنے پر ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا جب وہ نفاس سے پاک ہو گئیں تو انہوں نے خاوندوں کے لئے (نئے خاوند کی خاطر) زیب و زینت اختیار کی۔ پس اس بات کو ان سے برا سمجھا گیا۔ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ان کو اس بات سے کس نے منع کیا جب ان کی عدت پوری ہو چکی ہے۔

۵۹۴۔ ایک اور سند سے حضرت ابو السنابل بن بعکک رسول اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۹۵۔ حضرت داؤد یعنی ابن ابی ہند، حضرت شعبی اور مسروق بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے سُبیعہ بنت حارث کی طرف لکھا اور ان سے حارث کے بارے میں پوچھنے لگے تو انہوں نے ان دونوں کو لکھا کہ ان (سُبیعہ) کے خاوند کی وفات کے بعد پچیس راتیں گزریں تو انہوں نے بھلائی طلب کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت ابو السنابل گزرے تو انہوں نے کہا: آپ نے جلدی کی دو عدتوں میں سے آخری عدت یعنی چار ماہ دس دن گزاریں۔ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے استغفار

فرمائیں۔ آپ نے پوچھا: کس بات سے؟ انہوں نے واقعہ بتایا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی اچھے آدمی کو پاؤ تو نکاح کر لو۔

۵۹۶۔ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عبداللہ بن ارقم کی طرف لکھا کہ وہ حضرت سُبیعہ کے پاس جا کر ان سے پوچھیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ان کو کیا فتویٰ دیا تھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے خاوند سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تھیں، وہ حجۃ الوداع کے سال انتقال کر گئے جب کہ وہ (حضرت سُبیعہ) حاملہ تھیں۔ چند راتیں گزرنے پر ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا، بچے کی پیدائش کے بعد انہوں نے زیب و زینت اختیار کی۔ حضرت ابو السنابل ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: شاید تم نکاح کی امید رکھتی ہو؟ اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا حتی کہ تم اپنے خاوند کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن گزارو۔ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ بات ذکر کی آپ نے فرمایا: تمہارے لئے یہ کام جائز ہو گیا ہے۔

۵۹۷۔ حضرت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس کا خاوند فوت ہو جائے اور چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے اس کے ہاں بچہ پیدا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ دو عدتوں میں سے تاخیر والی عدت گزارے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اس کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے لئے نکاح جائز ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے ساتھ ہوں۔[1] چنانچہ ان حضرات نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیجا اور وہ مسجد کے ساتھ اپنے حجرے میں تھیں۔ ان حضرات نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث کے ہاں ان کے خاوند کی وفات کے کچھ دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوا، جب ان کا نفاس ہوا (خون) بند ہو گیا تو انہوں نے (اچھا) لباس پہنا اور سرمہ لگایا تو حضرت

ا۔ بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے، اگر حاملہ ہو تو بچہ پیدا ہونے تک عدت ہے۔ اگر چار ماہ دس دن گزر جائیں لیکن بچہ پیدا نہ ہو تو وہ انتظار کرے اور اگر بچہ پیدا ہو جائے اور چار ماہ دس دن نہ گزریں تو عدت ختم ہو جائے گی۔ ۱۲ ہزاروی۔

ابو السنابل ان کے پاس سے گزرے۔اُنہوں نے پوچھا: تم نکاح کا ارادہ رکھتی ہو؟ نہیں! جب تک چار ماہ دس دن نہ گزر جائیں۔ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کی خدمت میں یہ بات ذکر کی تو آپ نے ان کو نکاح کی اجازت دے دی۔

۵۹۸۔ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ مروان بن حکم نے حضرت عبداللہ بن عتبہ کو حضرت سُبیعہ کی طرف بھیجا کہ ان کا معاملہ معلوم کریں تو انہوں نے ان کا واقعہ اسی طرح بیان کیا جس طرح ابوسلمہ نے (حدیث نمبر ۵۹۷ میں) بیان کیا ہے۔

حضرت زھری فرماتے ہیں: ان کے خاوند حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے سال انتقال کر گئے تھے اور وہ بدری تھے۔

۵۹۹۔ حضرت یزید بن اوس فرماتے ہیں جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ان کی زوجہ ان پر رونے لگیں۔انہوں نے فرمایا: کیا تم نے رسول اکرم ﷺ کا قول نہیں سنا؟ انہوں نے کہا: ہاں! کیوں نہیں۔حضرت یزید بن اوس کہتے ہیں جب ان کا انتقال ہوگیا تو میں اس خاتون سے ملا، میں نے ان سے پوچھا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ سے کیا کہا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تم نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نہیں سنا ؟ تو میں نے کہا: کیوں نہیں۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو مصیبت کے وقت آواز بلند کرے، سر منڈوائے اور گریبان پھاڑے۔''[1]

۶۰۰۔ حضرت قرثع (الضبی الکوفی) فرماتے ہیں جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی طبیعت بوجھل ہوگئی تو ان کی زوجہ چیخنے چلانے لگیں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضور ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! کیوں نہیں۔ پس وہ خاموش ہو گئیں بعد میں ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے مصیبت کے وقت چلانے والے، سر منڈوانے والے اور (گریبان) پھاڑنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

۱۔ محض رونا منع نہیں کیونکہ یہ فطری بات ہے البتہ گریبان پھاڑنا، نوحہ کرنا وغیرہ وغیرہ منع ہیں۔شیعہ حضرات کو اِن احادیث کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ سے حضرت ام ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایات

۶۰۱۔ حضرت ام ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ (ہجرت کے بعد) ہمارے ہاں اترے تو ہم نے آپ کے لئے بعض سبزیاں پکائیں جب ہم نے آپ کی خدمت میں پیش کیں تو آپ نے ناپسند کیا اور فرمایا: تم اس کو کھاؤ۔ میں تم میں سے کسی ایک کی طرح نہیں ہوں مجھے ڈر ہے کہ اس سے میرے ساتھی (وحی لانے والے فرشتے) کو اذیت نہ ہو۔[1]

۶۰۲۔ حضرت عبید اللہ ابن ابی یزید نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے مجھے حضرت ام ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید' سات قرأتوں پر نازل ہوا' یہ تمام شافی کافی ہیں۔''[2]

۱۔ لہسن، پیاز اور مُولی وغیرہ مراد ہیں' یہ چیزیں کچی کھا کر مسجد میں آنا منع ہے اور امت کے لئے سالن میں پکا کر کھانا جائز ہے لیکن حضور ﷺ یہ سبزیاں پکی ہوئی بھی تناول نہ فرماتے تھے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ ان سات قرأتوں کے ساتھ پڑھنا جائز ہے البتہ عوام الناس کے سامنے معروف قرأت کے ساتھ تلاوت کی جائے تا کہ وہ فتنے سے محفوظ رہیں۔۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ سے حبیبہ بنت ابی تجراۃ، شیبہ کی اُمِّ ولد اور ام مالک البھزیہ کی روایات

۶۰۳۔ شیبہ کی بیٹی صفیہ، شیبہ کی ام ولد[1] سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا۔ آپ فرما رہے تھے: ابطح وادی کو دوڑ کر عبور کیا جائے۔[2]

۶۰۴۔ حضرت وکیع اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۰۵۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ، حبیبہ بنت ابی تجراہ سے روایت کرتی ہیں اور وہ عبداللہ کے گھر میں پیدا ہوئی تھیں وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے اور وہ فرما رہے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی لکھ دی پس سعی کرو اور سعی کی شدت سے آپ کا کپڑا اور تہبند آپ کی پنڈلی پر پھر رہا تھا یہاں تک کہ میں آپ کے گھٹنوں کو دیکھ رہی تھی۔

۶۰۶۔ حضرت ام مالک بہزیہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا اور فرمایا: اس دوران تم میں سے بہتر یا (فرمایا) لوگوں میں سے بہتر وہ شخص ہوگا جو اپنے مال کے ساتھ (لوگوں سے) الگ تھلگ ہو کر اپنے رب کی عبادت کرے گا اور مال کا حق بھی ادا کرے گا۔ دشمن اس سے اور وہ دشمن سے چھپ جائے گا۔

۱۔ وہ لونڈی جس سے اُس کے مالک کا کوئی بچہ پیدا ہوا ہو، اُمِ ولد کہلاتی ہے۔۱۲ ہزاروی

۲۔ صفا اور مروہ کے درمیان سبز نشانات ہیں ان کے درمیان تیز چلنا ہوتا ہے یہی وادیِ ابطح ہے۔۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کی باقی روایات

۶۰۷۔ حضرت شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسولِ کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے اور موت اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے پہلے ہے(موت کو پسند یا ناپسند کرنا مراد ہے)۔

۶۰۸۔ حضرت ابوصالح، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص دن (رات) میں بارہ رکعات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا'' (سننِ مؤکدہ مراد ہیں)۔

۶۰۹۔ حضرت یزید بن اصم، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: میں رسول اکرم ﷺ کے ایک طرف تھی جب آپ سجدہ کرتے تو میرے کپڑے آپ کے کپڑوں سے مل جاتے اور میں حالتِ حیض میں ہوتی۔[1]

۶۱۰۔ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت میمونہ کا نام بَرّہ رکھا، اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے ایک دن فرمایا: کیا یہاں میمونہ ہیں تو گھر والوں نے کہا: نہیں ہیں۔[2]

۶۱۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کے دامن ایک بالشت سے زیادہ ہوں۔''

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ حیض والی عورت کے کپڑوں کے ساتھ کسی نمازی کے کپڑے مس کریں تو وہ ناپاک نہیں ہوتے نہ ہی نماز میں فرق پڑتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ میمن یُمْنٌ سے ہے اور اس کا معنی برکت ہے گویا برکت کی نفی ہوگئی۔۱۲ ہزاروی

فرماتی ہیں: میں نے کہا: اس طرح ان کی پنڈلیاں ظاہر ہوں گی آپ نے فرمایا: ''پھر ایک ہاتھ (شرعی گز) کو لیں۔''[1]

۶۱۲۔ حضرت عبد خیر (ابن یزید) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں، آپ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے حنتم، دُبّاء اور مزفّت سے منع فرمایا ہے۔[2]

۶۱۳۔ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ اپنے قبیلے کا برا بھائی ہے۔ پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے اس سے کلام کیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ اس کی طرف متوجہ ہیں حتی کہ میں نے گمان کیا کہ اسے آپ کے ہاں کوئی مرتبہ حاصل ہے۔[3]

۶۱۴۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت مجاہد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جو کچھ فرمایا پھر اس کی عزت کی۔ آپ نے فرمایا اللہ کے ہاں لوگوں میں سے بُرے لوگ وہ ہیں جن کے شر سے بچنے کے لئے ان کی عزت کی جاتی ہے۔[4]

۶۱۵۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں: حضرت صعصعہ بن صُوحان نے ابو زید سے کہا: میں آپ کی والدہ کے نزدیک آپ سے زیادہ محبوب نہیں ہوں جبکہ میری ماں کے نزدیک آپ مجھ سے زیادہ محبوب ہیں۔ میں تمہیں دو باتوں کی نصیحت کرتا ہوں۔ ان کو مجھ سے یاد کیجئے!

۱. مومن کے ساتھ اخلاص سے پیش آؤ۔

۲. فاجر (کافر) سے اخلاق سے پیش آؤ۔

۱۔ مطلب یہ کہ عورت کی قمیص کا دامن اس قدر ہو کہ پنڈلیاں چھپ جائیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یہ برتنوں کے نام ہیں جن میں دورِ جاہلیت میں شراب بنائی جاتی تھی، شروع شروع میں جب شراب حرام ہوئی تو ان برتنوں کے استعمال سے منع کیا گیا پھر اجازت دے دی گئی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ حضور ﷺ نے فرضِ منصبی بھی پورا فرمایا کہ اور صحابہ کرام کو اس کے فتنے سے محفوظ رکھا اور اخلاق کا بھی مظاہرہ فرمایا، یہی طریقہ ہر مبلغ کو اختیار کرنا چاہئے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۴۔ یعنی میرا عمل اس کے شر سے بچنے کے لئے ہے، اس کی تعظیم یا عزت کے لئے نہیں ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

کیونکہ فاجر تم سے اخلاق کو قبول کرے گا اور مومن کے ساتھ اخلاص تم پر اس کا حق ہے۔

۶۱۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو حج اور عمرہ میں ان کلمات کے علاوہ کچھ ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا۔ آپ فرماتے تھے:

لبيك اللهم لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد و النعمة لك.

"اے اللہ! میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے۔"[1]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس میں یہ اضافہ کرتے تھے

و الملك لا شريك لك.

"اور بادشاہی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔"[2]

۶۱۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو مجھے محسوس ہوا کہ آپ کو کسی کام کی جلدی ہے۔ پس آپ نے کسی سے کلام نہ کیا اور وضو کر کے تشریف لے گئے پس میں نے حجروں کے پیچھے سے سنا آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے روکو، اس سے پہلے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو وہ تمہاری دعا قبول نہ کرے، تم اس سے سوال کرو اور وہ تمہیں عطا نہ کرے تم اس سے مدد مانگو اور وہ تمہاری مدد نہ کرے۔

۶۱۸۔ حضرت شہر بن حوشب اپنی خالہ سے اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں ام المومنین فرماتی ہیں صحابہ کرام نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں وسوسوں کی شکایت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ! بے شک ہمارے دلوں میں کچھ خیالات پیدا ہوتے ہیں ہم میں سے کسی ایک کا آسمان سے گرنا ان کو زبان پر لانے سے زیادہ پسند ہے۔ آپ نے فرمایا: "یہ

۱۔ تلبیہ کے بارے میں فرمایا یہ مطلب نہیں کہ اس کے علاوہ کلمات استعمال نہیں کرتے تھے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس سے یہ ضابطہ معلوم ہوا کہ اگر حضور ﷺ نے ایک کام نہیں کیا لیکن اس سے منع بھی نہیں کیا تو اس کا کرنا جائز ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کلمات کہے جو حضور ﷺ نے نہیں کہے تھے لیکن آپ نے منع بھی نہیں فرمایا اس لئے یہ کہنا کہ جو کام حضور ﷺ نے نہیں کیا وہ بدعت ہے، جہالت ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

خالص ایمان ہے۔'' [1]

۶۱۹۔ حضرت ایوب بن خالد' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص ایسے لوگوں میں جو زینت اختیار نہیں کر سکتے' زینت کے ساتھ تکبر کرتے ہوئے چلتا ہے اس کی مثال قیامت کے اندھیرے کی ہے جس میں کوئی روشنی نہ ہو (کیونکہ یہ شخص تکبر کی وجہ سے نورِ ایمان سے محروم ہے)۔''

۶۲۰۔ حضرت ربعی بن حراش' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے چہرۂ انور کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے ان نو دیناروں کو نہیں دیکھا جو کل ہم لائے تھے اور ہم نے ان کو خرچ نہیں کیا۔'' [2]

۶۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عتبہ' حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موذن سے (اذان) سن کر وہی کلمات کہتے جو وہ کہتا تھا۔ [3]

۶۲۲۔ حضرت محمد بن سیرین' حضرت حبیبہ یا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ میں تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا جن دو مسلمانوں (میاں بیوی) کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو ان (بچوں) کو لایا جائے گا حتی کہ ان کو جنت کے دروازے پر کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ وہ کہیں گے ہم داخل ہوں اور ابھی تک ہمارے ماں باپ داخل نہیں ہوئے۔ (راوی فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں دوسری یا تیسری بار) ان سے کہا جائے گا تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ اور تمہارے ماں باپ بھی۔ اِسی سلسلے میں ارشادِ خداوندی ہے:

۱۔ خالص ایمان اس لئے ہے کیونکہ ان بری باتوں کو زبان پر لانے سے محفوظ ہو گیا۔۱۲ ہزاروی

۲۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک چین اور سکون سے نہیں بیٹھتے تھے جب تک گھر میں موجود مال ہو اور وہ صدقہ نہ کر دیا ہو۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں وہی کلمات کہنا بے مقصد ہے اور ذکر بھی نہیں لٰہذا ان کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا جاتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

فما تنفعهم شفاعة الشافعين.[1]

''پس ان کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی۔''

(یعنی کفار کو شفاعت فائدہ نہیں دے گی' یہاں تو فائدہ ہو رہا ہے)۔

۶۲۳۔ حضرت عمر بن سوید فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی ہیں مجھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خواتین باہر (حج وغیرہ کے اجتماع میں) جاتی تھیں اور انہوں نے کستوری والی خوشبو کی پٹیاں باندھی ہوتی تھیں اور یہ کام احرام باندھنے سے پہلے کرتی تھیں پھر ان کو پسینہ آتا تو یہ ان کی پیشانیوں پر دکھائی دیتی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھتے تو منع نہ کرتے۔[2]

۶۲۴۔ حضرت عبید بن عمیر' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عورتوں کو حکم دیتے کہ جب وہ جنابت سے غسل کریں تو سروں کے بالوں کو کھولیں۔ یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے خواتین کو سخت مشقت کا مکلف بنایا' وہ ان کو سر منڈانے کا حکم کیوں نہیں دیتے۔[3]

میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن میں غسل کرتی تو تین چلوؤں پر اضافہ نہ کرتی (البتہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جاتا)۔

۶۲۵۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بیوہ عورت کے بارے میں فتویٰ دیا۔ صحابہ کرام نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیج کر پوچھا تو انہوں نے فرمایا: حضرت سبیعہ کے خاوند کے فوت ہونے کے تقریباً ایک ماہ بعد ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا جب بچے کی پیدائش کے بعد وہ پاک ہوگئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جس سے چاہو نکاح کرو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ لمبی عدت پوری کرو (یعنی چار ماہ دس دن)۔

۱۔ سورہ مدثر: ۴۸

۲۔ احرام کے دوران خوشبو لگانا منع ہے اس لئے پہلے لگانا جائز بلکہ مستحب ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ عورتوں کے لئے یہ کام باعث تکلیف ہے البتہ مردوں کے لئے مینڈھیاں ضروری نہیں لہٰذا کسی مرد نے مینڈھیاں رکھی ہوں تو غسل جنابت کے وقت کھولنا ضروری ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۶۲۶۔ حضرت زینب بنت ام سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں صدقہ لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فقیر ہیں ان کے پاس مال کم ہے اور میرے بھتیجے یتیم ہیں اگر میں ان پر خرچ کروں تو میرا صدقہ ادا ہو جائے گا اور میں ان پر اس طرح اور ہر حال میں خرچ کرتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

راوی فرماتے ہیں وہ اپنے ہاتھوں سے کماتی تھیں۔[1]

۶۲۷۔ حضرت زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوسلمہ کے بیٹے میری پرورش میں ہیں اگر میں ان پر صدقہ کروں تو جائز ہے اور ان پر ہر حالت میں خرچ کرنے کا عمل میں چھوڑ نہیں سکتی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں (خرچ کر سکتی ہو)۔

۶۲۸۔ حضرت شعبی، حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں:

میں نے اپنے لئے مال جمع کیا تا کہ میں اسے اس جگہ خرچ کروں جو میرے نزدیک زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ میں نے دل میں سوچا کہ میں اسے ان لشکروں پر خرچ کروں جن کو رسول اکرم ﷺ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) بھیجتے ہیں یا اس کے ذریعے کسی مسلمان قیدی (لونڈی) کو خرید کر آزاد کروں یا مساکین پر صدقہ کروں یا اپنے خاوند کو دوں جو زیادہ مالدار نہیں ہیں اور میرے یتیم بھتیجے بھی میری پرورش میں ہیں۔ پس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تا کہ اس سلسلے میں آپ سے پوچھوں۔ (اتنے میں) رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اے عائشہ! یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ فرمایا یہ کیسے آئی ہیں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تمام بات بتائی تو آپ نے فرمایا: اپنے مفلوک الحال خاوند اور اپنے یتیم بچوں پر خرچ کرے اس کیلئے دوگنا اجر ہوگا (صدقہ اور صلہ رحمی کا)۔

۱۔ نفلی صدقہ تو کسی کو بھی دیا جا سکتا ہے لیکن اپنے اصول و فروع یعنی ماں باپ (اوپر تک) اور بیٹا بیٹی (نیچے تک) کو نہیں دے سکتے اور یہ چونکہ بھتیجے تھے لہٰذا ان کو زکوٰۃ دینا بھی جائز تھا۔۱۲ ہزاروی۔

۶۲۹۔ حضرت ھشام بن عروہ اپنے والد (حضرت عمروہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما) سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ ایک رات کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، جب صبح ہوئی تو فرمایا: فلاں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے انہوں نے مجھے کتنی ہی آیات یاد دلا دیں جن کو میں بھول چکا تھا۔[1]

۶۳۰۔ حضرت سائبہ (فاکہ بنت مغیرہ مخزومی کی آزاد کردہ لونڈی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا البتہ دُم کٹے سانپ اور جس کی پیٹھ پر داغ ہوتے ہیں، کو مارنے کی اجازت دی کیونکہ یہ دونوں آنکھوں (کی بینائی) کو اُچک لیتے ہیں اور عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں۔ جو شخص ان کو (مارے بغیر) چھوڑے وہ ہم میں سے نہیں۔[2]

۶۳۱۔ حضرت ھشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مصحف سے قرأت کی فمنھا رکو بتھم و منھا یا کلون۔[3] "پس ان (جانوروں) سے ان کی سواری ہے اور ان سے وہ کھاتے ہیں[4]۔"

۶۳۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے چہرۂ مبارکہ پر کوئی چیز لگی تو خون نکل آیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کا چہرہ دھویا اور رسول اکرم ﷺ نے اُسے اپنی قمیص سے صاف کیا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ہمارے لئے اچھا ہے کہ یہ لڑکی نہیں اور رسول اکرم ﷺ، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے والد کے وصال کے بعد ان کے چہرے

۱۔ اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ معاذ اللہ حضور ﷺ بھول جاتے تھے لہٰذا اعتماد نہ رہا جس کے پڑھنے سے آپ ﷺ کو یاد آئیں اس تک بھی آپ سے پہنچی تھیں یعنی آپ نے امت تک قرآن مجید پہنچا دیا پھر بعض اوقات ادھر توجہ نہ رہتی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ گھروں میں جن سانپوں کی شکل میں رہتے تھے اس لئے ان کو قتل کرنے سے منع فرمایا نیز اس حدیث میں مسلمانوں کو جرأت و بہادری کی بھی تعلیم دی اور فرمایا جو ان سانپوں کو قتل نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کافر ہے بلکہ یہ جرأت و بہادری کا درس ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ سورہ یٰسین: ۷۲۔

۴۔ اصل قرأت رکو بھم ہے۔ مگر یہاں مصحف کا اختلاف ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

کو دیکھتے تو رو پڑتے۔[1]

۶۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ فجر سے پہلے کی دو رکعتوں (سنتوں) میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مقدار قیام فرماتے تھے۔[2]

۶۳۴۔ حضرت ابن سیرین، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے سرانور میں کنگھی کرتی تھیں حالانکہ وہ حالت حیض میں ہوتی تھیں۔

۶۳۵۔ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسولِ اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس پانی کو آگ پہنچے اس سے وضو کر سکتے ہو۔''[3]

۶۳۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد یہ (خلافت کا) مُعاملہ کس طرح ہو گا؟ آپ نے فرمایا: یہ خلافت تمہاری قوم میں رہے گی جب تک اُن میں بھلائی ہو گی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سے عرب جلدی فنا ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''تمہاری قوم'' میں نے پوچھا یہ کس طرح ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ان پر موت آئے گی اوران کو لوگوں پر ترجیح دے گی۔

۶۳۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے ایک دن فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میرے ایک صحابی میرے پاس ہوں پس میں اس سے شکایت کروں اور ذکر کروں اور میرا خیال تھا کہ آپ کی مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔
میں نے عرض کیا میں آپ کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلاؤں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

۱۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کو بہت محبت تھی اور آپ نے ان کو منہ بولا بیٹا بنایا تھا جب ان کا وصال ہو گیا تو حضور ﷺ ان کے صاحبزادے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر ان کے والد کی یاد میں روتے تھے۔اور آپ کا یہ فرمانا کہ اچھا ہے کہ یہ لڑکی نہیں شاید اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر لڑکی ہوتے تو شادی کے بعد ہم سے چلے جاتے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی مختصر پڑھتے تھے' یہ مطلب نہیں کہ کوئی دوسری سورت نہیں ملاتے تھے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔اس حدیث میں اس بات کو واضح کیا کہ آگ پر گرم کئے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے اگر دوسری بات ہوتی تو یہ وضو جائز نہ ہوتا۔۱۲ ہزاروی۔

مَیں نے پوچھا: آپ کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بُلاؤں؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے پوچھا حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو بلاؤں؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے پوچھا میں آپ کیلئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلاؤں؟ تو فرمایا: ہاں۔ فرماتی ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا تو آپ تشریف لائے۔ جب وہ کمرے میں آئے تو حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا ایک طرف کو ہو جاؤ۔ پس میں ایک طرف کو ہو گئی اور نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے قریب کیا حتیٰ کہ ان کے گھٹنے حضور ﷺ کے گھٹنوں کو چھونے لگے۔ اُم المومنین فرماتی ہیں حضور ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے باتیں کر رہے تھے اور ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ فرماتی ہیں آپ ان سے کچھ فرماتے تھے اور ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ پھر ان سے فرمایا واپس جاؤ پس وہ چلے گئے جب وہ دن آیا جب آپ کو گھر میں نظر بند کر دیا گیا تھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نہیں لڑیں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ لیا ہے پس میں اس پر صبر کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمارا خیال یہی تھا کہ حضور ﷺ نے اس دن ان سے اسی معاملہ میں وعدہ لیا تھا۔[1]

۶۳۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ وتر نماز کے بعد کوئی عمل نہ کرتے البتہ مسواک کرتے پھر دو مختصر رکعتیں پڑھتے۔

۶۳۹۔ حضرت مقدام بن شریح بن ہانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم ﷺ رات کے وقت جس قدر چاہتے نماز پڑھتے۔ جب صبح سے کچھ پہلے کا وقت ہوتا تو دو رکعتیں پڑھ کر (مسجد میں) تشریف لے جاتے پھر کھڑے ہوتے اور صحابہ کرام کو صبح کی نماز کی امامت کرواتے۔

حضرت شُریح نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب رسول اکرم ﷺ مسجد سے واپس آپ کے پاس آتے تو کونسا کام کرتے؟ فرمایا: مسواک سے ابتداء کرتے۔

۶۴۰۔ حضرت ابوالنضرہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: تم لوگ

۱۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی طرف اشارہ ہے۔ آپ نے جام شہادت نوش کیا لیکن امت کو باہم لڑنے سے بچا لیا۔ ۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ کے لئے نبیذ کس طرح بناتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم رات کے وقت آپ کے لئے کچھ کھجوریں (پانی میں) بھگو دیتے تھے اور صبح آپ اس (پانی) کو نوش فرما لیتے۔

۶۴۱۔ حضرت مسروق فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رو رہی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اے ام المومنین! آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو رونے کی خواہش کرتی ہوں پس روتی ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات تک ایک دن میں دو مرتبہ گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی۔[1]

۶۴۲۔ حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا ''جس کام کا ثواب سب سے جلدی ملتا ہے وہ نیکی کرنا اور صلہ رحمی کرنا ہے اور جس گناہ کی سزا سب سے جلد ملتی ہے وہ سرکشی اور رشتہ داروں سے قطع تعلق ہے۔''

۶۴۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، رسولِ اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا: عالیہ مقام کی عجوہ کھجوروں میں شفاء ہے یا فرمایا یہ تریاق ہیں یا بُکرہ ہیں (ہر چیز کے اول کو بکرہ کہتے ہیں)۔

۶۴۴۔ حضرت سعد بن ھشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسولِ اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو دو مختصر رکعتوں سے آغاز کرتے (رات کی نفل نماز مراد ہے)۔

۱۔ رسول اکرم ﷺ کا یہ فقر، اختیاری تھا ورنہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا قاسم بنایا تھا۔ چنانچہ فرمایا: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰہُ یُعْطِیْ۔ ''میں (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو) تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔'' (صحیح بخاری: کتاب العلم ۱/۱۶، صحیح مسلم: کتاب الزکوۃ ۱/۳۳۳) ۱۲ ہزاروی۔

نبی اکرم ﷺ سے اسماء بنت عُمیس، یُسیر ہ اور ام منذر بنت قیس رضی اللہ عنھن کی روایات

۶۴۵۔ حضرت ابو بردہ حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ایک مرتبہ حضرت اسماء بنت عُمیس ؓ کے پاس سے گزرے تو پوچھا جبشہ یہی ہے؟ آپ کی مراد وہ شہر تھا جس میں وہ لوگ نجاشی کے پاس تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے ابن خطاب! آپ کی مراد کچھ اور ہے؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تم بہترین لوگ ہو اگر لوگ تم سے پہلے ہجرت نہ کر لیتے۔ حضرت اسماء نے فرمایا: تم لوگ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ تمہارے بے علم لوگوں کو سکھاتے اور پیدل چلنے والوں کو سواری عطا کرتے۔ پھر وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: بلکہ دونوں ہجرتیں تم لوگوں کے لئے ہیں یعنی حبشہ کی طرف ہجرت اور دوسری ہجرت یعنی مدینہ طیبہ کی طرف (ہجرت)۔[1]

۶۴۶۔ حضرت ہانی بن عثمان، اپنی والدہ حُمیضہ بنت یاسر سے اور وہ اپنی دادی یُسیرہ سے روایت کرتی ہیں اور وہ ھجرت کرنے والی خواتین سے تھیں وہ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا:

تم پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا، لا الہ الا اللہ پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا لازم ہے اور ان کو انگلیوں کے پوروں سے شمار کرو بے شک ان سے سوال کیا جائے گا اور یہ

۱۔ پہلے کچھ مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت ہوئی چونکہ دونوں ہجرتیں رضائے الٰہی کے لئے تھیں اس لئے دونوں کو باعثِ ثواب قرار دیا۔ ۱۲ ہزاروی۔

بولیں گی ان سے غافل نہ ہونا ورنہ رحمت تم سے دور ہو جائے گی۔[1]

۶۴۷۔ حضرت ام المنذر بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ایک دن رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے اور (ان کو بیماری سے افاقہ ہوا تھا لہٰذا) وہ نحیف (کمزور) تھے۔ ہمارے ہاں کھجوروں کے گچھے لٹکے ہوئے تھے رسول اکرم ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں کھڑے ہو کر کھانے لگے تو رسول اکرم ﷺ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے رُکو! تم کمزور ہو حتی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رُک گئے۔

حضرت ام المنذر فرماتی ہیں پھر میں نے جَو اور چقندر ملا کر پکائی اور حضور ﷺ کی خدمت میں لے آئی۔ آپ نے فرمایا: اے علی! اس سے کھاؤ یہ تمہارے لئے زیادہ نفع بخش ہے۔[2]

۱۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اعضاء کو بولنے کی طاقت دے گا تو اعضاء اچھے اور بُرے اعمال کی گواہی دیں گے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ حضور ﷺ نے بتایا کہ بیماری سے صحت یاب ہونے والے کا معدہ کمزور ہو جاتا ہے اس لئے اسے ہلکی پھلکی غذا کھانی چاہیے۔ ۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ سے حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی (اُنیسہ)، (اُم کلثوم) بنت عقبہ، اُم قیس بنت محصن، اُم ھانی، (اُم) جعدہ المخزومی، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن (الفُریعہ) اور بنت حارثہ (ام ھشام) رضی اللہ عنہن کی روایات

۶۴۸۔ حضرت خبیب بن عبدالرحمٰن اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: بے شک بلال (رضی اللہ عنہ) رات کے وقت اذان دیتے ہیں یا فرمایا ابن ام مکتوم (رضی اللہ عنہ) رات کے وقت اذان دیتے ہیں پس تم (سحری) کھاؤ حتی کہ ابن ام امکتوم کی اذان سنو یا بلال کی اذان سنو اور ان دونوں کے درمیان اس قدر وقفہ تھا کہ ایک اترتے اور دوسرے اوپر جاتے۔ حضرت اُنیسہ فرماتی ہیں: ہم کہتے انتظار کرو حتی کہ ہم سحری کھائیں۔[1]

۶۴۹۔ حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنی والدہ حضرت مکتوم بنت عقبہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو لوگ، لوگوں کے درمیان صلح کراتے ہیں اور اچھی بات کہتے ہیں یا اچھی بات پہنچاتے ہیں، وہ جھوٹوں میں سے نہیں ہیں۔

۱۔ یعنی ان دونوں میں سے ایک کی اذان سحری کھانے کے لئے اور دوسرے کی سحری کے کھانے سے روکنے کے لئے ہوتی تھی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۶۵۰۔ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ اپنے ایک بیٹے کو لے کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے اس کے گلے کی بیماری کا علاج کر رکھا تھا۔
آپ نے فرمایا: تم لوگ اپنی اولاد کا تالو کیوں دباتے ہو۔[۱] تم پر یہ عود ھندی (کٹھ) لازم ہے انہوں نے اپنا بچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑایا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا یا اس پر چھینٹے مارے (یعنی اچھی طرح نہ دھویا)۔
حضرت ابن شہاب زہری فرماتے ہیں اس وقت سے یہ طریقہ جاری ہو گیا کہ جو بچہ دودھ نہ پیتا ہو اس کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں (یعنی ہلکا سا دھویا جاتا ہے) اور جو بچہ دودھ پیتا ہو اس کا پیشاب (اچھی طرح) دھویا جاتا ہے۔
حضرت نضر فرماتے ہیں: ''العُذرۃ'' وہ ہوا ہے جو جنوں سے نکلتی ہے اور یدغرون کا معنی تالو دبانا ہے۔

۶۵۱۔ حضرت شعبہ، حضرت جعدہ مخزومی سے اور وہ ان کی ماں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: اپنے گھر والوں سے۔ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کا ذکر کیا۔ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں میں نے آپ کو مشروب پیش کیا۔ پھر آپ نے مجھے پکڑا دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں روزہ دار ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نفلی روزے والا امیر ہوتا ہے یا فرمایا اپنے نفس پر امیر (خود مختار) ہوتا ہے اگر تم چاہو تو روزہ برقرار رکھو اور گر چاہو تو افطار کرو۔

۶۵۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اپنی پھوپھی (فُریعہ بنت مالک) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ (اس کا گوشت) تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔[۲]

۱۔ ایک معنی یہ ہے کہ عورت کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر اس کو اچھی طرح بٹتی تھی پھر اس کو بچے کے ناک میں داخل کرتی تو اس سے سیاہ خون نکلتا بعض اوقات وہ زخمی ہو جاتا۔ (النھایہ ۳/ ۱۹۸)۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ معلوم ہوا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۶۵۳۔ حضرت خبیب بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن محمد بن معن سے سنا وہ حارثہ بن نعمان کی بیٹی (ام ھشام انصاریہ) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے اپنے آپ کو دیکھا اور ہمارا اور رسول اکرم ﷺ کا تنور ایک تھا اور میں نے (سورۂ ق) رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے سیکھی ہے۔ آپ جمعہ کے دن منبر پر اس کے ساتھ خطبہ دیتے تھے۔

۶۵۴۔ حضرت حمید بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ پہلے ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ہیں وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص دو آدمیوں کے درمیان صلح کرائے پس اچھی بات کہے یا اچھی بات کو بڑھائے' وہ جھوٹا نہیں ہے۔''

۶۵۵۔ حضرت عمرو بن میمون بن مہران اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ام کلثوم بنت عقبہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ وہ نماز کے لئے گئے اور وہ طلاق لینا چاہتی تھیں۔ انہوں نے اس (ارادے) کو ان (اپنے خاوند) سے چھپایا اور کہا: مجھے ایک طلاق کے ساتھ پاک کر دیں۔ انہوں نے اس کو طلاق دے دی' واپس آئے تو ان کے ہاں بچہ پیدا ہو چکا تھا۔ وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے اور سوال کیا تو آپ نے فرمایا: عدت پوری ہو چکی ہے اب ان کو اپنے لئے منگنی کا پیغام دو۔ انہوں نے کہا: اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے اللہ اس کو اس دھوکے کا بدلہ دے۔

رسول اکرم ﷺ سے بصری خواتین نیز ام عطیہ اور دیگر خواتین کی روایات

۶۵۶۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کو غسل دے رہے تھے (غسلِ میت مراد ہے)۔ آپ نے فرمایا: ان کو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ بار غسل دو اگر ضروری سمجھو اور آخر میں کافور لگا دو یا فرمایا کچھ کافور لگا دو۔ جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دینا پس جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے اپنی ازار ہماری طرف ڈالی اور فرمایا اسے ان کے جسم سے متصل پہنا دو۔[1]

۶۵۷۔ حضرت حفصہ بنت سیرین اس حدیث کو بیان کرتی ہیں اور اس حدیث میں فرماتی ہیں ان کی دائیں طرف سے اور وضو کے مقامات سے (غسل) شروع کرو اور حضرت اُمِ عطیہ فرماتی ہیں پس ان (کے بالوں) کی تین مینڈھیاں کی گئیں۔

۶۵۸۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو آپ نے ہم سے فرمایا ان کو پانی اور بیری سے غسل دو اور طاق بار (یعنی تین یا پانچ بار) غسل دینا اور اگر ضروری سمجھو تو اس سے زیادہ کرو اور آخر میں کافور لگانا یا فرمایا کچھ کافور لگا دینا۔

(فرمایا) جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا پس جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع کی تو آپ نے اپنی ازار مبارک (چادر) ہماری طرف ڈالی اور فرمایا اس کو ان کے

۱۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس چادر کے ان کے جسم سے متصل ہونے کی وجہ سے ان کو برکت حاصل ہوگی۔

۱۲ ہزاروی۔

بدن سے متصل کر دو۔

۶۵۹۔ حضرت ھشام اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ''الحقو'' وہ چادر ہے جو کپڑوں کے اوپر ہوتی ہے اور ''ازار'' وہ ہے جو کپڑوں کے نیچے ہوتی ہے (اور یہاں ازار کا لفظ فرمایا)۔

۶۶۰۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کنواری لڑکیوں، حیض والی عورتوں اور پردہ نشین خواتین کو ساتھ لے جائیں۔ حیض والی عورتیں عیدگاہ سے کنارے پر ہوتی تھیں اور بھلائی (کی باتوں)' خطبہ اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتیں۔

۶۶۱۔ حضرت ھشام اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۶۲۔ حضرت ابن سیرین' حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ عیدین کے موقع پر پردہ نشین اور حیض والی عورتوں کو اپنے ساتھ (عیدگاہ میں) لے جائیں وہ مسلمانوں کے ساتھ ان کی دعا اور نماز میں شریک ہوں لیکن حیض والی عورتیں نماز سے الگ رہیں۔

۶۶۳۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عیدین (کے اجتماع) کے لئے کنواری لڑکیوں، حیض والی خواتین اور باپردہ عورتوں کو ساتھ لے کر جائیں اور حیض والی عورتیں عیدگاہ کے قریب ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں (یعنی نماز نہ پڑھیں)۔[1]

۶۶۴۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم (خواتین) میں کسی ایک کے لئے بڑی چادر نہیں ہوتی آپ نے فرمایا:

''اس کی دوسری (مسلمان) بہن اس کو اپنی چادر اوڑھا دے۔''

ابو یعقوب فرماتے ہیں عیدین کے لئے جانے کے وقت (اوڑھانا) مراد ہے۔

۶۶۵۔ حضرت ھشام اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۔ چونکہ عید کی نماز مسجد میں نہیں پڑھی جاتی تھی لہٰذا حیض والی خواتین کو ساتھ لے جایا جاتا تھا کیونکہ وہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتیں البتہ عیدگاہ میں داخل ہو سکتی ہیں ان کے لئے صرف نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۶۶۶۔ حضرت حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوتیں اور میں نے آپ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی ہے۔ پس میں ان کے بعد ان کی منازل میں ہوتی، ان کے لئے کھانا تیار کرتی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھی۔

۶۶۷۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی پس میں ان کے لئے کھانا تیار کرتی، بیماروں کی تیمارداری کرتی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھی۔[1]

۶۶۸۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ''کوئی عورت اپنے خاوند کے علاوہ کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے البتہ اس (خاوند) پر چار مہینے دس دن سوگ منائے، نہ سرمہ لگائے، نہ رنگین کپڑا پہنے البتہ یمنی چادر جس کے دھاگے کو رنگ لگایا جاتا ہے، پہن سکتی ہے اور نہ خوشبو استعمال کرے البتہ حیض سے طہارت کے بعد قُسط (خوشبو) اور اظفار (ایک کی قسم کی خوشبو) تھوڑی سی لگا سکتی ہے۔

۶۶۹۔ حضرت ھشام اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۰۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم خاوند کے (فوت ہونے پر) کے سوگ مناتے ہوئے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنیں البتہ یمنی چادر جس کا دھاگہ رنگا جاتا ہے، پہن سکتی ہیں۔

۶۷۱۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ سوگ منانے کے دوران ہم خوشبو استعمال نہ کریں البتہ کُست اور اظفار (خوشبو کی قسمیں) کے ذریعے کچھ طہارت حاصل کریں۔

۶۷۲۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بیعت کے دوران ہم سے جو عہد لیا گیا اس میں یہ بھی ہے کہ نوحہ نہ کریں پس ہم میں سے سوائے پانچ خواتین، ام سلیم، معاذ کی زوجہ، ابوسبرہ کی بیٹی یا فرمایا معاذ کی بیوی اور ابوسبرہ کی بیٹی اور ایک دوسری خاتون کے علاوہ کسی نے اپنا عہد پورا نہ کیا وہ اپنے آپ کو شمار نہیں کرتی تھیں مگر جب حَرّہ آیا (یزید کے مدینہ طیبہ پر حملہ کرنے کا

۱۔ وہ دور شرم وحیا کا دور تھا آج کل کے حالات کے مطابق عورتوں کو جہاد میں ساتھ لے جانا درست نہیں ہے۔۱۲ ہزاروی۔

دن) تو وہ خواتین وہاں ہی رہیں حتی کہ یہ کھڑی ہوئیں اس لئے یہ اپنے آپ کو ان میں شمار نہیں کرتی تھیں۔

۶۷۳۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی:

اذا جاء ك المومنات يبايعنك على ان لا يشركن بالله شيئا ولا يسرقن ولا يزنين ولا يقتلن اولادهن ولا ياتين ببهتان يفترينه بين ايديهن و ارجلهن ولايعصينك فى معروف۔[1]

"(اے نبی!) جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضعِ ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی۔"

تو وہ فرماتی ہیں ان باتوں میں نوحہ بھی شامل ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مگر فلاں خاندان والوں کے لئے اجازت دیں انہوں نے دور جاہلیت میں میری مدد کی تھی پس مجھ پر ان کی مدد لازم ہے۔ فرمایا: بنو فلاں کے لئے کر سکتی ہو۔

۶۷۴۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہم سے بیعت لیتے ہوئے یہ وعدہ لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی پس ہم میں سے صرف پانچ خواتین نے اس عہد کو پورا کیا جن میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی شامل ہیں۔

۶۷۵۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم نے رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادی (کے انتقال کے بعد ان) کے بالوں کی تین مینڈھیاں کیں پھر ان سب کو جمع کر کے پچھلی طرف ڈال دیا۔

۶۷۶۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہمیں (خواتین کو) جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن اس ممانعت کی زیادہ تاکید نہ کی گئی (گویا حرام کی بجائے مکروہ قرار دیا)۔

۶۷۷۔ حضرت نضر، حضرت ھشام سے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۔ سورہ ممتحنہ: ۱۲

۶۷۸۔ حضرت ابن سیرین، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن اس سلسلے میں زیادہ تاکید نہ کی گئی۔

۶۷۹۔ حضرت حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں ہم تراوت (یعنی گدلا پانی) اور زرد رنگ کا کچھ خیال نہ کرتیں۔[1]

۱۔ مطلب یہ کہ جب عورت حیض سے پاک ہو جائے اور غسل کرے پھر وہ زرد رنگ کا پانی یا گدلا پانی دیکھے تو اس کی پرواہ نہ کرے یہ طہارت میں موثر نہیں بلکہ وہ پاک ہو گئی۔ ۱۲ ہزاروی۔

نبی اکرم ﷺ کی وہ احادیث مبارکہ جو حضرت فاطمہ بنت قیس فہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر صحابیات سے مروی ہیں

۶۸۰۔ حضرت فاطمہ بنت قیس، رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ''ہر نبی نے فتنۂ دجال سے ڈرایا اور اے امت! وہ تم میں آئے گا لیکن مدینہ طیبہ کے علاوہ تمام زمین پر جائے گا۔''

۶۸۱۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ ایک دن منبر پر تشریف لے گئے اور آپ مسکرا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی جس پر مجھے خوشی ہوئی پس میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث تم لوگوں سے بھی بیان کروں تا کہ تم بھی اس بات پر خوش ہو جاؤ جس سے تمہارے نبی (ﷺ) مسرور ہوئے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ فلسطین کے کچھ لوگ سمندر میں کشتی میں سوار ہوئے وہ ان کے ساتھ چکر کاٹنے لگتی حتی کہ اس نے ان کو اس سمندر کے جزیروں میں سے ایک جزیرہ میں ڈال دیا۔ انہوں نے وہاں ایک جانور دیکھا جس کا لباس بالوں کی صورت میں تھا۔ پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں۔[1]

انہوں نے کہا: ہمیں کسی بات کی خبر دو! اس نے کہا: میں تمہیں کسی چیز کی خبر دوں گی نہ کسی چیز کی خبر پوچھوں گی لیکن تم شہر کے آخری کنارے پر جاؤ وہاں وہ ہے جو تمہیں خبر دے گا اور تم سے خبر معلوم کرے گا۔

۱۔ جساسہ، جسّ سے بنا ہے بمعنیٰ جاسوسی کرنے والا یعنی یہ دجال کے لئے خبریں معلوم کرتا تھا۔ (النھایہ ۲۷۲/۱)۔۱۲ ہزاروی۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم شہر کے اس کنارے پر پہنچے تو وہاں ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اس نے کہا: مجھے (شام کے شہر) زُغر کے چشمے کے بارے میں بتاؤ؟ ہم نے کہا: بھرا ہوا ہے' ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔

اس نے کہا: مجھے بحیرۂ طبریہ کے بارے میں بتاؤ! ہم نے کہا: بھرا ہوا ہے' ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔اس نے کہا: مجھے بیسان کے کھجوروں کے باغ کے بارے میں بتاؤ جو فلسطین اور اردن کے درمیان ہے' کیا اس میں پھل آ گیا ہے: ہم نے کہا: ہاں۔اس نے کہا مجھے اس عربی اُمّی نبی کے بارے میں بتاؤ کہ وہ تم لوگوں میں ظاہر ہو چکے ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں۔اس نے پوچھا کیا لوگ (ان کے دین میں) داخل ہو رہے ہیں؟ ہم نے کہا: لوگ ان کی طرف دوڑے جاتے ہیں۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ یکدم کودا حتی کہ زنجیر ٹوٹنے لگی ہم نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں دجال ہوں اور وہ (دجال) طیبہ کے علاوہ تمام شہروں میں داخل ہوگا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: یہ (مدینہ) طیبہ ہے۔

۶۸۲۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن دوپہر کے وقت تشریف لائے حالانکہ آپ اس وقت باہر نہیں نکلتے تھے۔(پھر) آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! میں اس خوف کی جگہ پر تم میں سے بعض کو رغبت دینے یا ڈرانے کے لئے کھڑا نہیں ہوا لیکن حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے ایسی بات بتائی کہ میں خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک کی وجہ سے قیلولہ نہ کر سکا۔ میں چاہتا ہوں کہ جو خوشی تمہارے نبی کو ہوئی ہے وہ تم لوگوں میں بھی پھیلا دوں۔

حضرت تمیم رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے بتایا کہ ان کے چچا زاد بھائیوں کی ایک جماعت سمندر میں (کشتی پر) سوار ہوئی پس ناموافق ہوا آئی اور اس نے ان کو ایک ایسے جزیرے میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا جس کو وہ جانتے نہیں تھے۔وہ چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ گئے حتی کہ سمندر سے باہر نکلے اچانک انہوں نے ایک سیاہ طویل چیز دیکھی جس کے بال بہت زیادہ تھے۔وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ مرد ہے یا عورت؟ انہوں نے اس چیز سے پوچھا تو

کون ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ ہوں۔ انہوں نے اس سے کہا کیا تُم ہمیں کسی چیز کی خبر نہیں دو گی؟ اس نے کہا: نہ تو میں تمہیں خبر دوں گی اور نہ تم سے کسی چیز کی خبر طلب کروں گی لیکن یہ عبادت گاہ ہے، تم اس کے قریب آ چکے ہو اس میں وہ شخص ہے جو تمہاری خبر کا شوق رکھتا ہے کہ وہ تمہیں خبر دے اور تم سے خبر معلوم کرے۔ پس وہ اس گرجے میں آئے تو وہاں کوئی بہت سخت جکڑا ہوا تھا۔ اس سے غم ظاہر ہو رہا تھا اور وہ بہت بیمار تھا۔ انہوں نے سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا پھر ان سے پوچھا تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے کہا: ہم شام سے آئے ہیں۔ اس نے پوچھا عربوں کا کیا حال ہے؟ کیا ان کینبی ظاہر ہو گئے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! ظاہر ہو گئے ہیں۔ اس نے پوچھا پھر کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا ایک قوم نے ان کو ٹھکانہ دیا پس اللہ نے ان کو ان لوگوں پر غالب کر دیا پس وہ لوگ آج اکھٹے ہیں۔ اس نے کہا: یہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہے۔ اس نے پوچھا آج اہل عرب کا معبود ایک ہے اور ان کا کلمہ بھی ایک ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: یہ بات ان کے لئے بہتر ہے۔ اس نے کہا: بنو عمان اور بیسان کے باغوں کی کیا صورت ہے؟ انہوں نے کہا: اچھی حالت ہے وہ ہر سال پھل دیتے ہیں۔ اس نے کہا زُغر کے کنویں کی کیا صورت ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ٹھیک ہے لوگ اس سے پانی پیتے ہیں اور اپنے کھیتوں اور درختوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اس نے پوچھا: بحیرۂ طبریہ کی کیا حالت ہے؟ انہوں نے کہا: وہ بھرا ہوا ہے اور پانی کی کثرت سے دونوں کناروں سے چھلک رہا ہے۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پس وہ فوراً کودا پھر قسم کھائی کہ اگر میں اس قید سے چھوٹ گیا تو اللہ تعالیٰ کی تمام زمین کو اپنے پاؤں سے روند ڈالوں گا پھر اس نے قسم کھائی لیکن مدینہ طیبہ کا استثناء کیا۔ اس کے لئے اس شہر میں جانے کا کوئی راستہ اور طاقت نہ ہو گی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس پر خوشی ہوئی، یہ (مدینہ) طیبہ ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک یہی طیبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے اس حرم کو دجال پر حرام کیا ہے۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ اس (مدینہ طیبہ) کے ہر تنگ اور کشادہ راستے پر وہ نرم زمین ہو یا پہاڑ ایک فرشتہ قیامت تک تلوار لٹکائے کھڑا ہے اور دجال کو اس میں داخل ہونے کی طاقت نہیں ہے۔

۶۸۳۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم بن محمد (رضی اللہ عنہ) سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا: حرم (یعنی) مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ اس (دجال) پر حرام ہیں۔

۶۸۴۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں: میں نے محرر بن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ان سے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی حدیث بیان کی انہوں نے کہا: میں اپنے باپ پر گواہی دیتا ہوں انہوں نے مجھ سے یہ حدیث اس طرح بیان کی جس طرح تم سے فاطمہ بنت قیس نے بیان کی، ایک حرف بھی کم نہیں کیا البتہ میرے والد نے ایک باب کا اضافہ کیا۔ انہوں نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے تقریباً بیس مرتبہ مشرق کی طرف لکیر کھینچی۔

۶۸۵۔ ابو اسامہ کہتے ہیں مجھ سے اس نے بیان کیا جس نے عامر سے سنا انہوں نے اس حدیث میں یہ اضافہ کیا کہ اس (دجال) نے پوچھا کیا لوگوں نے اینٹوں سے عمارتیں بنانا شروع کی ہیں؟ اس میں یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے ایک قدم کا نچلا حصہ دوسرے قدم پر مارا اس میں مزید یہ ہے کہ اس نے کہا یمن کی جانب سے کیا ہے؟ پھر کہا نہیں بلکہ (یمن کے شہر) عیّان کی طرف سے۔

۶۸۶۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ کے عہد میں میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیں پس مَیں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے میرے لئے رہائش اور نفقہ کا حکم نہ دیا۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں میں حضرت ابراھیم بن یزید نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور ان سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کے لئے رہائش اور نفقہ ہے میں نے ان سے حضرت شعبی کا قول ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے رہائش اور نفقہ کا فیصلہ دیا، انہوں نے فرمایا: ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو ایک عورت کی بات پر چھوڑ نہیں سکتے ہم نہیں جانتے اس کو یاد رہا یا وہ بھول گئی ہے۔

۶۸۷۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں ان کو طلاق دی گئی تو آپ نے ان کے لئے رہائش اور نفقہ کا حکم نہ دیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم ایک عورت کے کہنے پر اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو نہیں

چھوڑ سکتے ہمیں معلوم نہیں شاید وہ بھول گئی ہو۔

۶۸۸۔ حضرت شعبی ﷺ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت فاطمہ بنت قیس ﷺ نے بیان کیا کہ ان کے خاوند نے ان کو تین طلاقیں دیں اور انہوں نے اپنے چچا زاد حضرت ابن اُمِ مکتوم ﷺ کے ہاں عدت گزاری۔

۶۸۹۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں مجھ سے تمیم ابوسلمہ نے جو فاطمہ کے غلام تھے ان سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا یا خود حضرت فاطمہ بنت قیس ﷺ نے بیان کیا وہ فرماتی ہیں مجھے میرے خاوند نے تین طلاقیں دیں تو میں ان کے وکیل کے پاس نفقہ کا مطالبہ کرنے آئی۔ انہوں نے کہا: تیرے لئے رہائش اور نفقہ نہیں ہے۔ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے یہ بات عرض کی تو فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔[1]

۶۹۰۔ حضرت مجاہد، حضرت فاطمہ بنت قیس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے کہ ان کے لئے رہائش (سُکنیٰ) اور نفقہ کا حکم نہ دیا۔

۶۹۱۔ حضرت ابوبکر بن ابو جہم ﷺ فرماتے ہیں میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس ﷺ سے سنا وہ فرماتی تھیں مجھے میرے خاوند نے تین طلاقیں دیں تو رسول اکرم ﷺ نے میرے لئے رہائش اور نفقہ کا حکم نہ دیا۔

۶۹۲۔ حضرت ابوسلمہ ﷺ فرماتے ہیں میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس ﷺ کی زبان سے یہ خط لکھا ہے۔

۶۹۳۔ حضرت ابوسلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں بنو مخزوم کے ایک شخص (ابوبکر بن حفص مخزومی) کے نکاح میں تھی تو اس نے مجھے طلاقِ بائن دے دی میں نے اس کے گھر والوں کے پاس پیغام بھیج کر نفقہ کا مطالبہ کیا تو انہوں نے کہا: ہم پر تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے۔ پس رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے ان کے ذمہ نفقہ نہیں ہے اور تم پر عدت (گزارنا) لازم ہے، پس تم اُمِ شریک کے گھر منتقل ہو جاؤ اور اپنے بارے میں ہمیں بتانا بھول نہ جانا، پھر فرمایا بے شک ام شریک کے پاس

۱۔ ان کو نفقہ دیا گیا لیکن وہ اس کو کم سمجھتی تھیں اس لئے مزید کی نفی کی گئی مطلق نفی نہیں، خاوند کے گھر میں رہائش کی اجازت نہ دی کیونکہ وہ اپنے دیوروں سے لڑتی جھگڑتی تھیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

مہاجرین اولین میں سے ان کے بھائی آتے ہیں۔ پس تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر منتقل ہو جاؤ۔ ان کی بینائی چلی گئی ہے لہٰذا جب تم اپنا کپڑا اتارو گی تو وہ تم سے کچھ نہیں دیکھ سکیں گے اور اپنے بارے میں ہمیں بتانا نہ بھولنا۔

حضرت فاطمہ بنت قیس فرماتی ہیں جب حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ اور ابوجہم عدوی رضی اللہ عنہ نے مجھے نکاح کا پیغام دیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو وہ مفلوک الحال ہیں ان کے پاس کچھ نہیں اور جہم اپنے کاندھے سے لاٹھی نہیں اتارتے تم لوگ اسامہ بن زید سے کیوں غافل ہو؟ حضرت فاطمہ کے گھر والے اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے تو حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے کہا میں اسی سے نکاح کروں گی جس کی طرف مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا ہے۔ پس انہوں نے حضرت اسامہ بن زید سے نکاح کر لیا۔

۶۹۴۔ حضرت محمد بن ابراہیم تیمی سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ سے ڈرو تم جانتی ہو یہ بات کس معاملے میں ہے۔

۶۹۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد خداوندی

لا تخرجوھن من بیوتھن ولا یخرجن اِلّا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ۔[1]

''ان (عورتوں) کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ واضح بے حیائی کا ارتکاب کریں۔''

میں فرماتے ہیں: ''فاحشہ مبینہ'' سے مراد ہے کہ اپنے گھر والوں سے بیوقوفوں والا سلوک کرنا' جب وہ ایسا کرے تو اس کو نکالنا جائز ہو جاتا ہے۔

۶۹۶۔ حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۹۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت فاطمہ بنت قیس جو ضحاک بن قیس کی بہن ہیں انہوں نے ان (عبدالرحمٰن) کو بتایا اور وہ بنو مخزوم قبیلے کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس (شخص) نے ان کو طلاق دے دی اور خود کسی جہاد میں چلے گئے اور اپنے وکیل کو حکم دیا کہ ان کو کچھ نفقہ دے دیں۔ وہ فرماتے

۱۔ سورہ الطلاق: ۱

ہیں: حضرت فاطمہ نے اس کو قلیل خیال کیا تو وہ حضور ﷺ کی ایک زوجۂ مطہرہ کے پاس چلی گئیں۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو وہ ان کے پاس تھیں آپ کی زوجہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ فاطمہ بنت قیس ہیں فلاں شخص نے ان کو تین طلاقیں دے دی ہیں اور کچھ نفقہ کا حکم دیا ہے پس انہوں نے اس کو رد کر دیا ہے اور ان (کے خاوند) کا خیال ہے کہ ان کے خاوند نے ان پر احسان کیا ہے۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے اور ان سے فرمایا: تم ام کلثوم کے ہاں چلی جاؤ اور ان کے پاس عدت گزارو پھر فرمایا اس عورت کے پاس عبادت کرنے والوں کی کثرت ہوتی ہے۔ پس تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس منتقل ہو جاؤ اور ان کے پاس عدت گزارو۔ پس وہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس منتقل ہو گئیں اور وہاں عدت گزاری۔ جب ان کی عدت ختم ہو گئی تو حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے ان کو نکاح کیلئے پیغام بھیجا۔انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم ﷺ سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا: جہاں تک ابوجہم بن حذیفہ کا تعلق ہے تو وہ ایسا شخص ہے کہ تجھ پر اس کے زندہ جلانے کا خوف ہے اور معاویہ مال سے خالی ہیں پس آپ ﷺ نے ان کا نکاح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

۶۹۸۔ حضرت عبید اللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو عمر بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یمن کی طرف تشریف لے گئے اور انہوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو ایک طلاق بھیجی جو ان کی طلاقوں میں سے بچی تھی (یعنی تین طلاقیں پوری ہو گئیں) اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو حکم دیا کہ ان کو نفقہ دے دیں ان دونوں نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے لئے نفقہ نہیں البتہ یہ کہ تم حاملہ ہوتی۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے پس تم حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزارو اور وہ نابینا ہیں۔یہ بات مروان (بن حکم) کو پہنچی تو اس نے قبیصہ بن ذؤیب کو ان (فاطمہ بنت قیس) کے پاس لے جا کر اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اُن سے یہ حدیث بیان کی۔مروان نے کہا: یہ حدیث صرف ایک عورت سے سنی گئی ہے ہم اسی طریقے کو اختیار کریں گے جس پر ہم نے لوگوں کو پایا ہے۔ مروان کی یہ بات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

کو پہنچی تو انہوں نے کہا: میرے اور تم لوگوں کے درمیان قرآن (کا فیصلہ) ہے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

ولا يخرجن إلّا ان يا تين بفاحشة مبينة........... لعل الله يحدث بعد ذلك امرا.[1]

''اور وہ نہ نکلیں مگر یہ کہ واضح بے حیائی کا ارتکاب کریں........... شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی حکم نازل فرما دے۔''

تو مروان نے کہا: یہ اس کے لئے ہے جس سے رجوع ہو سکتا ہے۔ پس تین طلاقوں کے بعد کون سا حکم ظاہر ہو گا پس وہ اس پر کیسے خرچ کریں گے مگر یہ کہ حاملہ ہو پس تم اس کو کس بات پر روکتے ہو۔

۶۹۹۔ حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس کو تین طلاقیں دی گئیں کہ وہ عدت کہاں گزارے تو انہوں نے فرمایا: اپنے خاوند کے گھر میں۔ مَیں نے ان سے کہا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی حدیث کہاں گئی۔ انہوں نے فرمایا اس خاتون نے لوگوں کو فتنے میں مبتلا کیا وہ زبان دراز تھی یا فرمایا وہ عورت اپنے دیوروں کے خلاف زبان چلاتی تھی۔

۷۰۰۔ حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اس خاتون نے لوگوں کو فتنے میں ڈال دیا۔

۷۰۱۔ حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو وہاں کے سب سے زیادہ فقیہ شخص کے بارے میں پوچھا پس مجھے حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا گیا میں نے ان سے پوچھا کہ جس خاتون کو تین طلاقیں دی جائیں' وہ عدت کہاں گذارے؟ انہوں نے فرمایا: اپنے خاوند کے گھر میں۔ میں نے کہا: ضحاک بن قیس کی بہن فاطمہ بنت قیس کو ان کے خاوند نے تین طلاقیں دے دیں تو انہوں نے حضرت ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت گزاری۔ حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ خاتون زبان دراز تھی پس ان کو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس رکھا گیا۔

---

[1] سورۃ الطلاق: ۱

رسول اکرم ﷺ سے ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث انصاریہ، خبّاب کی بیٹی (زینب بنت خبّاب)، اُمِّ صُبیَّہ جُھَنِیَّہ (خولہ بنت قیس)، اُمِّ طارق جو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی لونڈی تھیں، حضرت حذیفہ کی بہن فاطمہ بنت یمان العبسیہ، سلامہ بنت الحُر (الفزاریہ) اور حضرت خرشہ کی بہن رضی اللہ عنہن کی روایات

۷۰۲۔ حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث انصاری سے مروی ہے اور انہوں نے قرآنِ مجید جمع کیا تھا۔ غزوۂ بدر کے موقع پر انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا آپ مجھے اپنے ساتھ جانے کی اجازت دیں گے کہ میں آپ لوگوں کے زخمیوں کی مرہم پٹی کروں اور بیماروں کی تیمارداری کروں شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کا درجہ عطا کر دے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے شہادت کا مقام رکھا ہے پس ان کو شہیدہ کہا جاتا تھا اور حضور ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اپنے گھر والوں کی امامت کرائیں پس ان کا ایک مؤذن

تھا پس وہ اپنے گھر والوں کو نماز پڑھاتی تھیں[1] حتی کہ ان کی لونڈی اور غلام نے ان کا گلا دبا کر ان کو شہید کر دیا کیونکہ انہوں نے ان کو مدبّر[2] بنایا۔

ان دونوں نے ان کو حضرت عمر فاروق ﷛ کے دور میں شہید کیا۔ پس کہا گیا کہ حضرت اُمِ ورقہ ﷝ شہید کر دی گئیں۔ ان کو ان کے غلام اور لونڈی نے قتل کر دیا ہے۔ حضرت عمر ﷛ صحابہ کرام کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: حضرت ام ورقہ کو ان کے غلام اور لونڈی نے گلا دبا کر قتل کر دیا ہے اور وہ دونوں بھاگ گئے ہیں چنانچہ ان دونوں کو لا کر سولی پر چڑھایا گیا۔ مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے سولی پر چڑھنے والے یہی دونوں تھے۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروق ﷛ نے فرمایا رسول اکرم ﷺ نے سچ فرمایا تھا (کہ یہ شہیدہ ہوں گی) ہمیں لے جاؤ ہم شہیدہ کی زیارت کر لیں۔[3]

۷۰۳۔ حضرت خباب کی صاحبزادی سے مروی ہے فرماتی ہے میرے والد عہدِ رسالت میں ایک غزوہ کے لئے تشریف لے گئے اور رسول اکرم ﷺ ہماری بکری کا دودھ دوہنے تشریف لاتے تھے۔ آپ ایک برتن میں دودھ دوہتے تو وہ بھر جاتا پس حضرت خباب ﷛ تشریف لائے اور انہوں نے دودھ دوہا تو وہ دودھ پہلے جتنا ہو گیا۔[4]

۷۰۴۔ حضرت نعمان بن خرّبُوذ فرماتے ہیں میں نے حضرت ام صُبیّہ الجھنیہ ﷝ سے سنا وہ فرماتی ہیں: بعض اوقات ایک ہی برتن سے وضو کرتے ہوئے میرے اور رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ ایک دوسرے کی طرف چلے جاتے۔[5]

۱۔ اس سے مراد خواتین کی امامت ہو گی۔ مردوں کی امامت صرف مرد کرا سکتا ہے یا ان کو خصوصی طور پر گھر والوں کی امامت کی اجازت دی گئی ہو' اس سے استدلال کر کے عورتوں کو مردوں کی امام بنانا قطعاً درست نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ مدبر وہ غلام یا لونڈی ہے جس کو مالک کہے کہ تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ اگر اس کو غیب کی خبر نہیں کہا جا سکتا تو اور کیا کہا جائے گا۔ واضح ہوا کہ حضور ﷺ اپنے رب کے بتانے سے لوگوں کی موت کے اسباب بھی جانتے تھے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۴۔ دودھ میں اضافہ حضور ﷺ کی برکت سے ہوا نیز اس سے معلوم ہوا کہ بے سہارا لوگوں کی مدد کرنا حکمرانوں کی ذمہ داری ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۵۔ یہ خولہ بنت قیس ہیں اور ایک برتن سے عورت اور مرد کے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۷۰۵۔ حضرت سعد کی آزاد کردہ لونڈی اُمِ طارق فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور آپ سے اجازت طلب کی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ خاموش رہے پھر اجازت طلب کی تو وہ خاموش رہے پھر اجازت مانگی تو وہ خاموش رہے۔ آپ واپس چلے گئے۔ اُمِ طارق کہتی ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کے پیچھے بھیجا اور میں نے حاضر ہو کر عرض کیا ہمارا ارادہ تھا کہ آپ مزید کلام فرمائیں (تاکہ برکت حاصل ہو)۔ راوی کہتے ہیں میں نے دروازے کے باہر سے کسی کی آواز سُنی جو اجازت لے رہا تھا اور مجھے کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔ رسول اکرم ﷺ نے پوچھا تو کون ہے؟ کہا: میں اُمِ مُلدم ہوں۔ آپ نے فرمایا: تمہیں مرحبا اور خوش آمدید نہیں کہتا کیا تم قباء کی طرف جانا چاہتی ہو؟ اس نے کہا: ہاں! فرمایا: ان لوگوں کے پاس چلی جاؤ۔

۷۰۶۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! کیا تم چاندی کے زیورات میں رغبت نہیں رکھتیں؟ جو عورت سونے کا زیور پہنے تاکہ اس کو ظاہر کرے اس کو عذاب دیا جائے گا۔''[1]

۷۰۷۔ حضرت رِبعی بن خراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح ہے۔

۷۰۸۔ حضرت عقیلہ (فزاریہ) حضرت خرشہ بنت الحر کی بہن سلامہ بنت الحر سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ ''لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ وہ کچھ دیر ٹھہریں گے اور کسی امام کو نہیں پائیں گے جو ان کو نماز پڑھائے۔''[2]

۷۰۹۔ حضرت نافع صنعانی بعض علماء سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نماز کے لئے اقامت ہو گئی تو لوگوں نے امامت کے لئے ایک دوسرے کو آگے کرنا شروع کر دیا پس وہ مسلسل ایک دوسرے سے کہتے رہے آگے بڑھو حتی کہ ان کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔

۱۔ عورت کے لئے سونے کا زیور پہننا جائز ہے، تشہیر سے منع فرمایا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی امامت سے جی چرائیں گے چنانچہ آج بھی یہ صورت نظر آتی ہے کہ خطابت کی خواہش ہر ایک کو ہے لیکن امامت کے لئے کوئی بھی نہیں۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جب امامِ مسجد نہ ہو تو باقی لوگوں میں سے کوئی بھی نماز پڑھانے کیلئے تیار نہ ہو گا حالانکہ ہر مسلمان کو اس کام کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ۱۲ ہزاروی۔

حضرت اُم حُصَین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایات

۷۱۰۔ حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص اپنی والدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے قربانی کے دن رسول اکرم ﷺ کو جمرۂ عقبہ کے پاس دیکھا آپ فرما رہے تھے ''اے لوگو! تم میں سے بعض بعض کو قتل نہ کریں اور جمرہ کو ٹھیکری کے برابر کنکری مارو۔ اس کے بعد آپ نے جمرہ کو کنکریاں ماریں اور اس کے پاس نہیں ٹھہرے بلکہ آگے تشریف لے گئے۔''

جریر راوی کے علاوہ اسی سند کے ساتھ یزید بن ابی زیاد سے روایت کرتے ہوئے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کے لئے لوگوں کی جانب سے پردہ کر رکھا تھا۔ میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں اور وہ فرما رہے تھے اے لوگو! بھیڑ نہ کرو اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ حضور علیہ السلام بطن وادی میں چلے گئے پھر آپ نے کنکریاں ماریں۔

۷۱۱۔ حضرت سفیان نے اسی سند کے ساتھ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

۷۱۲۔ حضرت یحییٰ بن حصین اپنی دادی حضرت ام الحصین سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے: ''اگر تم پر ناک کٹا حبشی بھی امیر مقرر کیا جائے تو اس کی بات سنو اور مانو جب تک وہ تمہارے لئے دین کو قائم رکھے۔''[1]

۷۱۳۔ ایک اور سند کے ساتھ اس حدیث کی مثل مروی ہے۔

۱۔ امیر کی اطاعت ہی سے امن و امان قائم ہوتا ہے اس کا اپنا ذاتی عمل یا شکل کوئی بھی ہو البتہ وہ اگر شریعت کی خلاف ورزی کرے تو اطاعت کا مستحق نہیں رہے گا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۷۱۴۔ حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں عرفات میں خطبہ دیا۔ پھر انہوں نے گذشتہ حدیث کی مثل ذکر کیا۔

۷۱۵۔ حضرت یحییٰ ابن ام حصین (ابن سے پوتا مراد ہے) اپنی دادی (حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے تین مرتبہ سر منڈوانے والوں کے لئے دعا مانگی اور ہر بار آپ سے عرض کیا گیا کہ بال کٹوانے والوں کے لئے بھی دعا مانگیں تو آپ نے تیسری بار فرمایا اور بال کٹوانے والوں کے لئے بھی۔[1]

۷۱۶۔ حضرت یحییٰ بن حصین اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ سے اس کی مثل فرماتے ہوئے سنا۔

۷۱۷۔ حضرت ابن ام الحصین اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ فرماتی ہیں میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا:

مَلِكِ يوم الدين

"وہ بدلے کے دن کا مالک ہے"

آپ نے جب علیھم غیر (انعمت علیھم غیر) پڑھا تو آمین کہا حتی کہ حضرت ام حصین نے سنا اور وہ عورتوں کی صف میں تھیں۔[2]

۷۱۸۔ حضرت ام حصین احمسیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع میں دیکھا آپ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور آپ کے اوپر چادر تھی جس کو آپ نے اپنی بغل کے نیچے سے نکالا ہوا تھا اور آپ کے بازو کے پٹھے حرکت کر رہے تھے۔ میں نے آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے: سنو اور مانو! اگر چہ تم پر ناک کٹا حبشی ہی امیر مقرر کیا جائے جب تک وہ تمہارے لئے اللہ کی کتاب کو قائم کرے۔

۷۱۹۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا اس کے بعد گذشتہ حدیث کی طرح ہے۔

۱۔ گویا حج اور عمرہ کے موقع پر سر منڈوانا افضل ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ بعض قرآتوں میں مالك کی بجائے مَلِك ہے۔ اکثر مالك يوم الدين پڑھتے ہیں یہ ان کی تائید ہے۔ نیز آمین' ولا الضالين کہنے کی بجائے لفظ "غیر" پر کہی۔ ۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی روایات

۷۲۰۔ حضرت بُسر بن سعید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرتُ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک عشاء کی نماز میں حاضر ہو تو خوشبو نہ لگائے۔[1]

۷۲۱۔ حضرت هشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہاتھ سے کام کرتی تھیں وہ کوئی چیز بنا کر اسے بیچتی تھیں اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کے پاس کوئی مال نہ تھا۔ ان کی زوجہ نے ان سے کہا تم لوگوں نے مجھے صدقہ دینے سے روک رکھا ہے (یعنی تمام مال تم لوگوں پر خرچ ہوتا ہے، صدقہ کے لئے نہیں بچتا)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اس میں تمہارے لئے اجر نہیں تو میں پسند نہیں کرتا کہ تم ایسا کرو (یعنی ہم پر خرچ کرو) چنانچہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور تمام واقعہ بیان کیا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا! تمہیں ان پر خرچ کئے گئے مال کا اجر ملے گا لہٰذا ان پر خرچ کرو۔[2]

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ خواتین جب گھر سے باہر جائیں تو کوئی ایسی حالت نہ ہو جس سے مرد ان کی طرف متوجہ ہوں۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اگر خاوند اور بچوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کوئی اور ذریعہ نہ ہو تو خاتون ان پر خرچ کرے تو صدقہ کا ثواب ملے گا کیونکہ یہ صلہ رحمی ہے جو لازم ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۷۲۲۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں حضرت زینب زوجۂ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریبی رشتے داروں کو صدقہ دینے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: رشتہ داروں کو صدقہ دینے کا ثواب دوسروں کو دینے کے مقابلے میں دوگنا ملتا ہے۔

۷۲۳۔ حضرت ابراہیم (نخعی) رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بے شک میرے پاس زیورات ہیں اور میری کفالت میں میرے یتیم بھتیجے ہیں کیا میں اپنے زیورات کی زکوٰۃ ان کو دے سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۷۲۴۔ حضرت مغیرہ (ابن مقسم) رحمتہ اللہ علیہ حضرت ابراہیم (نخعی) رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: بے شک میرے بھتیجے یا حضرت عبداللہ کے بھتیجے میری کفالت میں ہیں کیا میں اپنے مال کی زکوٰۃ اُن کو دے سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

حضرت مفضل (راوی) فرماتے ہیں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو اس بات میں شک ہوا کہ حضرت زینب کے اپنے بھتیجے تھے یا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے۔

۷۲۵۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زوجۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں کیا میں ان کو صدقہ دوں تو جائز ہوگا؟ (یعنی ادا ہو جائے گا)۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔[۱]

۷۲۶۔ حضرت عمر بن الحارث بن مصطلق، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بھتیجے سے اور وہ حضرت زینب زوجۂ حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے صدقہ کی ترغیب دی اور فرمایا: اے عورتوں کے گروہ! صدقہ کرو اگرچہ تمہارے زیورات سے ہو کیونکہ قیامت کے دن تم میں سے اکثر جہنم میں جائیں گی۔

۱۔ نفلی صدقہ مستحق رشتہ داروں کو دینے کا ثواب ہے چاہے اس میں اولاد وغیرہ بھی شامل ہو البتہ زکوٰۃ اپنے اصول (ماں باپ اوپر تک) اور فروع (اولاد نیچے تک) کو دینا جائز نہیں باقی رشتہ داروں کو دے سکتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

وہ فرماتی ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مالی حالت اچھی نہیں تھی اور رسول اکرم ﷺ کو ہیبت عطا کی گئی تھی۔ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ رسول اکرم ﷺ سے پوچھیں کہ کیا خاوندوں اور زیرِ کفالت یتیموں کو صدقہ دیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں پوچھتا تم خود پوچھو۔ پس میں (حضور ﷺ کے) دروازے کی طرف گئی تو وہاں انصار کی ایک عورت تھی جس کی حاجت میری حاجت کی مثل تھی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو ہم نے کہا ہمارے لئے رسول اکرم ﷺ سے پوچھیں کہ کیا ہمارا خاوندوں اور زیرِ پرورش یتیموں کو صدقہ دینا جائز ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے تو رسول اکرم ﷺ نے پوچھا: دروازے پر کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا عبداللہ بن مسعود کی زوجہ حضرت زینب اور ایک دوسری خاتون (رضی اللہ عنہم) ہیں۔ وہ دونوں آپ سے پوچھ رہی ہیں کہ کیا خاوند اور زیرِ پرورش یتیموں پر صدقے کا مال خرچ کیا جا سکتا ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس میں صدقہ کا اجر بھی ہے اور قرابت داری کا اجر بھی۔

۷۲۷۔ حضرت زینب زوجۂ حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ان کو توڑی ہوئی کھجوروں میں سے چالیس وسق[1]

اور بیس وسق جو خیبر میں عطا فرمائے

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا: اگر تم مجھے یہ مدینہ طیبہ میں دو تو میں خیبر میں تمہیں دے دوں گا انہوں نے فرمایا میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھوں گی۔ انہوں نے ان سے ذکر کیا تو انہوں نے اس بات کو ناپسند فرمایا اور فرمایا: ضمان کا کیا ہوگا؟

حضرت وکیع کہتے ہیں: یہ سُفتجہ ہے اور یہ مکروہ ہے۔[2]

۱۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ کوئی شخص کسی دوسرے کو مال دے اور دوسرے کا مال اس کے اپنے شہر میں ہو اور وہاں ادائیگی کرے (اس کو ہُنڈی کہا جاتا ہے) تو دوسرے آدمی کو مال کی حفاظت حاصل ہوجاتی ہے۔ (کتب لغت) ۔۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ سے قتیلہ بنت صیفی رضی اللہ عنہا کی روایات

۷۲۸۔ حضرت عبداللہ ابن یسار' حضرت قتیلہ بنت صیفی جھیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں یہودیوں کے علماء میں سے ایک عالم آیا اور اس نے کہا: تم امتِ محمد (ﷺ) کیا اچھی امت ہو اگر تم شرک نہ کرو۔ انہوں نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا: تم کعبہ کی قسم کھاتے ہو۔ رسول اکرم ﷺ نے کچھ دیر توقف کے بعد فرمایا: جب تم قسم کھاؤ تو ''ورب الکعبة'' کہو (یعنی ربِّ کعبہ کی قسم) پھر اس نے کہا تم اچھی قوم ہو اگر تم اللہ تعالیٰ کی مثل نہ ٹھہراؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کس طرح؟ اس نے کہا تم کہتے ہو جو کچھ اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے کچھ دیر توقف کے بعد فرمایا تم میں سے جو شخص ''ماشاء اللّٰہ'' کہے تو پھر کہے ''ثم شئت'' یعنی جو کچھ اللہ چاہے پھر آپ چاہیں۔[1]

۷۲۹۔ حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ ' حضرت قتیلہ بنت صیفی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور وہ مہاجر خواتین میں سے تھیں وہ فرماتی ہیں ایک یہودی عالم' حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بعد پہلی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے لیکن اس میں اضافہ یہ ہے کہ دونوں اقوال میں آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ۔

وہ کیا بات ہے اور فرمایا: جو شخص ماشاء اللہ کہے تو وہ دونوں کے درمیان ''بماشئت'' کہے۔[2]

۷۳۰۔ حضرت عبداللہ بن یسار جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے ہم میں سے ایک خاتون قُتیلہ بنتِ صیفی نے بتایا اس نے رسول اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ فرمارہے

۱۔ یعنی حضور ﷺ نے اصلاح فرمائی تا کہ کسی قسم کا شک وشبہ اور اشتباہ نہ رہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی لفظ ''ما'' دوبار لائے ''ماشاء اللّٰہ وما شئت'' کہے۔۱۲ ہزاروی

تھے تم میں سے کوئی ہرگز یہ بات نہ کہے لو لا اللّٰہ و فلان اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتا اگر اس نے ضرور یہ بات کہنی ہے تو وہ اس طرح کہے لو لا اللّٰـہ ثم فلان" اگر اللہ پھر فلاں نہ ہوتا۔"[1]

۱۔ اگرچہ واؤ عطف مغائرت کو چاہتی ہے لیکن ثـــم تاخیر کے لئے ہے اس لئے اس کا استعمال زیادہ بہتر ہے۔۱۲ ہزاروی۔

نبی اکرم ﷺ سے حضرت اُمِّ محمد بن حاطب (اُمِّ جمیل)، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی پھوپھی (فاطمہ بنت یمان العبسیہ)، اُمِّ معقل (الاسدیہ) رضی اللہ عنھن کی روایات

۷۳۱۔ حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری ماں مجھے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر گئیں انہوں نیز زرد رنگ (یا کچھ شوربا) بنایا[1] جو میرے بدن کو پہنچ گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے ایک بات فرمائی جس کا مجھے پتہ نہ چل سکا کہ وہ کیا ہے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوا تو میری ماں نے کہا رسول اکرم ﷺ نے یہ کلمات کہے تھے:

اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشافی الا انت.

"اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کر دے اور شفا عطا کر تو شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔"

۷۳۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے (حضرت ابو عبیدہ بن حذیفہ بن یمان) اپنی ایک پھوپھی (فاطمہ بنت یمان) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو میں کچھ مہاجر عورتوں کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے مشکیزہ لٹکا

۱۔ لفظ مُریقہ ہے جسکا معنی عصفر (زرد رنگ) ہے یا مَرَقٌ (شوربا) سے اسم تصغیر ہے واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲ ہزاروی

رکھا تھا اور اس کے قطرے آپ کے قلب مبارک پر گر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس (بیماری) نے آپ کو اذیت پہنچائی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اسے آپ سے دور کر دے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش میں مبتلا انبیاء کرام علیہم السلام ہوتے ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔"[1]

۷۳۳۔ حضرت ابوعبیدہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ' اپنی پھوپھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں کچھ عورتوں کے ہمراہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئی اور آپ نے مشکیزہ لٹکا رکھا تھا اس کے بعد پہلی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں کچھ عورتوں کے ہمراہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ آپ نے مشکیزہ لٹکایا ہوا ہے اور اس کے قطرے آپ پر گر رہے ہیں آپ نے سخت تکلیف کی وجہ سے ایسا کیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ! اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ سے تکلیف کو دور کر دے (تو اچھا ہے)۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: سب لوگوں سے زیادہ انبیاء کرام علیہم السلام کو آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے پھر وہ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔

۷۳۵۔ حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رمضان المبارک (کے مہینے) میں عمرہ کرنے کا ارادہ کیا ان کے (دوسرے) خاوند نے اونٹنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں دینے کا ارادہ کیا تھا۔ حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: (یہ اونٹنی) ان کو دے دو کیونکہ رمضان المبارک میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

۷۳۶۔ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام' اشجع قبیلہ کی ایک خاتون (اُمِ معقل اشجعیہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ماہ رمضان میں عمرہ کا ارادہ کیا اور ان کے

۱۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو زیادہ تکلیف دی جاتی ہے جس سے ان کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

خاوند نے اپنا اونٹ اللہ کے راستے میں وقف کر دیا تھا انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا تو آپ نے ان (کے خاوند) سے فرمایا ان کو دے دو کیونکہ ماہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے (ثواب زیادہ ہے)۔

رسول اکرم ﷺ سے حضرت اُم قیس بنت محصن اور اُم درداء رضی اللہ عنہما کی روایات

۷۳۷۔ حضرت اُم قیس بنت محصن، جو حضرت عُکاشہ بن محصن کی بہن ہیں، سے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک بیٹے کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جو ابھی دودھ پی رہا تھا۔ اسے آپ کی گود میں رکھا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ رسول اکرم ﷺ نے پانی کا ایک چلو لے کر اس پر ڈال دیا اور اس پر اضافہ نہ کیا۔ (وضاحت پہلے ہو چکی ہے)۔

۷۳۸۔ حضرت یعلی بن مملک، حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اکرم ﷺ تک سند کو پہنچاتی ہیں آپ نے فرمایا: ''جس شخص کو نرمی میں سے اس کا حصہ دیا گیا اس کو خیر میں سے اس کا حصہ دیا گیا اور جس کو اس کی نرمی کے حصے سے محروم رکھا گیا وہ بھلائی میں سے اپنے حصے سے محروم رہا۔''[1]

۷۳۹۔ حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ اس کے ہاں ٹھہریں۔ وہ فرماتی ہیں اس (مروان) نے اپنے خادم کو بلایا اس نے (آنے میں) تاخیر کی تو مروان نے اس پر لعنت بھیجی۔

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس پر لعنت نہ بھیجو بے شک رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''زیادہ لعنت بھیجنے والے قیامت کے دن اللہ کے ہاں سفارش کرنے والے نہیں ہوں گے اور نہ ہی گواہ ہوں گے۔''

۱۔ نرمی اچھی چیز ہے۔ دوسرے کی غلطی پر اس کو نرمی سے سمجھایا جائے البتہ بعض جگہ نرمی کا فائدہ نہیں ہوتا بلکہ سختی کی ضرورت ہوتی ہے، وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

نبی اکرم ﷺ سے حضرت اُمِّ عمر بن خَلدہ (انصاریہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت

۷۴۰۔ حضرت عمر بن خلدہ انصاری اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایامِ تشریق میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے اعلان کیا یہ کھانے پینے اور بعال یعنی نکاح کے دن ہیں (جماع مراد ہے)۔[1]

ا۔ عید الاضحیٰ کے بعد والے تین دن ایامِ تشریق ہیں ان میں روزہ رکھنا ممنوع ہے جس طرح عید کے دن منع ہے۔۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ سے حضرت اُم الفضل (لُبابہ)، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی بہن (عَمرہ بنت رواحہ انصاریہ) اور جمیلہ بنت سعد (زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ) رضی اللہ عنھن کی روایات

۷۴۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرفہ (نو ذوالحجہ) کے دن رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا اور آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے پس آپ نے اسے نوش فرما لیا۔[1]

۷۴۲۔ عبدالقیس (قبیلہ) کی ایک خاتون نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی بہن (عَمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا) سے اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا آپ نے فرمایا:

''ہر کمر باندھنے والی (بالغہ مراد ہے) خاتون پر عیدین کے لئے جانا واجب ہے۔''[2]

۷۴۳۔ حضرت عبید سنوطا کہتے ہیں میں حضرت ام محمد (خولہ بنت قیس) کے پاس گیا اور وہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں ان کے بعد ان سے حنظلہ نامی ایک شخص نے نکاح کیا وہ

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ حج کرنے والا ۹ ذوالحجہ کا روزہ نہیں رکھے گا، باقی لوگوں کے لئے مستحب ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ چونکہ یہ اسلام کا ابتدائی دور تھا اور دین کے احکام سکھائے جا رہے تھے اس لئے یہ پابندی لگائی ورنہ عورتوں پر جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں ہے۔۱۲ ہزاروی۔

فرماتی ہیں ایک دن رسول اکرم ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے آپ کے سامنے حکومتوں کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ دنیا سر سبز و شاداب اور نفع بخش ہے پس جس نے اس کو اس کے حق کے ساتھ لیا' اللہ تعالیٰ اسے اس میں برکت عطا کرتا ہے اور کئی لوگ اللہ کے مال میں اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق غوطہ زن ہوتے ہیں' ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہے۔''[1]

۷۴۴۔ حضرت جمیلہ بنت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (غزوہ) احد کے دن میرے والد اور میرے چچا شہید ہو گئے تو ہم نے ان کو ایک ہی قبر میں دفن کر دیا۔ میں نے ان کی میراث سے کچھ نہ لیا' وہ خلفاء نے لے لیا۔[2]

۷۴۵۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ لوگ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد) وتر نماز کے بعد دو رکعتوں سے پہلے مسواک کرنا اچھا سمجھتے تھے۔

۷۴۶۔ حضرت مکحول رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نیکی کا ثواب جلدی ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے اور جس شر کا عذاب جلدی ہوتا ہے وہ سرکشی کرنا، لازم ہو جانے والے گناہ کے کام پر قسم کھانا جو علاقوں کو خالی میدان کر کے چھوڑتی ہے (یعنی اس سے بے برکتی ہوتی ہے)۔

۷۴۷۔ حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ وتر نماز کے بعد دو رکعتوں سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

۱۔ یعنی دنیا سے فائدہ اٹھانا اور مال کمانا منع نہیں لیکن اگر جائز طریقے سے حاصل کیا جائے اور اس کا حق (صدقات و خیرات کے ذریعے) ادا کیا جائے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کی بیٹی ہو تو وہ نصف مال کی مالک ہوتی ہے۔ اس لئے یہاں مراد یہ ہے کہ انہوں نے اپنی مرضی سے چھوڑ دیا اور وہ مال بیت المال میں جمع ہو گیا۔۱۲ ہزاروی۔

نبی اکرم ﷺ سے کوفہ کے کچھ مردوں کی روایات حضرت طاؤس وغیرہ کی بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مروی روایات

۷۴۸۔ حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: "(آج کے بعد مکہ مکرمہ سے) ہجرت نہیں بلکہ جہاد اور (اچھی) نیت ہے پس جب تمہیں (جہاد کے لئے) بلایا جائے تو نکل پڑو۔"[1] اور رسول اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: "اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اس دن حرم بنایا ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا پس وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے سے قیامت تک حرم ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے اس میں کسی شخص کے لئے لڑائی کو جائز نہیں کیا اور میرے لئے بھی دن کی ایک ساعت میں حلال کیا۔ پس وہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے سے حرم ہے۔ اس کا سبزہ نہ کاٹا جائے، نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں، نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے مگر وہ جو اس کی تشہیر کرے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا اِذخر گھاس کو مستثنیٰ کر دیں وہ لوہاروں اور لوگوں کے گھروں کے کام آتا ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (ہاں!) اِذخر مستثنیٰ ہے۔[2]

۱۔ جن روایات میں مطلقاً ہجرت کی نفی ہے اس سے مراد مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنا ہے یعنی مکہ مکرمہ دارالاسلام بن چکا ہے، اس لئے اب وہاں سے ہجرت نہیں ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ معلوم ہوا کہ رسول اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے اختیار کے تحت جس چیز کو چاہیں حلال کر دیں اور جس کو چاہیں حرام کر دیں، یہ سب کچھ حکم خداوندی سے ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۷۴۹۔ حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس ﷺ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "اس کی گری پڑی چیز وہی اٹھائے جو اس کی تشہیر کرے۔"

۷۵۰۔ حضرت ابن عباس ﷺ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے رمضان شریف میں سفر کیا اور روزہ رکھا حتی کہ آپ عُسفان (مقام) میں پہنچے پھر ایک برتن منگوایا جس میں مشروب تھا آپ نے اسے دن کے وقت پیا تاکہ لوگ دیکھ لیں پھر آپ نے روزہ نہ رکھا حتی کہ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔

حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا بھی اور ترک بھی کیا پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۷۵۱۔ حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو شخص حالتِ سفر میں روزہ رکھے یا نہ رکھے کسی پر اعتراض نہ کرو (عیب نہ لگاؤ)۔

حضرت وکیع نے یہ اضافہ کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا بھی ہے اور چھوڑا بھی ہے۔[1]

۷۵۲۔ حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ان میں سے ایک چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے کھجور کی ایک شاخ منگوا کر اس کے دو ٹکڑے کیے پھر ان میں سے ایک کو ایک قبر پر اور دوسرے کو دوسری قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا:

امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو گی۔[2]

۷۵۳۔ حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ دو قبروں

۱۔ سفر کی حالت میں روزہ چھوڑنے اور بعد میں قضا کرنے کی اجازت ہے البتہ کوئی شخص روزہ رکھ لے تو یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس طرح ماہ رمضان کی فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم ﷺ نگاہ نبوت سے قبر کے اندر دیکھتے ہیں اور نہ صرف یہ کہ عذاب ہوتا ہوا دیکھتے تھے بلکہ اس کا سبب بھی آپ کو معلوم تھا نیز قبروں پر پھول چڑھانا بھی اس حدیث سے ثابت ہوا۔ ۱۲ ہزاروی۔

کے پاس سے گزرے تو فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا پھر فرمایا: ہاں! ان میں سے ایک...... اس کے بعد پہلی حدیث کی مثل روایت ہے۔

۷۵۴۔ حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۵۵۔ حضرت اسامہ بن زید لیثی رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے سفر میں نفل پڑھنے کے بارے میں پوچھا اور حضرت حسن بن مسلم بن یَنّاق بھی تشریف فرما تھے انہوں نے کہا مجھ سے حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضر اور سفر کی نماز مقرر فرمائی۔ پس جس طرح حالت اقامت میں اس (فرض نماز) سے پہلے اور بعد نماز پڑھی جاتی ہے فرماتے ہیں اسی طرح سفر میں بھی اس سے پہلے اور بعد میں پڑھی جائے گی۔[1]

۷۵۶۔ حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: لوگ ہر طرف بکھر جاتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان کا آخری عمل بیت اللہ شریف (کا طواف) ہے۔[2]

۷۵۷۔ ابن طاؤس (حضرت عبداللہ) اپنے والد حضرت طاؤس رحمہما اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا آخری عمل بیت اللہ شریف (کا طواف) ہو سوائے حیض والی عورت کے کہ اس کو رخصت دی گئی ہے یا فرمایا اس پر آسانی کی گئی۔

۷۵۸۔ حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے کسی کی مخالفت کی وجہ سے عمل ترک کر دیا بلکہ اس کو پکا کر دیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ نے اس عورت کے بارے میں اختلاف کیا جسے قربانی کے دن

۱۔ بعض لوگ سفر میں سنتیں اور نوافل ترک کر دیتے ہیں اور پڑھنا جائز نہیں سمجھتے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر وقت میں کوئی تنگی یا جلدی نہ ہو تو سنتیں اور نوافل بھی پڑھے جائیں ورنہ چھوڑ سکتے ہیں بلاوجہ چھوڑنا درست نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ جب حاجی اپنے وطن کی طرف رخصت ہوتا ہے تو طواف وداع کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات بتائی کہ واپسی پر بیت اللہ شریف کا طواف کر کے رخصت ہونا چاہئے۔ ۱۲ ہزاروی۔

طواف کے بعد حیض آتا ہے۔

حضرت ابن عباس ﷠ نے فرمایا وہ چلی جائے۔ پس انہوں نے ایک عورت کے پاس پیغام بھیجا جسے حضور ﷺ کے زمانے میں یہ واقعہ پیش آیا تھا تو اس نے حضرت ابن عباس ﷠ کی موافقت کی۔

۷۵۹۔ حضرت طاؤس رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس ﷠ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا:

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ۔[1]

"آپ فرما دیجئے! میں تم سے اس (تبلیغِ دین) پر اجرت طلب نہیں کرتا صرف اپنے قرابت داروں سے محبت کا مطالبہ کرتا ہوں۔"

حضرت سعید بن جُبیر ﷫ نے فرمایا اس سے آلِ محمد (ﷺ) کے قرابت دار مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس ﷠ نے فرمایا آپ نے جلدی کی، آپ نے جلدی کی۔ رسول کریم ﷺ کے لئے قریش کے ہر بطن میں قرابت ہے تو فرمایا میرے اور ان لوگوں کے درمیان جو قرابت ہے اسے ملاؤ (صلہ رحمی کرو)۔[2]

۷۶۰۔ حضرت لیث، حضرت طاؤس سے، وہ حضرت ابن عباس ﷠ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "آسانی پیدا کرو، تنگی پیدا نہ کرو، آسان راہ اختیار کرو، تنگی نہ کرو جب تمہیں غصہ آئے تو چُپ ہو جاؤ پس جب تمہیں غصہ آئے تو خاموش ہو جاؤ۔"

۷۶۱۔ حضرت ابن عباس ﷠، رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: سکھاؤ اور آسانی پیدا کرو، تنگی میں نہ ڈالو (تین بار فرمایا) پھر فرمایا: جب تمہیں غصہ آ جائے تو خاموش ہو جاؤ (تین بار فرمایا)۔

۷۶۲۔ حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "لوگوں کا آخری عہد بیت اللہ شریف ہے البتہ حیض والی عورت کو آسانی دی

۱۔ سورہ شوریٰ: ۲۳

۲۔ حضرت ابن عباس ﷠ کا مطلب یہ تھا کہ صرف اہل بیت ہی نہیں بلکہ آپ کے تمام قرابت دار مراد ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

گئی۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم کہتے ہیں وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرے حتی کہ ان کا آخری عمل بیت اللہ شریف کا طواف ہو۔[1]

۷۶۳۔ حضرت ابن طاؤس فرماتے ہیں میرے والد نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے درمیان اس عورت کے بارے میں اختلاف ہو گیا جو بیت اللہ شریف کے طواف سے پہلے چلی جاتی ہے جب کہ وہ حالت حیض میں ہوتی ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا وہ چلی جائے، حضرت زید نے فرمایا جب تک بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے، واپس نہ جائے۔ پس حضرت زید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: چلی جائے۔ حضرت زید تبسم فرماتے ہوئے باہر نکلے فرماتے تھے بات وہی ہے جو آپ کہتے ہیں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا)۔

۷۶۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حطیم، بیت اللہ شریف کا حصہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **ولیطوفوا بالبیت العتیق.**[2]

"اور چاہئے کہ وہ قدیم گھر کا طواف کریں۔"

پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حطیم کے باہر سے طواف کیا۔[3]

۷۶۵۔ حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں نیز حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، حرم میں قتل کئے جائیں اور جو شخص حالتِ احرام میں ہو، وہ بھی ان کو مار سکتا ہے:

۱۔ چوہا

۱۔ چونکہ حیض والی عورت کا مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے اور بیت اللہ مسجد شریف میں ہے اس لئے وہ اس حالت میں طواف نہیں کرے گی البتہ پاک ہونے کے بعد کر سکتی ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ حج: ۲۹

۳۔ اِس وقت خانہ کعبہ سے باہر جو نصف حصہ دائرے کی شکل میں نظر آتا ہے، وہ حطیم ہے۔ یہ حصہ خانہ کعبہ میں شامل تھا بعد میں نئی تعمیر کے وقت یہ چھت کے بغیر چھوڑا گیا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ بچھو

۳۔ باؤلا کتا

۴۔ چیل

۵۔ کوا

۷۶۶۔ حضرت طاؤس' حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ قربانی کے دن جمرہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہتے رہے۔[1]

۷۶۷۔ حضرت ابن عباس ﷠ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں حضرت جریر فرماتے ہیں حضرت عطاء سے اسے مرفوع روایت نہیں۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ شریف کا طواف، نماز کی طرح ہے، البتہ یہ کہ تم اس میں کلام کر سکتے ہو پس جو شخص اس میں کلام کرے وہ اچھی گفتگو کرے۔

۷۶۸۔ حضرت ابن عباس ﷠ سے مروی ہے کہ حضرت ضُباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب ﷝' حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو عرض کیا میں بھاری جسم کی خاتون ہوں اور حج کا ارادہ رکھتی ہوں۔آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: حج کا احرام باندھو اور یہ شرط رکھو کہ میں جہاں رُک جاؤں میرا احرام ختم ہو جائے گا وہ فرماتے ہیں: پس انہوں نے یہ حالت پائی۔[2]

۷۶۹۔ حضرت ابن عباس ﷠ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو' اہل شام کے لئے جُحفہ کو' اہل نجد کے لئے قرن کو اور اہل یمن کے لئے یَلَمْلَمْ کو میقات مقرر فرمایا اور فرمایا جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں وہ جہاں سے چاہیں آغاز کریں (یعنی حرم کے باہر سے)۔[3]

۱۔ جمرہ وہ ستون ہے جس کو کنکریاں مارتے ہیں اور یہاں آخری جمرہ جو مکہ مکرمہ کی طرف ہے' مراد ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ ایسے شخص کو محصر کہتے ہیں یعنی اس کو رکاوٹ پیش آ گئی' وہ آئندہ سال حج کرے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ جس جگہ سے حاجی صاحبان احرام کے بغیر اندر نہیں جا سکتے' اس کو میقات کہتے ہیں۔میقات سے باہر کے لوگ احرام کے بغیر اندر نہ جائیں جو اندر رہتے ہیں وہ حرم کے باہر جہاں سے چاہیں احرام باندھیں۔۱۲ ہزاروی۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں ذات عرق' قرن سے اوپر مکہ مکرمہ کی جانب ہے اور قرن کی جگہ عرق کو میقات مقرر کیا۔

۷۷۰۔ حضرت طاؤس' حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ' اہل شام کے لئے جُحفہ' اہل یمن کے لئے یَلَمْلَم یا الملم کو میقات مقرر فرمایا اور فرمایا یہ وہاں کے رہنے والوں (اور باہر والوں) کے لئے میقات ہیں اور جو شخص میقات کے اندر ہو وہ جہاں سے چاہے احرام باندھے اور فرمایا یہ وہاں کے رہنے والوں اور جو ان کے علاوہ وہاں آئے' ان کے لئے میقات ہیں حتی کہ وہ اہل مکہ کے پاس آئے (احرام باندھ کر آئے)۔

۷۷۱۔ حضرت طاؤس رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے میقات مقرر فرمائی پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا اور فرمایا جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں وہ جہاں سے چاہیں ابتدا کریں۔

۷۷۲۔ حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے بیت اللہ شریف (کے طواف) اور صفا و مروہ کے (درمیان سعی کے) وقت رمل کیا (کاندھوں کو ہلاتے ہوئے تیز چلے) تا کہ مشرکین آپ کو دیکھیں کیونکہ مشرکین آپس میں باتیں کرتے تھے کہ حضرت محمد (ﷺ) اور ان کے اصحاب کو سخت مشقت پہنچی ہے پس آپ نے رمل کیا تا کہ ان کو دکھائیں (یعنی اپنی طاقت دکھائیں)۔

۷۷۳۔ حضرت ابن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھر اس کو چاند (کی روشنی) میں دیکھا تو وہ اس کو پسند آئی چنانچہ اس نے اس سے جماع کر لیا۔ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: کیا اللہ عزوجل نے ارشاد نہیں فرمایا:

من قبل ان یتماسّا۔[۱]

''عورت کے پاس جانے سے پہلے (کفارہ ادا کرے)۔''

اس نے کہا: میں نے اس کو دیکھا تو وہ مجھے پسند آئی۔ آپ نے فرمایا: کفارہ ادا کرنے تک

۱۔ سورہ مجادلہ: ۳

رک جاؤ۔[1]

۷۷۴۔ حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھر میں نے اس سے جماع کرلیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤں۔

۷۷۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں دو سال تک تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لئے طلاق میں مہلت تھی تو تم لوگوں نے جلدی کی پس ہم نے اس چیز کو تمہارے لئے جائز قرار دیا جس کی تم نے جلدی کی۔[2]

۷۷۶۔ حضرت طاؤس سے مروی ہے کہ ابو الصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اپنی رائے بتائیں کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقیں ایک طلاق نہیں ہوتی تھیں۔ یہی صورت رہی جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں لوگوں نے مسلسل طلاق دینا شروع کی تو آپ نے ان پر (تین طلاقوں کو) نافذ کر دیا۔

۷۷۷۔ حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابو الصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی تین سالوں میں تین طلاقیں ایک طلاق ہوتی تھیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں۔

۱۔ کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے تو اس کی بیوی اس وقت تک حرام ہو جاتی ہے جب تک وہ کفارہ نہ ادا کرے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس حدیث سے بعض حضرات نے استدلال کیا کہ بیک وقت دی گئی تین طلاقیں ایک طلاق ہی ہوتی ہے۔ علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ نے اس پر تفصیلی بحث کی ہے انہوں نے فرمایا: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں نافذ ہو جاتی ہیں نیز صحیح بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نافذ کر دیا لہٰذا یہ روایت جو اوپر بیان ہوئی ہے شاذ اور معلل ہے اور اس سے استدلال نہیں ہو سکتا۔ تفصیل کے لئے شرح صحیح مسلم جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۰۲۶ تا ۱۰۴۸ ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۷۷۸۔ حضرت ابن شہاب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس عورت سے جماع نہ کیا گیا ہو جب اس کو تین طلاقیں اکٹھی دی جائیں تو وہ واقع ہو جائیں گی۔[1]

۷۷۹۔ حضرت حسن (ابن مسلم بن یناق) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت طاؤس سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ اس کو ایک قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک طلاق ہے اگرچہ ان کو جمع کرے۔

۷۸۰۔ حضرت ابو عیاض، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس عورت سے جماع نہ ہوا اور جس سے جماع ہوا، تین طلاقوں میں دونوں برابر ہیں۔[2]

۷۸۱۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے اجداد (دادوں) میں سے ایک نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو برقرار رکھا اور فرمایا: تمہارے باپ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرے کہ وہ ان کے لئے کوئی راستہ نکالتا وہ ان سے تین طلاقوں کے ساتھ جدا ہو گئیں اور باقی زیادتی ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔[3]

۷۸۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جس نے غلہ خریدا وہ اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک ماپ نہ لے۔

(حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیوں؟

۱۔ یہ حکم تین طلاقیں اکٹھی دینے کی صورت میں ہے البتہ ایسی عورت کو ایک ایک کر کے تین طلاقیں دی جائیں تو صرف ایک طلاق واقع ہو گی کیونکہ وہ پہلی طلاق سے بائن (جدا) ہو جاتی ہے اور دوسری دو طلاقوں کا محل نہیں رکھتی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۱۔ یعنی جب اکٹھی تین طلاقیں دی جائیں تو دونوں کا حکم ایک ہے۔ ایک ایک کر کے دے تو دونوں میں فرق ہے۔ جس سے جماع ہوا اس کی تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور جس سے جماع نہ ہوا اسے صرف ایک طلاق ہو گی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اس حدیث سے یہ واضح ہوا کہ تین طلاقیں اکٹھی ہوں تو وہ تین ہی ہوتی ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

انہوں نے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ لوگ سونے اور غلے کے بدلے چراگاہ کا سودا کرتے ہیں۔

۷۸۳۔ حضرت طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ کرنے سے پہلے جس چیز کو فروخت کرنے سے منع کیا' وہ غلّہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ہر چیز کو غلے کی طرح خیال کرتا ہوں۔

۷۸۴۔ حضرت طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے' وہ اس پر قبضہ کئے بغیر اس کو نہ بیچے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں ہر چیز کو غلے کی طرح خیال کرتا ہوں۔[1]

۷۸۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں سے (باہر جا کر) ملاقات کرنے سے منع فرمایا۔

۷۸۶۔ حضرت طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے شہری کو دیہاتی کے لئے بیچنے سے منع فرمایا۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا اس قول کا کیا مطلب ہے کہ شہری' دیہاتی کے لئے نہ بیچے! فرمایا: اس کے لئے دلال نہ بنے۔[2]

۷۸۷۔ حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے ہم تہائی یا چوتھائی حصہ زراعت پر زمین بٹائی کے لئے دیتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے حتی کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

۷۸۸۔ حضرت عَمرو (بن دینار) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے ذکر کی

۱۔ یعنی جس طرح غلہ خریدنے کے بعد اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کا سودا ناجائز ہے' اسی طرح دیگر اشیاء کا بھی یہی حکم ہے۔۱۲ہزاروی

۲۔ شہری جب باہر جا کر دیہاتی سے سامان خریدے اور بیچے تو ہو سکتا ہے وہ دیہاتی سے سستا خریدے اور یوں دیہاتی کو نقصان ہوگا یا بازار میں مہنگا بیچے اگر وہ دیہاتی خود بیچتا ہے تو مناسب نرخ پر بیچتا ہے' اس طرح یہ شہری دوسرے شہریوں کو نقصان پہنچاتا ہے اس لئے منع فرمایا۔۱۲ہزاروی

تو انہوں نے فرمایا حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں کوئی ایک اپنی زمین اپنے بھائی کو بطور عطیہ استعمال کے لئے دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس سے معلوم (مقدار میں) پیداوار لے۔[1]

۷۸۹۔ حضرت طاؤس یمامی' حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ان کو یہ دعا اس طرح سکھاتے جس طرح ان کو قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے (دعا یہ ہے:)

اللّٰھم اعوذ بك من عذاب جهنم و اعوذ بك من عذاب القبر و اعوذ بك من فتنة المسيح الدجّال و اعوذبك من فتنة المحيا و الممات.

''یا اللہ! میں عذابِ جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

۷۹۰۔ حضرت طاؤس' حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تمہارے نبی (ﷺ) کو حکم دیا گیا کہ سات ہڈیوں (اعضاء) پر سجدہ کریں' بالوں اور کپڑوں کو نہ لپیٹیں۔[2]

حضرت شعبہ فرماتے ہیں: حضرت عمرو (بن دینار) نے دوسری بار فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور بالوں اور کپڑوں کو نہ لپیٹوں۔

۷۹۱۔ حضرت طاؤس' حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ کہ آپ بالوں اور کپڑوں کو نہ لپیٹیں۔

۷۹۲۔ حضرت ابن عباس ﷺ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے اور بالوں اور کپڑوں کو نہ لپیٹنے کا حکم دیا گیا۔

۱۔ یعنی حضور ﷺ دوسرے مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کی ترغیب دیتے تھے ورنہ بٹائی پر زمین دینا منع نہیں البتہ اگر زمین کے خاص حصے کی فصل اپنے لئے رکھے یا معین مقدار رکھے تو ناجائز ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ دو پاؤں' دو ہاتھ' دو گھٹنے اور ایک پیشانی (سات اعضاء) کے بارے میں فرمایا۔ بالوں کے جُوڑے بنانا اور کپڑوں کو لپیٹنا جس طرح شلوار کو اوپر سے یا پتلون کو نیچے سے لپیٹا جاتا ہے' مکروہ ہے۔۱۲ ہزاروی

وہ فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم بن میسرہ نے فرمایا میں نے حضرت طاؤس سے ناک پر سجدہ کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ بہتر ہے۔

حضرت اسحاق فرماتے ہیں مطلب یہ کہ پیشانی اور ناک ایک ہی چیز ہے۔

۷۹۳۔ حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح (پہلے) نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح نماز پڑھا کر خطبہ دیا۔ یہ نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھائی۔

حضرت مؤمل کہتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ سب نے عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھائی۔[1]

۷۹۴۔ حضرت سلیمان احول فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے ان کو خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کی نماز پڑھتے تو یہ کلمات پڑھتے:

اللهم لك الحمد انت نور السماوات و الارض ولك الحمد انت قيم السماوات و الارض ولك الحمد انت رب السماوات و الارض و من فيهن انت الحق و وعدك حق و لقاء ك حق وقولك حق و النار حق و الجنة حق و الساعة حق اللهم بك امنت و لك اسلمت و عليك توكلت و اليك انبت و بك خاصمت و اليك حاكمت انت الذى لا اله الا انت.

''یا اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے، تو آسمانوں اور زمین کے معاملات کو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے تعریف ہے، تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے، کا رب ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے اور تیرا قول حق ہے، جہنم حق ہے اور جنت حق ہے نیز قیامت حق ہے۔ یا اللہ! میں تجھی پر ایمان لایا اور تیرے ہی لئے گردن جھکا دی، تجھی پر بھروسہ کیا اور

۱۔ یعنی نماز عیدین نماز جمعہ سے مختلف ہے۔ عید کی نماز کے لئے اذان اور تکبیر نہیں ہوتی نیز اس میں خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

تیری ہی طرف رجوع کیا۔ تیرے نام کے ساتھ ہی جھگڑا کیا اور اپنا مقدمہ تیرے ہی پاس لے گیا تو وہ ذات ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

۷۹۵۔ حضرت طاؤس' حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب رسول اکرم ﷺ نماز تہجد پڑھتے تو یہ دعا مانگتے: اللھم لك الحمد 'اس کے بعد گذشتہ حدیث کی مثل ہے۔

۷۹۶۔ حضرت طاؤس' حضرت ابن عباس ﷺ سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دیتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو دوسرے شخص کو اس کے ناک میں نکیل ڈالے ہوئے کھینچ رہا تھا آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا پھر فرمایا: اس کو اس کے ہاتھ سے پکڑو۔[1]

۷۹۷۔ حضرت ابراہیم (بن عبداللہ بن معبد بن عباس) حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے مہندی لگا رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا: یہ کتنی اچھی ہے۔ پھر ایک انصاری کے پاس سے گزرے جس نے مہندی اور وسم سے رنگ لگا رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ کس قدر اچھا ہے پھر ایک اور شخص کے پاس سے گزرے جس نے زرد رنگ کی بوٹی سے خضاب لگا رکھا تھا آپ نے فرمایا: یہ ان سب سے زیادہ اچھا ہے۔

راوی فرماتے ہیں حضرت طاؤس صفرہ (زرد رنگ کی بوٹی) کا خضاب لگاتے تھے۔[2]

۷۹۸۔ حضرت طاؤس' حضرت ابن عباس ﷺ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: مال (وراثت) کو اہلِ فرائض کے درمیان تقسیم کیا جائے جو بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے داروں پر تقسیم کیا جائے۔[3]

۱۔ آپ ﷺ نے بتایا کہ جانور اور انسان میں فرق ہے۔ یہ طریقہ اونٹ وغیرہ کے ساتھ اختیار کیا جاتا ہے' انسان کی انسانیت کو بھی سامنے رکھنا چاہیے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سفید بالوں کو خضاب لگایا جا سکتا ہے البتہ خالص سیاہ خضاب ممنوع ہے اگر اس میں کوئی دوسرا رنگ ملا ہو تو ٹھیک ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ اہلِ فرائض وہ ہیں جن کا حصہ مقرر ہے۔ اس کے بعد عصبات (یعنی قریبی رشتہ داروں) پر تقسیم کیا جاتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۷۹۹۔ حضرت طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''فرائض اہلِ فرائض کو دو اور جو کچھ فرائض سے بچ جائے وہ زیادہ قریبی مرد رشتہ داروں کو دو۔''

۸۰۰۔ اسی سند کے ساتھ مروی ہے' اسحاق فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ جو مرد کی طرف سے ہوں کیونکہ عصبہ ان ہی سے ہوتے ہیں (عصبہ بنفسہ مراد ہے)۔

۸۰۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''ھبہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے پھر اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔''

۸۰۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

''اپنے ھبہ کو واپس لینے والا اُس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اس کو چاٹ لیتا ہے۔''

۸۰۳۔ حضرت ابن عمرو اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ عطیہ دے کر واپس لے مگر والد جو اپنی اولاد کو عطیہ دیتا ہے (وہ واپس لے سکتا ہے) اور جو شخص عطیہ دے کر واپس لے اس کی مثال اس کتے جیسی ہے جو قے کر کے اس کو چاٹ لیتا ہے۔''

۸۰۴۔ حضرت طاؤس فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''والد کے علاوہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ عطیہ دے کر واپس لے۔''[۱]

۸۰۵۔ حضرت طاؤس' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ حالت احرام میں تھے۔[۲]

۸۰۶۔ حضرت عبداللہ بن طاؤس' اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی، پچھنہ لگوایا اور حجام کو اس کی اجرت دی۔[۳]

۱۔ کیونکہ یہ بات مومن کے شایانِ شان نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو ذہنی کوفت پہنچائے اور ھبہ واپس لینے کی صورت میں اس کو اذیت پہنچتی ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ احناف نے اس سے یہ مسئلہ اخذ کیا کہ حالت احرام میں نکاح جائز ہے البتہ حقوقِ زوجیت ادا کرنا جائز نہیں جب تک احرام سے باہر نہ آجائے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ پچھنہ لگانے کا مطلب یہ ہے کہ جسم سے خون نکالا جائے' یہ صحت کے لئے مفید ہے تو علاج کا یہ طریقہ درست ہے نیز جب یہ عمل جائز ہے تو اس کی اجرت دینا یا لینا بھی جائز ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۸۰۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ حالت احرام میں تھے۔

۸۰۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنہ لگوایا اور پچھنہ لگانے والے کو اس کی اجرت دی۔

۸۰۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنہ بھی لگوایا اور ناک میں بھی دوائی ڈالی۔

۸۱۰۔ حضرت جابر (ابن یزید جعفی)' حضرت ابو جعفر (محمد بن علی بن حسین) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوں کی دوائی ناک میں ڈالی۔

۸۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے مذاکرہ کرتے ہوئے فرمایا: آپ نے مجھے کس طرح خبر دی تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا اور آپ احرام میں تھے؟ انہوں نے فرمایا:

ایک شخص نے آپ کو شکار کے گوشت کا ایک ٹکڑا پیش کیا تو آپ نے واپس کر دیا اور فرمایا: ہم اسے نہیں کھاتے' ہم حالت احرام میں ہیں۔[1]

۸۱۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت صَعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیل گائے کا گوشت بطورِ تحفہ پیش کیا اور آپ حالت احرام میں تھے تو آپ نے اسے واپس کر دیا جب آپ نے ان کے چہرے پر ناگواری کے اثرات دیکھے تو فرمایا: ہمارے سامنے اس کو واپس کرنے کی کوئی وجہ نہیں لیکن ہم حالتِ احرام میں ہیں۔

۸۱۳۔ حضرت طاؤس فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دونوں پاؤں پر بیٹھنے کے بارے میں پوچھا (یعنی سرین زمین پر لگا کر دونوں ٹانگیں کھڑی کر کے بیٹھنا کیسا ہے؟) تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ ہم نے کہا کہ جب کوئی شخص اس طرح کرتا ہے تو ہم اس کو

۴۔ حالتِ احرام میں شکار کرنا حرام ہے اور اگر کوئی دوسرا شخص محرم کے لئے شکار کرے تو بھی مُحرِم کے لئے کھانا جائز نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وجہ سے فرمایا ہو گا کہ تم نے میرے لئے شکار کیا ہے یا احتیاط کے طور پر منع فرمایا کہ نہ معلوم اس نے کس نیت سے شکار کیا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

اچھا نہیں سمجھتے تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں! یہ تمہارے نبی (ﷺ) کی سنت ہے۔[1]

۸۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے ذبح کرنے، سر منڈوانے اور کنکریاں مارنے میں تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔[2]

۸۱۵۔ حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دور جاہلیت میں لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو بہت بڑا گناہ سمجھتے تھے وہ کہتے تھے جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم ٹھیک ہو جائے، نشان مٹ جائے اور صفر کا مہینہ نکل جائے تو عمرہ کرنے والے کے لئے عمرہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ چار ذوالحجہ کی صبح رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام حج کا احرام باندھ کر آئے تو آپ نے ان کو عمرہ کا احرام باندھنے کا حکم دیا۔

انہوں نے اس عمل کو بڑا (گناہ) سمجھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا حل؟ آپ نے فرمایا: مکمل طور پر احرام کھول دینا۔[3]

۸۱۶۔ حضرت وھیب اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت یحییٰ (راوی) فرماتے ہیں: اس لئے کہ وہ لوگ (حج کے بغیر) صرف عمرہ کو نہیں جانتے تھے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے کہا ہم آئے ہیں، ہم صرف حج کو جائز سمجھتے ہیں۔

۸۱۷۔ حضرت طاؤس سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب مسلمان بالغ ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ ہفتے میں ایک دن اللہ تعالیٰ کے لئے طہارت حاصل کرے (یعنی غسل کرے) اگرچہ جُنبی نہ ہو، جمعہ کے دن اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

۸۱۸۔ حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کرنے کا ذکر کیا (یعنی جمعہ کا غسل مستحب ہے، اس کی ترغیب دی گئی)۔

۱۔ یہ تواضع کا طریقہ ہے اور رسول اکرم ﷺ کی سنت ہے آپ نہایت درجہ کے متواضع ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی اگر کسی نے یہ اعمال خلاف ترتیب کئے تو ادائیگی ہو گئی لیکن اُس کی دَم (قربانی) لازم ہو گی۔ لہٰذا ترتیب واجب ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ یعنی حج کا احرام مکمل طور پر کھول دو اور عمرہ کا احرام باندھو تا کہ ان لوگوں کے غلط نظریہ کا رد ہو جائے۔ ۱۲ ہزاروی۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس ﷜ سے پوچھا اگر اس کے گھر والوں کے پاس خوشبو یا تیل ہو تو اسے استعمال کرے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس بات کا علم نہیں ہے۔

۸۱۹۔ حضرت طاؤس' حضرت ابن عباس ﷜ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ' اہل شام کے لئے جُحفہ' اہل نجد کے لئے قرن اور اہل یمن کے لئے الملم کو میقات مقرر فرمایا۔ یہ ان کے لئے جو وہاں رہتے ہیں یا جو لوگ ان کے باہر سے آئیں' ان کے لئے میقات ہیں وہ لوگ حج کا ارادہ کریں یا عمرہ کا اور جو لوگ ان کے اندر رہتے ہیں تو جہاں سے چاہیں احرام باندھیں حتی کہ اہل مکہ' مکہ مکرمہ سے احرام باندھیں۔[۱]

۸۲۰۔ حضرت ابن عباس ﷜ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم صرف رسول اللہ ﷺ سے حدیث یاد کرتے تھے پس جب سے تم نے ہر قسم کی روایات بیان کرنا شروع کر دیں تو ہم نے اس (فن) کو چھوڑ دیا۔[۲]

۸۲۱۔ حضرت ابن عباس ﷜ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے۔

۸۲۲۔ حضرت ابن طاؤس' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کبھی وہ حضرت ابن عباس ﷜ کا ذکر کرتے ہیں۔ عبدالرزاق فرماتے ہیں میں نے معمر سے پوچھا تو وہ حضرت طاؤس سے آگے نہ بڑھے اور انہوں نے فرمایا: ہاں! حضرت ابن عباس ﷜ سے مروی ہے پھر میں نے سنا انہوں نے متعدد بار ذکر کیا لیکن حضرت ابن عباس ﷜ سے روایت ذکر نہ کی۔ وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ' اہل شام کے لئے جحفہ' اہل نجد کے لئے قرن اور اہل یمن کے لئے الملم کو میقات مقرر فرمایا اور یہ ان لوگوں کے لئے میقات

۲۔ میقات کے اندر اور حرم سے باہر رہنے والے حرم کے باہر جہاں سے چاہیں احرام باندھ سکتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ یعنی حدیث کے حصول کے لئے دور دراز کا سفر کرتے ہو تو حدیث لینے میں احتیاط کرنی چاہئے۔ ۱۲ ہزاروی۔

ہیں جو ان مقامات پر یا ان سے باہر رہائش پذیر ہیں اور وہاں آتے ہیں اور وہ حج یا عمرہ کا ارادہ کرتے ہیں اور جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں حتی کہ اہلِ مکہ، مکہ مکرمہ سے احرام باندھیں۔

۸۲۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے غروبِ آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پا لی اس نے اس رکعت کو پا لیا اور جس نے طلوعِ آفتاب سے پہلے ایک رکعت پا لی اور دوسری رکعت سورج طلوع ہونے کے بعد پائی اس نے اس (نماز) کو پالیا۔[1]

۸۲۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ شر مقدر نہیں ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمارے اور تقدیر کے منکرین کے درمیان یہ آیت ہے:

سیقول الذین اشرکوا لو شاء اللّٰہ ما اشرکنا ولا اباؤنا.[2]

''عنقریب مشرکین کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شریک نہ ٹھہراتے اور نہ ہمارے باپ دادا''

انہوں نے یہاں تک پڑھا:

ولو شاء لھدا کم اجمعین.[3]

''اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دیتا۔''[4]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عقلمندی اور عاجزی بھی تقدیر میں سے ہے۔

۸۲۵۔ حضرت ابن طاؤس فرماتے ہیں تقدیر کے بارے میں گفتگو کرنے والے علم کے بغیر گفتگو

۱۔ مطلب یہ ہے کہ جو بچہ اس وقت بالغ ہو، کافر مسلمان ہو یا حائضہ پاک ہو جائے تو اس وقت کی نماز واجب ہو گئی البتہ عصر کی نماز سورج غروب ہوتے ہوتے پڑھ سکتا ہے کیونکہ مکروہ وقت میں لازم ہوئی کراہت کے ساتھ ادا ہو گی، فجر کا تمام وقت کامل ہے اس لئے وہ اس وقت ادا نہیں ہو سکتی۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ انعام: ۱۴۸

۳۔ سورہ انعام: ۱۴۹

۴۔ یعنی وہ شرک کر کے اس کو تقدیر کے سپرد کر دیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے۔۱۲ ہزاروی۔

کرتے ہیں کہ تقدیر میں کلام ہے۔انہوں نے فرمایا: شیطان نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملاقات کی تو اس نے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کو وہی تکلیف پہنچے گی جو آپ کے مقدر میں ہے' آپ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر وہاں سے لڑھک جائیں تو دیکھیں کیا زندہ رہتے ہیں یا نہیں؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندے کے لئے مناسب نہیں کہ وہ میرے ساتھ تجربات کرے میں جو چاہتا ہوں' کرتا ہوں۔[1]

۸۲۶۔ حضرت زہری فرماتے ہیں ابلیس کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔اس کے بعد پہلی حدیث کی مثل ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُس سے فرمایا: بندہ اپنے رب کا امتحان نہیں لیتا۔

۸۲۷۔ حضرت طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: عمریٰ اس کے لئے ہے جس نے اس کو یہ عطیہ دیا اور رُقبیٰ اس کے لئے جس کو یہ عطیہ دیا اور ھبہ لوٹانے والا قے کو چاٹنے والے کی طرح ہے۔[2]

۸۲۸۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ھبہ واپس کرنے والا قَے (اُلٹی) کو چاٹنے والے کی طرح ہے۔

۸۲۹۔ حضرت عبداللہ بن معبد اپنے باپ سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھڑکی سے) پردہ ہٹایا اور صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے تھے۔

آپ نے فرمایا: نبوت کی خوشخبریوں میں سے صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں۔جو مسلمان دیکھتا ہے یا فرمایا: اسے دکھایا جاتا ہے۔پھر فرمایا: سنو! مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرأت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔رکوع میں اپنے رب کی تعظیم کرو (یعنی سبحان ربی

۱۔ یعنی تقدیر پر ایمان ہونا چاہئے' تجربات نہیں کرنے چاہئیں کہ میں چلتی ٹریفک میں کھڑا ہو جاتا ہوں دیکھتا ہوں کہ حادثہ ہوتا ہے یا نہیں۔اس طرح کی آزمائش کرنا سراسر گمراہی ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ عمر بھر کیلئے کسی کو کوئی چیز دینا عمریٰ کہلاتا ہے۔اس کے مرنے کے بعد وہ چیز مالک کی طرف نہیں لوٹے گی بلکہ اُس مرنے والے کے وارثوں کے لئے ہوگی۔۱۲ ہزاروی

العظیم پڑھو) اور سجدے میں دعا کی کوشش کرو یہ تمہارے لئے قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔[1]

۸۳۰۔ حضرت سعید بن حُویرث' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے' آپ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے اور کھانا لایا گیا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ آپ نے پوچھا: کیوں؟ (پھر فرمایا) میں نماز پڑھنے کے لئے وضو کرتا ہوں۔[2]

۸۳۱۔ حضرت حماد بن سلمہ اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۲۔ حضرت ابو المنھال' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے اور لوگ ادھار پر پھل دیتے تھے ایک صاع یا دو یا تین صاع۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کھجوروں میں بیع سلم کرے تو معلوم ماپ کی معلوم مدت تک بیع کرے۔[3]

۸۳۳۔ ابن ابی نجیح اس سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۴۔ ایک اور سند سے ابن ابی نجیح سے مروی ہے وہ اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۵۔ ایک اور سند کے ساتھ اس کی مثل مروی ہے۔

۸۳۶۔ حضرت ابو معبد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو آپ نے ان سے فرمایا: ''تم ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں پس ان کو توحید کی شہادت کی طرف بلانا۔ اگر وہ اس کو قبول کر لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں کی زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے فقراء پر تقسیم کی جائے۔ اگر وہ اس بات کو قبول کر لیں تو

۱۔ یعنی سبحان ربی الاعلیٰ کے ساتھ دعا مانگو لیکن یہ نفل نماز میں ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ اگرچہ آپ ہر وقت باوضو رہتے لیکن امت کو تعلیم دینے کے لئے ایسا کیا کہ ہر وقت باوضو رہنا ضروری نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ جب قیمت پہلے ادا کی جائے اور پھل یا غلہ وغیرہ ادھار ہو تو اسے بیعِ سلم کہتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

ان کے عمدہ مالوں سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بھی بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی آڑ نہیں ہے۔"[1]

۸۳۷۔ حضرت ابن ابی مُلیکہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نماز کے لئے اقامت کہی گئی اور میں نے صبح کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں پس میں کھڑا ہو کر پڑھنے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور فرمایا کیا تم صبح کی چار رکعتیں پڑھتے ہو؟ حضرت صالح (راوی) سے پوچھا گیا کہ کس نے فرمایا؟ انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔[2]

۸۳۸۔ ایک اور سند کے ساتھ ابن ابی مُلیکہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا...... اس کے بعد پہلی حدیث کی مثل ذکر کیا۔

۸۳۹۔ ابن ابی مُلیکہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شریک شفع کرسکتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہوتا ہے۔

حضرت عطاء نے فرمایا: شفعہ صرف زمین میں ہوتا ہے تو ابن ابی مُلیکہ نے فرمایا: تمہاری ماں نہ ہو، تمہیں کس نے بتایا۔[3]

۸۴۰۔ عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن ابی مُلیکہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "غلام میں اور ہر چیز میں شفعہ ہوتا ہے۔"

۸۴۱۔ حضرت ابن ابی ملیکہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "شریک شفیع ہوتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہوتا ہے۔"

۸۴۲۔ حضرت ابن ابی ملیکہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "دو دعائیں ایسی ہیں کہ بندے کے لئے ان میں قبولیت ہے:

۱۔ مظلوم کی دُعا۔

۱۔ معلوم ہوا کہ اعمال وعبادات کیلئے پہلے ایمان شرط ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی فرض الگ پڑھ کر پھر جماعت کے ساتھ نہ پڑھنا' اس طرح چار فرض ہو جائیں گے۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ جب کسی کا مکان یا زمین دوسرے آدمی کے مکان یا زمین سے ملا ہو یا دونوں شریک ہوں اور ان میں سے ایک اپنا حصہ بیچے تو دوسرے کو شفعہ کا حق ملتا ہے یعنی اس کا حق زیادہ ہے کہ وہ اس پر پہنچے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ مسلمان کی اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے دُعا۔[1]

۸۴۳۔ حضرت ابو معبد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: سنو! کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں نہ ہو مگر یہ کہ اس عورت کے ساتھ اس کا ذی رحم محرم ہو[2] اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔ وہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: فلاں فلاں غزوہ میں میرا نام لکھ دیا گیا ہے اور میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اپنی بیوی کے ساتھ حج کے لئے جاؤ۔

۸۴۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کوئی عورت اپنے ذی رحم محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔

حضرت عمرو اپنی روایت میں حضرت ابو معبد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھ دیا گیا ہے اور میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اس کے ساتھ حج کرو۔

۸۴۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ایک شخص مدینہ طیبہ آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تم کہاں اترے ہو؟ اس نے کہا: فلاں عورت کے پاس۔ آپ نے پوچھا تم نے اس پر دروازہ بند کر دیا؟ دو بار پوچھا۔ پھر فرمایا: کوئی شخص کسی عورت کے پاس تنہائی میں نہ ہو مگر یہ کہ اس عورت کے ساتھ اس کا محرم ہو۔

۸۴۶۔ حضرت ابو معبد فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نماز جنازہ پڑھائی تو تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ بلند آواز سے پڑھی۔ اس کے بعد تین تکبیریں کہیں اور فرمایا: میں نے بلند آواز سے اس لئے پڑھی ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔[3]

۱۔ پہلی دعا اس لئے زیادہ قبول ہوتی ہے کہ دعا کرنے والے پر ظلم کیا گیا اور دوسری دعا اس لئے کہ اس میں اخلاص ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ کیونکہ جب ایک مرد اور ایک عورت اکٹھے ہوتے ہیں تو شیطان ان کو گناہ کی طرف لے جا سکتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ بطور دعا فاتحہ پڑھنا مراد ہے ورنہ نماز جنازہ میں قرأت نہیں ہوتی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۸۴۷۔ حضرت ابو معبد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم ﷺ کی نماز کا اختتام "اللہ اکبر"[1] کے ورد سے معلوم کرتے تھے۔

۸۴۸۔ حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے ابن ابی مُلیکہ نے خبر دی کہ دو عورتیں ایک گھر میں سلائی کر رہی تھیں اور اس گھر میں ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا اور حجرہ میں لوگ باتیں کر رہے تھے...........[2] ایک نے دوسری کے ہاتھ میں سُوا مارا حتیٰ کہ وہ اس کی ہتھیلی کی دوسری جانب سے نکل گیا دوسری نے دعویٰ کیا کہ اس (پہلی) نے بھی اسے سوا مارا ہے۔

ابن ابی مُلیکہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا اور ان کو اس واقعہ کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا: گواہی کے بغیر فیصلہ نہ کرنا کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق دیا جائے تو کئی لوگ دوسروں کے خون اور مالوں پر دعویٰ کریں گے لیکن مدعا علیہ پر قسم ہے۔ پس دونوں کو بلا کر ان کے سامنے قرآن پاک (کی یہ آیت) پڑھو:

ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمنا قليلا اولئك لاخلاق لهم فى الاخرة و لا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم القيامة.[3]

"بے شک وہ لوگ جو اللہ کے وعدے اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت (یعنی دنیا کا مال) لیتے ہیں' ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام کرے گا نہ ان کی طرف (نظرِ رحمت سے) دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

وہ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو اس خاتون نے اعتراف کر لیا۔

۸۴۹۔ حضرت ابن ابی مُلیکہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا: حضرت یوسف علیہ السلام کا ارادہ کس حد تک پہنچا؟ فرماتے ہیں انہوں نے کچھ وصف بیان کیا جس کو میں یاد نہ رکھ سکا۔

۱۔ نماز کے بعد کلمہ "اللہ اکبر" بآواز بلند پڑھا جاتا تھا جس کی وجہ سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو معلوم ہو جاتا کہ آپ نماز ختم کر چکے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ صحیح بخاری کے حاشیے پر اسی طرح ہے' یہاں جگہ خالی ہے۔ (صحیح بخاری ۲/۶۵۳)۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ سورۃ آل عمران: ۷۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت یوسف علیہ السلام نے گھر کی چھت کی طرف دیکھا تو دیکھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم بیوقوفوں جیسا عمل کرنا چاہتے ہو جب کہ تمہیں انبیائے کرام میں لکھا گیا ہے تو ان کے جسم سے تمام شہوت نکل گئی اور وہ دروازے کی طرف دوڑتے ہوئے نکل گئے، زلیخا ان کے پیچھے دوڑنے لگیں اور ان کی قمیص کو پھاڑ دیا۔[1]

۸۵۰۔ حضرت ابن ابی مُلیکہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ارداہ کہاں تک پہنچا؟ تو فرمایا: ہتھیلی کھولنے تک (جماع مراد ہے) پس آپ کو آواز دی گئی جو آپ نے نہ سنی چنانچہ آپ سے کہا گیا: اے ابن یعقوب! کیا آپ زنا کا ارادہ کرتے ہیں، تم اُس پرندے کی طرح ہو جس کے پر اُکھیڑ دیئے جائیں پس اس کا کوئی پر باقی نہ رہے۔

۸۵۱۔ حضرت ابن ابی مُلیکہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا بچے جنت میں ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: تیرے لئے وہی بات کافی ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا اختلاف ہوا (یعنی تقدیر پر ایمان رکھو)۔

۸۵۲۔ حضرت ابن ابی مُلیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

وشھد شاھد من اھلھا.[2] (اور زلیخا کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی) سے بادشاہ کے خاص لوگوں میں سے کوئی ایک مراد ہے۔

۸۵۳۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ داڑھی والا

۱۔ انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں، اس لئے حضرت یوسف علیہ السلام محفوظ رہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اذنِ خداوندی سے مدد بھی فرماتے ہیں جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کی مدد فرمائی جس کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے: **وھمّ بھا لولا ان رّای برھان ربہ.** (یوسف:۲۴) "اور وہ بھی ان (زلیخا) کا ارادہ کرتے اگر اپنے رب کی برہان (نشانی) نہ دیکھتے" لہٰذا آپ سے ارادے کی نفی کی گئی ہے اور یہی بات انبیائے کرام علیہم السلام کی شان کے زیادہ لائق ہے کیونکہ وہ معصوم تھے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورۂ یوسف: ۲۶

تھا۔[1]

۸۵۴۔ اسرائیل (ابن یونس بن ابی اسحاق سبیعی) نے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۵۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی مُلیکہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عباس ﷠ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: میں نے زمزم کے پانی سے پیا ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا تو نے اس طرح پیا جس طرح مناسب ہے؟ اس نے پوچھا: کس طرح مناسب ہے؟ فرمایا: جب تم آبِ زمزم پینے کا ارادہ کرو تو قبلہ رُخ ہو جاؤ پھر اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کرو (یعنی بسم اللہ شریف پڑھو) پھر تین سانس لے کر خوب پیو کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''بے شک ہمارے اور منافقین کے درمیان یہ فرق ہے کہ وہ آب زمزم خوب سیر ہو کر نہیں پیتے (جب آب زمزم کے پاس ہوں یا زیادہ ہو)۔''

۸۵۶۔ حضرت ابن ابی مُلیکہ' حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں دو رکعتیں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا اور نماز کے لئے اقامت ہو چکی تھی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تُو صبح کی چار رکعتیں پڑھے گا؟

۸۵۷۔ عبداللہ بن ابی یزید سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابن عباس ﷠ سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے جن لوگوں کو سامان کے ساتھ آگے بھیجا مَیں ان میں تھا (یعنی مزدلفہ سے منیٰ کی طرف)۔

۸۵۸۔ حضرت عطا فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے رات کے آخری حصے میں لوگوں کو مزدلفہ سے منیٰ جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۸۵۹۔ حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر ﷠ اپنے بیٹوں کو جو ابھی بچے تھے' بھیجتے تھے حتیٰ کہ وہ صبح کی نماز منیٰ میں ادا کرنے کا حکم دیتے۔

۸۶۰۔ حضرت عمرو بن دینار' حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ایک گواہ کی وجہ سے قسم پر فیصلہ فرمایا۔

حضرت عمرو فرماتے ہیں: یہ (فیصلہ) مالوں کے بارے میں ہے اور اس بارے میں اس سے

۱۔ یہ شخص حضرت زلیخا کے رشتے داروں میں سے ایک عقلمند آدمی تھا اور عزیزِ مصر اس سے مشورہ کیا کرتا تھا۔ بعض حضرات نے کہا: وہ ایک شیر خوار بچہ تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہٗ بالصواب۔ ۱۲ ہزاروی۔

زیادہ صحیح حدیث نہیں ہے۔[1]

۸۶۱۔ حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ذوالمجاز اور عکاظ دورِ جاہلیت میں لوگوں کی تجارتی منڈیاں تھیں جب اسلام (کا دور) آیا تو گویا انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا[2] اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتِ کریمہ حج کے موقع پر نازل فرمائی:

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم.[3]

''تم پر حرج نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔''

۸۶۲۔ ابن جُریج فرماتے ہیں حضرت عطاء سے مُحرِم کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ خرید وفروخت کرسکتا ہے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا: لوگ اس سے بچتے تھے کہ یہ آیت حج کے مہینوں میں نازل ہوئی:

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم.

(ترجمہ وحوالہ گزر چکا ہے) وہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں ہے:

فی مواسم الحج فابتغوا حینئذٍ.

''(حج کے مہینوں میں پس اس وقت تم تلاش کرو)۔''

۸۶۳۔ حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کسی کو ہدیہ پیش کیا جائے اور کچھ لوگ اس کے پاس ہوں تو وہ اس میں شریک ہوتے ہیں۔''[4]

۱۔ یعنی مدعی کے پاس دو گواہ نہیں تھے تو مدعا علیہ کو قسم دی، اس نے قسم اٹھائی تو اس کے حق میں یہ فیصلہ فرما دیا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی حالتِ احرام میں خرید وفروخت درست نہیں تو ان کو بتایا گیا کہ کوئی حرج نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ سورہ بقرہ: ۱۹۸

۴۔ یعنی قرینے سے معلوم ہوا کہ یہ سب کے لئے ہے اور اگر کسی خاص شخصیت کے لئے ہو تو وہ اسی کا ہو گا مثلاً استاذ اپنے شاگردوں کے درمیان ہو تو کوئی شخص ایک سوٹ لاکر استاذ کو دے تو وہ اسی کا ہو گا اور اگر کھانا لائے تو سب شریک ہو سکتے ہیں بشرطیکہ کھانا روزانہ استاذ کے لئے نہ لایا جاتا ہو ورنہ اسی کا ہو گا۔ ۱۲ ہزاروی۔

۸۶۴۔ حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابن عباس ﷺ کو عیدین کے موقع پر تکبیر کہتے ہوئے سنا۔ حضرت عمرو (بن دینار) فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ دو باتوں میں سے کون سی بات مراد لی۔ ارشاد خدواوندی ہے:

فاذا قضیتم منا سککم فاذکر وا اللہ.[۱]

''پس جب تم اپنے حج کے افعال ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔''

یا یہ مراد ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

و اذکروا اللّٰہ فی ایام معدودات.[۲]

''چند گنتی کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔''

۲۔ سورہ بقرہ: ۲۰۰

۳۔ سورہ بقرہ: ۲۰۳

مجاہد بن جبر ابوالحجاج مکی کی وہ روایات جوانہوں نے بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں

۸۶۵۔ حضرت محمد بن عبید المکی سے مروی ہے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ سے کہا گیا کہ ہمارے پاس ایک شخص آیا ہے جو تقدیر کے بارے میں گفتگو کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے وہ شخص دکھاؤ میں اس کے سر کو پکڑوں۔ اللہ کی قسم! اگر اس کی گردن میرے ہاتھ میں آ جائے تو میں اس کو کوٹ دوں گا اور اگر اس کی ناک میرے منہ میں آئے تو میں اس کو چبا دوں گا[1] بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: گویا بنوفہم کی عورتیں خزرج کے پاس چکر لگاتی ہیں اور ان کے پچھلے حصے حرکت کرتے (ہوئے ایک دوسرے سے ٹکراتے) ہیں اور وہ مشترک ہیں اور یہ اسلام میں پہلا شرک ہے اللہ کی قسم! ان کی بری رائے اس وقت تک پوری نہیں ہوگی جب تک وہ اللہ تعالیٰ کو تقدیر خیر سے الگ کر دیں جس طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کو شر کی تقدیر سے الگ کر دیا۔

۸۶۶۔ حضرت مجاہد بن جبر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۶۷۔ حضرت مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

ا۔ تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس قول سے منکرینِ تقدیر کی سخت مذمت

آپ نے فرمایا: پانچ چیزیں ایسی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں اور مجھے اس پر فخر نہیں:

۱. مجھے سرخ و سفید کی طرف بھیجا گیا (یعنی سب کی طرف)، مجھ سے پہلے کسی نبی کو خاص اس کی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا۔

۲. رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی اور وہ ایک مہینے کی مسافت پر میرے آگے ہوتا ہے۔[۱]

۳. تمام زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکیزگی کا ذریعہ بنایا گیا۔[۲]

۴. میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کیا گیا۔

۵. مجھے شفاعت (کی اجازت) دی گئی پس میں اس کو اپنی امت کے لئے محفوظ رکھتا ہوں پس یہ ہر اس شخص کو پہنچے گی جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرایا ہو۔

۸۶۸۔ ایک اور سند سے اس کی مثل مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ حضرت مجاہد فرماتے ہیں سرخ و سیاہ اور جن و انسان۔

۸۶۹۔ حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس ﷠ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: یہ عمرہ ہے جس کے ساتھ ہم نے نفع اٹھایا پس جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے۔ پوچھا گیا احرام کے کون کون سے کام؟ فرمایا: مکمل احرام کھول دے، عمرہ قیامت تک حج میں داخل ہو گیا ہے۔

اسحاق فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا قیامت تک جائز ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دورِ جاہلیت میں لوگ حج کے دنوں میں عمرہ کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔

۸۷۰۔ حضرت ابن عباس ﷠ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام حج کرنے کے لئے آئے تو آپ نے فرمایا اے لوگو! احرام کھول دو سوائے ان لوگوں کے

۱۔ ایک مہینے کی مسافت پر کوئی شخص ہو تو وہ مجھ سے مرعوب رہتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ یعنی جہاں جائیں نماز پڑھیں نیز مٹی سے تیمّم کیا جاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

جن کے ساتھ قربانی کا جانور ہو اگر مجھے اس بات کا پہلے سے علم ہو جس کا بعد میں پتہ چلا تو میں یہ کام نہ کرتا (یعنی قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا)' قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہو چکا ہے۔[1]

۸۷۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے ایک باغ سے گزرے تو آپ نے سنا کہ دو آدمیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔آپ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے لیکن کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ان میں سے ایک چغلی کھاتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ پھر آپ نے (کھجور کی) ایک شاخ لی اور اس کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ان میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک حصہ رکھ دیا۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں تخفیف فرمائے گا جب تک یہ خشک نہیں ہوں گے۔

۸۷۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے حضر (جب سفر نہ ہو) کی نماز چار رکعات' سفر کی نماز دو رکعتیں اور خوف کی نماز ایک رکعت مقرر فرمائی۔[2]

۸۷۳۔ حضرت مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبان سے حالت اقامت کی نماز چار رکعتیں' سفر کی دو رکعتیں اور خوف کی نماز ایک رکعت مقرر فرمائی۔

۸۷۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے

۱۔ چونکہ لوگ حج کے دنوں میں عمرہ کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے تو حضور ﷺ نے اس تصور کو ختم کرنے کے لئے فرمایا کہ حج کا احرام کھول دو یعنی عمرہ کرو البتہ جو جانور ساتھ رکھتے ہیں ان کو حج کے بعد احرام کھولنا ہو گا۔ داخل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عمرہ اور حج ملا کر قران یا تمتع کر سکتے ہیں۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ ایک رکعت نماز سے حضور ﷺ نے منع فرمایا اور دوسری احادیث میں اس کو بتیرا (دُم کٹی) نماز قرار دیا۔ یہاں مراد یہ ہے کہ جب دشمن کا حملہ سخت ہو تو فوج کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ دو رکعت والی نماز میں ایک گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ دوسرا گروہ دشمن کے مقابل ہو پھر یہ وہاں جائے اور وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اس طرح امام کے ساتھ ایک رکعت ہوئی' اسی کو سفر کی ایک رکعت قرار دیا۔۱۲ ہزاروی۔

ہاں سو گیا۔ رسول اکرم ﷺ رات کے وقت اٹھے اور آپ نے مسواک کی پھر مشکیزے کے پاس تشریف لائے اور وضو فرمایا۔ (فرماتے ہیں) پھر میں اٹھا اور میں نے وضو کیا۔ (راوی فرماتے ہیں) مجھے یاد نہیں انہوں نے مسواک کا ذکر کیا یا نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں آپ کے دائیں جانب کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے پکڑ کر پھیرا حتی کہ دائیں جانب کر دیا اور آپ میرے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے پھر آپ نے چار رکعات پڑھیں پھر وتر پڑھے۔ اس کے بعد فجر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نمازِ فجر کے لئے تشریف لے گئے۔

۸۷۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اگر تمہارے (اس عمل کو) ضائع کرنے کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔''

۸۷۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین عورتیں وہ ہیں جن کے مہر کم ہیں۔''

راوی فرماتے ہیں حضرت مجاہد فرماتے تھے اگر ایک درہم ہو تو وہ حلال ہے۔[۱]

۸۷۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ حالت احرام میں تھے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ اس بات کا انکار کرتے تھے۔[۲]

۸۷۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''مجھے مشرق کی طرف سے آنے والی ہوا (بادِ صبا) کے ساتھ رعب عطا کیا گیا ہے اور قومِ عاد کو مغرب کی طرف سے آنے والی ہوا (الدبور) کے ذریعے ہلاک کیا گیا ہے۔''

۸۷۹۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے

۱۔ کم از کم مہر دس درہم ہے معجّل یعنی فوری طور پر ایک درہم بھی دے دیا جائے تو کوئی حرج نہیں باقی بعد میں دے دے یا عورت معاف کر دے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ چونکہ دونوں طرح کی روایات ہیں اس لئے بعض حضرات کے نزدیک حالتِ احرام میں نکاح جائز نہیں لیکن حنفی فقہ کے مطابق جائز ہے البتہ جماع جائز نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

ہیں۔

۸۸۰۔ حضرت مجاہدؒ حضرت ابن عباس ﷠ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیھم السلام کو دیکھا پس حضرت عیسیٰ ؑ چوڑے سینے والے تھے' حضرت موسیٰ ؑ گندم گوں اور مناسب تک طویل قد کے تھے اور زُط قبیلے کے معلوم ہوتے تھے۔

پوچھا گیا حضرت ابراہیم ؑ؟ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے صاحب (رسول اکرم ﷺ) کے مشابہ تھے۔

۸۸۱۔ اسی سند کے ساتھ اس کی مثل حضرت سفیان نے روایت کیا ہے اس میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ ؑ درمیانی قد کے تھے آپ کا رنگ سرخ اور سینہ چوڑا تھا اور فرمایا: (حضرت ابراہیم ؑ) تمہارے صاحب کے مشابہ تھے۔ آپ نے اپنی ذات پاک مراد لی۔

۸۸۲۔ حضرت مجاہدؒ حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کی ران کو دیکھا تو اس سے فرمایا: اپنی ران کو ڈھانپو! بے شک آدمی کی ران اس کے ستر سے ہے۔

۸۸۳۔ حضرت مجاہدؒ حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے مرفوعاً روایت کیا۔ (رسول اکرم ﷺ نے) فرمایا: دو باہمت آدمی ایسے ہیں جن کی ہمت ختم نہیں ہوتی۔

۱۔ طلبِ علم میں ہمت کرنے والا' اس کی ہمت (طلب) ختم نہیں ہوتی۔

۲۔ مال کو طلب کرنے والے کی ہمت (حرص یا طلب) بھی ختم نہیں ہوتی۔

۸۸۴۔ حضرت ابن عباس ﷠' رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: مکہ مکرمہ حرم ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اس دن حرم بنایا جس دن آسمانوں اور زمین' سورج اور چاند کو پیدا فرمایا اور اس میں مجھ سے پہلے کسی کے لئے لڑائی لڑنا جائز نہ تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے جائز ہوگا اور میرے لئے بھی دن کے ایک حصے میں جائز ہوا پھر یہ حکم واپس آ گیا اس کا گھاس نہ کاٹا جائے' نہ اس کا درخت کاٹا جائے' نہ اس کے شکار کو ڈرایا جائے اور اس میں گری ہوئی چیز وہی اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے (یعنی خود استعمال نہ کرے)۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مگر اِذخر (گھاس)' اہلِ مکہ اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ فرمایا: اذخر مستثنیٰ ہے (یعنی وہ کاٹ سکتے ہیں)۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گمشدہ چیز نہ اٹھائی جائے مگر اسے اجازت ہے جس نے اس سے پہلے اعلان کرنے والے کو سنا ہو وہ اس کے لئے اس کو روک رکھے اور مکہ مکرمہ کی گمشدہ چیز کے لئے اس طرح فیصلہ نہ کیا جائے جس طرح دوسرے شہروں کی گمشدہ چیز کے لئے فیصلہ کیا جاتا ہے۔[1]

۸۸۵۔ حضرت مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر سر منڈوایا تو کچھ لوگوں نے سر منڈوائے اور کچھ نے بال کاٹے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور بال کٹوانے والے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ منڈوانے والوں پر رحم فرمائے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور کٹوانے والوں پر؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ منڈوانے والوں (یعنی حلق کرانے والوں) پر رحم فرمائے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور بال کٹوانے والوں پر؟ آپ نے فرمایا: اور بال کٹوانے والوں پر (بھی رحم فرمائے)۔

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! سر منڈوانے والوں کو کیا ہوا؟ آپ نے ان کے لئے رحمت کی دعا کیوں زیادہ فرمائی؟ فرمایا: انہوں نے (سنت پر عمل کرنے میں) شک نہیں کیا (یعنی انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو اچھا قرار دیا)۔

۸۸۶۔ حضرت مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص سات سال ثواب کی نیت سے اذان کہے اس کے لئے جہنم سے برأت لکھ دی جاتی ہے۔''

۸۸۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اگر میں ثواب کی نیت سے اذان

۱۔ مالکی اور حنفی فقہ کے مطابق حرم اور غیر حرم کی گمشدہ ملنے والی چیز کے حکم میں فرق نہیں کیونکہ احادیث میں عموم ہے۔ (حاشیہ صحیح بخاری ۱/۲۱۶)۔

دینے پر قادر ہو جاؤں تو یہ بات مجھے جہاد' حج اور عمرہ سے زیادہ پسند ہے۔[1]

۸۸۸۔ حضرت مجاہد' حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ رکنِ یمانی کا بوسہ لیتے اور اپنے رخسار مبارک کو اس پر رکھتے۔

۸۸۹۔ حضرت مجاہد' حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں صحابہ کرام حج کے دوران تجارت کو مکروہ سمجھتے تھے حتیٰ کہ یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی:

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم.[2]

''اور تم پر حرج نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔''

۸۹۰۔ حضرت ابن عباس ﷠ فرماتے ہیں حج کے دنوں میں لوگ خرید و فروخت اور تجارت سے بچتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ذکر کے دن ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم.

۸۹۱۔ حضرت مجاہد' حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بنی اسرائیل میں قصاص تھا' دیت نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ نے اِس امت سے فرمایا:

کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ الحر بالحر والعبد بالعبد والا نثیٰ بالانثیٰ فمن عفی له من اخیه شیء فا تباع بالمعروف و اداء الیه باحسان.[3]

''تم پر مقتولوں کے بارے میں قصاص فرض کیا گیا آزاد آزاد کے بدلے، غلام غلام کے بدلے اور عورت عورت کے بدلے، پس جس کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا۔''

فرماتے ہیں: اس کا معاف کرنا دیت قبول کرنا ہے اور اچھے طریقے سے تقاضا یہ ہے کہ مناسب طریقے سے طلب کرے اور اس کے لئے نیکی اور احسان کی وصیت کرے۔

سفیان کی روایت میں یہ اضافہ ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

۱۔ کیونکہ یہ اعمال انسان کی ذات کے لئے ہیں اور موذن دوسروں کو عبادت کی طرف بلاتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ بقرہ: ۱۹۸

۳۔ سورہ بقرہ: ۱۷۸

ذلك تخفيف من ربكم و رحمة[1]

''یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی ہے۔''

وہ فرماتے ہیں جان بوجھ کر قتل کرنے کی صورت میں دیّت لینا مراد ہے۔

۸۹۲۔ حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس ﷺ سے سورہ'' صٓ '' کے سجدے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ کسی بندے یا کسی نبی کی توبہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حکم دیا کہ اس کی اقتداء کی جائے۔

۲۔ سورہ بقرہ: ۱۷۸

رسول اکرم ﷺ سے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کی وہ روایات جو بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مروی ہیں

۸۹۳۔ حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک رات رسول اکرم ﷺ کو نماز عشاء کے لئے اطلاع دی گئی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آواز دی: نماز![1] عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کے سر انور سے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ یہی وقت ہے اگر میں اپنی امت پر باعثِ مشقت نہ جانتا[2]

۸۹۴۔ حضرت ابن جُریج فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عشاء کی نماز کس وقت باجماعت اور تنہا پڑھنا زیادہ پسندیدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں ایک رات رسول اکرم ﷺ نے نماز عشاء میں تاخیر کی حتی کہ لوگ سو گئے پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''نماز نماز!'' تو رسول اکرم ﷺ تشریف لائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں گویا میں آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے سر انور سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں اور آپ نے اپنا دست مبارک اپنے سر پر رکھا ہوا ہے۔ آپ فرما رہے ہیں: اگر میں اپنی امت پر مشقت کا باعث نہ سمجھتا تو ان کو اسی طرح (تاخیر

۱۔ یعنی نماز کے لئے تشریف لائیے۔

۲۔ یعنی اگر امت کے لئے باعثِ مشقت نہ ہوتا تو نمازِ عشاء میں تاخیر لازم کر دی جاتی بہر حال مستحب یہی ہے کہ نمازِ عشاء رات کی پہلی تہائی کے آخر تک مؤخر کی جائے۔۱۲ ہزاروی۔

سے) نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔

۸۹۵۔ حضرت عطاء ﷫، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ تلبیہ کہتے رہے حتی کہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔[1]

۸۹۶۔ حضرت عطاء ﷫، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے عمرہ کے لئے تلبیہ کہا حتی کہ حجر اسود کا استلام کیا اور حج کے لئے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک (تلبیہ کہا)۔

۸۹۷۔ حضرت سعید بن جبیر ﷫، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔

۸۹۸۔ حضرت عطاء، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ان (مسلمانوں) پر فرض کیا کہ ایک شخص دس (کفار) سے لڑے۔ یہ بات صحابہ کرام پر گراں گزری اور مشکل معلوم ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ بوجھ اتار کر دو کے مقابلے میں ایک کو لڑنے کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین.[2]

''اگر تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں تو دو سو پر غالب آئیں گے۔''

آپ نے آخر تک تلاوت کی پھر پڑھا:

لو لا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم.[3]

''اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا گزر نہ چکا ہوتا تو جو کچھ تم نے لیا تھا اس میں تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا۔''

اس سے مراد بدر کے دن مال غنیمت لینا ہے یعنی اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی نافرمانی کرنے والوں کو اس وقت تک عذاب نہیں دیتا جب تک پہلے ان کو بتا نہ دوں۔

پھر فرمایا:

۱۔ یعنی جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارتے وقت تلبیہ ختم کر دیا جائے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ انفال: ۶۵

۳۔ سورہ انفال: ۶۸

یا ایھا النبی قل لمن فی ایدیکم من الاسریٰ ان یعلم اللّٰہ فی قلوبکم خیرا۔[1]

''اے نبی! ان قیدیوں سے فرما دیجئے جو آپ کے قبضہ میں ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق تمہارے دلوں میں بھلائی ہوتی (تو تم سے جولیا گیا اس سے بہتر) تمہیں عطا کرے گا''۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی جب میں نے حضور ﷺ کو اپنے اسلام (لانے) کی خبر دی اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے بیس اوقیہ (چاندی) کی سزا نہ دیں جو مجھ سے لی گئی تھی تو حضور ﷺ نے مجھے بیس غلام دیئے ان میں سے ہر ایک نے اپنے مال سے تجارت کی اس کے علاوہ وہ بخشش جو اللہ تعالیٰ نے جمع فرما دی۔

۸۹۹۔ حضرت عطاء اور حضرت طاؤس (رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حالتِ احرام میں سینگی لگوائی۔

حضرت عمرو کبھی بواسطہ حضرت عطاء اور کبھی بواسطہ حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ ابو سفیان فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں انہوں نے دونوں سے سنی یا ان کو وہم ہوا۔

۹۰۰۔ حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک کھانا کھائے تو جب تک ہاتھ (انگلیوں) کو چاٹ نہ لے یا (کسی کو) چٹوا نہ دے اس وقت تک ان کو صاف نہ کرے''۔

۹۰۱۔ حضرت ابن ابی لیلیٰ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ دو مرتبہ عرفات سے واپس آیا اور جب آپ واپس آتے تو آپ پرسکون ہوتے۔[2]

۹۰۲۔ حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ ایک دن مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور اپنے مبارک ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے

۱۔ سورہ انفال: ۷۰

۲۔ یعنی اپنی سواری کو تیز نہ چلاتے بلکہ سکون واطمینان سے چلاتے تھے۔ ۱۲ ہزاروی۔

(راوی ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید) مقری نے اس طرح اپنے ہاتھ کو الٹا کیا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی بھاپ سے محفوظ رکھے گا۔ سنو! جنت کا عمل بلند مقام پر سخت جگہ ہے۔ تین بار فرمایا سنو! جہنم کا عمل آسان اور آرام سے ہونے والا ہے اور جو شخص اپنے نفس کو بچا لے وہ نیک بخت ہے اور اللہ تعالیٰ کو غصے کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند کوئی گھونٹ نہیں جس کو بندہ پی لیتا ہے (یعنی غصہ برداشت کر لیتا ہے) بندہ جب غصے کو پی جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ (سینے) کو ایمان سے بھر دیتا ہے۔

۹۰۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تحصیب (مکہ مکرمہ سے نکلتے ہوئے وادیِ محصّب میں سونا یا اترنا) کوئی چیز نہیں، وہ ایک جگہ ہے جہاں رسول اکرم ﷺ اُترے تھے (یعنی یہ حج کا کوئی رکن وغیرہ نہیں)۔

۹۰۴۔ حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مزدلفہ کی رات سامان منیٰ کی طرف بھیج دیا۔

۹۰۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے کسی کو منیٰ سے باہر رات رہنے کی اجازت نہیں دی صرف عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اجازت دی (کہ وہ رات مکہ مکرمہ میں گزاریں) کیونکہ وہ (حاجیوں کو) پانی پلاتے تھے۔

۹۰۶۔ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے منیٰ کے دنوں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو حاجیوں کو پانی پلانے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں رات گزارنے کی اجازت دی۔[1]

۹۰۷۔ حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا کو اجازت دی کہ وہ حج کریں اور یہ شرط رکھیں کہ جہاں ان کو رکاوٹ ہوگی وہ احرام کھول دیں گی۔

۹۰۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں

۱۔ مطلب یہ ہے کہ حاجیوں کو منیٰ کی راتیں منیٰ میں گزارنے کا حکم ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو خاص طور پر مستثنٰے قرار دیا کیونکہ وہ حاجیوں کو پانی پلاتے تھے۔ ۱۲ ہزاروی۔

سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

۹۰۹۔ حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ہم گروہِ انبیاء (علیہم السلام) کو افطار میں جلدی کرنے اور سحری کھانے میں تاخیر کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ کہ ہم نماز میں بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑیں۔[1]

۹۱۰۔ حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ اقامت اور حالتِ سفر میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کیا۔[2]

۹۱۱۔ حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود یا سلام بھیجتا ہے، وہ آپ تک پہنچتا ہے (کہا جاتا ہے) فلاں شخص آپ پر درود بھیج رہا ہے اور فلاں آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرتا ہے۔

۹۱۲۔ حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے قضا کروں؟ آپ نے فرمایا: بتاؤ! اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم اس کو ادا کرتے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا پس اللہ کا قرض ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

سلیمان فرماتے ہیں جب مسلم (البطین) نے یہ حدیث بیان کی تو ہم بیٹھے ہوئے تھے (اس وقت) حکم اور سلمہ بن کھیل نے فرمایا: ہم نے حضرت مجاہد سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

۱۔ افطاری میں جلدی کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے لہٰذا تاخیر نہیں ہونی چاہئے جس طرح شیعہ حضرات کرتے ہیں نیز سنت یہ ہے کہ حالت قیام میں بایاں ہاتھ نیچے اور دایاں ہاتھ اوپر ہو اور اس کو پکڑا جائے محض اوپر رکھنا نہیں ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ ہر نماز اپنے اپنے وقت پر فرض ہے لہٰذا یہاں جمع کرنے سے مراد جمع صوری ہے یعنی ظہر کی نماز آخری وقت اور عصر کی پہلے وقت میں پڑھیں اسی طرح مغرب وعشا بھی۔ یہ ظاہر میں جمع ہے مگر حقیقت میں ہر نماز اپنے وقت پر ہے۔۱۲ ہزاروی

وقت پر ہے۔۱۲ ہزاروی

۹۱۳۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت سعید ابن جُبیر' حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۱۴۔ ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما 'رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔اس میں فرماتے ہیں: اس شخص نے اُس کی طرف سے (ماں کی طرف) روزے قضا کردیئے۔[۱]

۹۱۵۔ حضرت عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے فرمایا۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا نام بھی لیا تھا لیکن میں بھول گیا۔ (آپ نے فرمایا) کیا تو اس سال ہمارے ساتھ حج نہیں کرے گی؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس پانی لانے والی دو اونٹنیاں ہیں۔ابو فلاں اور اس کا بیٹا (خاوند اور بیٹے کے بارے میں کہا) ایک اونٹنی پر سوار ہوئے اور دوسری اونٹنی ہمارے لئے چھوڑ دی ہے' ہم اس پر پانی لاتے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آئندہ سال رمضان المبارک میں عمرہ کر لینا بے شک رمضان میں عمرہ ایک حج کے برابر ہوتا ہے۔''[۲]

۹۱۶۔ حضرت عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی سحری کے وقت مجھے اپنے سامان کے ساتھ بھیجا۔ ابن جُریج کہتے ہیں میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے رات کے وقت بھیجا؟ فرمایا: نہیں! البتہ سحر کا ذکر کیا۔

یہ اسی طرح ہے میں نے پوچھا کیا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے فجر سے پہلے جمرہ کو کنکریاں ماریں تو فجر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا: نہیں! کیا سحری کا لفظ تمہاری

۱۔ روزے قضا کرنے کا مطلب فدیہ دینا ہے۔ بدنی عبادت دوسرے آدمی کی طرف سے ادا نہیں کی جاتی۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ چونکہ ان کو سواری مہیا نہ تھی اس لئے حج فرض نہ ہوا اور رمضان المبارک میں عمرہ کرنے سے حج کا ثواب

راہنمائی نہیں کرتا۔[1]

۹۱۷۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے میں رسول اکرم ﷺ پر گواہی دیتا ہوں یا فرمایا میں حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) پر گواہی دیتا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ عید کے دن تشریف لائے تو آپ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ کو خیال ہوا کہ عورتوں نے نہیں سنا تو آپ تین دن کے بعد ان کے پاس تشریف لائے پس ان کو وعظ کیا اور صدقہ دینے کی ترغیب دی پس کوئی عورت کان کی بالی اتارتی اور کوئی انگوٹھی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ لے کر اپنے کپڑے میں جمع کرتے تھے۔

۹۱۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کی خالہ کی پالتو بکری مر گئی تو انہوں نے اُسے پھینک دیا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اسکے چمڑے سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟[2]

۹۱۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میرا باپ بہت بوڑھا ہے کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: بتاؤ! اگر اس پر قرض ہو تو تم اس کی طرف سے ادا کرو گے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: پس تم اس کی طرف سے حج کرو۔

۹۲۰۔ حضرت عطاء سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے اپنے آپ کو قربان کرنے کی نذر مانی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے لئے اللہ کے رسول (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ (ارشاد خداوندی ہے:)

وفدیناه بذبح عظیم

''اور ہم نے ان کی جگہ بہت بڑا فدیہ دیا۔''[3]

۹۲۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے

۱۔ مزدلفہ سے کمزور لوگوں اور سامان کو رات کے وقت منیٰ کی طرف بھیجنا ثابت ہوا اور ایسا کرنا جائز ہے البتہ عام لوگ نماز فجر کے بعد مزدلفہ سے روانہ ہوں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی جس چیز سے فائدہ اٹھایا جا سکے اس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ یعنی انسان اپنے آپ کو ذبح کر دے یہ جائز نہیں تم اُس کی جگہ جانور ذبح کرو۔ ۱۲ ہزاروی۔

فرمایا: اے لوگو! علاج کراؤ بے شک اللہ تعالیٰ نے موت کے علاوہ جو بیماری بھی پیدا کی ہے اس کے لئے شفاء رکھی ہے (لفظ سام استعمال ہوا اس کا معنی موت ہے)۔

۹۲۲۔ حضرت زیاد بن عِلاقہ نے حضرت اسامہ بن شَریک سے سنا اور وہ حضور ﷺ کے پاس حاضر تھے جب اعراب (دیہاتی) آپ ﷺ سے پوچھ رہے تھے: کیا ہم پر فلاں کام میں کوئی حرج ہے؟ کیا فلاں کام میں ہم پر کوئی حرج ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے حرج کو اٹھا لیا مگر جو شخص اپنے بھائی کی اس کی پیٹھ پیچھے عزت دری کرے، وہ شخص دین سے نکل گیا اور ہلاک ہوا۔'' انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم دوائی استعمال کیا کریں؟ فرمایا: دوائی استعمال کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے موت کے علاوہ جو بیماری بھی اتاری ہے اس کے لئے دوا نازل کی ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بندے کو کون سی چیز سب سے زیادہ فضیلت والی دی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: اچھے اخلاق سے۔

۹۲۳۔ حضرت اسامہ بن شریک فرماتے ہیں میں اس وقت حاضر ہوتا تھا جب دیہاتی لوگ رسولِ اکرم ﷺ سے سوال کرتے تھے۔ پھر انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب وہ آپ کے پاس سے اٹھے تو آپ کے دست مبارک کو بوسہ دینے لگے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ مبارک کو اپنے ساتھ ملایا تو وہ کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔

۹۲۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لائے تو فرمایا: ''(اے مکہ!) تو مجھے اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں سے زیادہ پسند ہے اگر تیری قوم مجھے نکلنے پر مجبور نہ کرتی تو میں نہ جاتا۔ اے بنو عبد مناف! اگر تمہیں قیادت سونپی جائے تو دن رات میں کسی طواف کرنے والے کو طواف سے نہ روکنا اور اگر مجھے قریش کے تکبر کا خطرہ نہ ہوتا تو میں ان کو بتاتا کہ اس کے بدلے ان کے لئے کیا (اجر) ہے۔''

۹۲۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ تم (علاج کے سلسلے میں) کرتے ہو اگر اس میں بھلائی ہے تو سینگی لگانے والے کے خون نکالنے میں ہے۔''

۹۲۶۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں ہم مقام سَرِف میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ شریک تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں جب تم ان کی میت کو اٹھاؤ تو تیز چلتے ہوئے اسے حرکت نہ دینا اور نہ اسے جھنجھوڑنا بلکہ نرمی کے ساتھ لے جانا بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں۔ آپ آٹھ کے لئے باری مقرر فرماتے اور ایک کے لئے نہ مقرر فرماتے۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں جس کے لئے باری مقرر نہ فرماتے وہ حضرت صفیہ بنت حُیی بن اخطب تھیں۔[1]

۹۲۷۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے حج کرنے والا یا کوئی دوسرا جب بیت اللہ شریف کا طواف کر لیتا ہے تو وہ احرام سے نکل جاتا ہے۔[2]

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات کس دلیل سے کہتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: قرآن مجید کی اس آیت کی بنیاد پر کہتے تھے:

ثم محلها الی البیت العتیق.[3]

''پھر اس کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک۔''

انہوں نے فرمایا: یہ تو میدان عرفات میں ٹھہرنے کے بعد کی بات ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے یہ عرفات میں ٹھہرنے کے بعد اور پہلے دونوں سے متعلق ہے اور وہ یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے لیتے تھے جب آپ نے صحابہ کرام کو حجۃ

۱۔ صحیح بات یہ ہے کہ وہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا تھیں جب وہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ گئیں تو انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی۔ (صحیح مسلم کتاب الرضاع، باب جواز ھبتھا نوبتھا لضرتھا ۱/۴۷۳)

باری کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باری باری اپنی ازواجِ مطہرات کے ہاں رات گزارتے تھے۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ یعنی جب فرض طواف جو دس ذوالحجہ یا اس کے بعد کیا جاتا ہے اس کے بعد احرام کی پابندیاں مکمل طور پر ختم ہو جاتی ہیں۔ ورنہ بعض پابندیاں جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے ختم ہو جاتی ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ سورہ حج: ۳۳

الوداع کے موقع پر احرام کھولنے کا حکم دیا' آپ نے یہ بات کئی مرتبہ فرمائی۔

۹۲۸۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت عطاء' حضرت ابن عباس ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۲۹۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اس طرح فرمایا۔

۹۳۰۔ حضرت ابن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ ابو طالب اپنے بچوں کو اور ان کے ساتھ حضور ﷺ کو بھیجتے تھے اور یہ سب اس وقت بچے تھے تو وہ پتھر اٹھا کر لاتے تا کہ ان سے زمزم (کے کنویں) کو درست کریں (یعنی منڈیر بنائیں)۔رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک چھوٹی سی چادر تھی جس کو آپ نے اپنے کاندھے پر ڈال رکھا تھا اور آپ نے دو چھوٹے پتھر اٹھائے ہوئے تھے......... آپ بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو آپ نے چادر باندھ لی۔آپ کے چچا زاد بھائیوں نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے ننگا ہونے سے منع کیا گیا ہے۔

۹۳۱۔ حضرت عطاء' حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کعبہ شریف کے پاس اپنے چچا زاد بھائیوں کے ہمراہ ایک بت کے پاس کھڑے ہوتے اور وہ سب چھوٹے بچے تھے اور اس بت کا نام اساف تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر انور کعبہ شریف کی پیٹھ کی طرف اٹھایا اور پھر واپس چلے گئے۔آپ کے چچا زاد بھائیوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے بت کے پاس کھڑا ہونے سے روکا گیا ہے۔

۹۳۲۔ حضرت عطاء' حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بچے صبح اٹھتے تو ان کی آنکھوں کے کناروں میں سفید کیچڑ ہوتا جب کہ حضور ﷺ صبح اٹھتے تو آپ کی آنکھیں صاف ہوتیں اور تیل لگا ہوتا۔[1]

۹۳۳۔ حضرت عطاء سے مروی ہے فرماتے ہیں نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس ﷺ کی طرف لکھ کر بچوں کو قتل کرنے کے بارے میں پوچھا اور یہ کہ بچہ کب یتیم نہیں رہتا اور کیا عورتیں گواہی دے سکتی ہیں، خمس کے بارے میں پوچھا اور یہ کہ کیا مال غنیمت میں غلام کا حصہ

۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو بے مثل بشر پیدا فرمایا اس لئے آپ دوسروں سے ممتاز تھے۔۱۲ ہزاروی۔

ہے؟ حضرت ابن عباس ؓ نے اسے لکھا جہاں تک بچوں کا تعلق ہے تو اگر تم خضر ہو اور کافر و مومن کی پہچان کر سکتے ہو تو اس کو قتل کر سکتے ہو۔[1]

اور بچے کا یتیم پن اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب وہ بالغ ہو جائے۔ عورتیں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ (جہاد کے موقع پر) جاتی تھیں اور بیماروں کا علاج معالجہ کرتیں زخمیوں کی دیکھ بھال کرتیں اور لڑائی کے موقع پر حاضر رہتیں۔ جہاں تک خمس[2] کا تعلق ہے تو ہم نے کہا: یہ ہمارے لئے ہے لیکن ہماری قوم نے انکار کر دیا اور غلام کو مال غنیمت سے حصہ دیا جاتا تھا۔

۹۳۴۔ حضرت عطاء حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اکثر فرمایا کرتے تھے (ابن عباس ؓ فرماتے ہیں) مجھے معلوم نہیں کہ یہ ایسی بات ہے جس کو آپ پسند فرماتے یا یہ قرآن پاک سے ہے۔ آپ یوں فرماتے: ''اگر انسان کے لئے مال کی دو وادیاں ہوں تو اللہ تعالیٰ سے اس کی مثل اور مانگے گا اس کے نفس کو صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرے اللہ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے۔''

۹۳۵۔ حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص ان بُو والی سبزیوں میں سے کھائے تو فرشتوں کو اس سے اذیت ہوتی ہے جس سے انسان کو اذیت پہنچتی ہے۔''

حضرت عطاء ؒ فرماتے تھے: ان سبزیوں سے لہسن، پیاز اور مولی مراد ہے۔[3]

۹۳۶۔ حضرت جابر ؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہماری زمین (علاقے) میں لہسن نہیں تھا بلکہ پیاز اور گندنا تھا پس ہمیں اس سے روکا گیا۔

۹۳۷۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں انہوں نے مولی کھائی تا کہ وہ ان کو آرام پہنچائے (یعنی یہ مفید ہے)۔

۹۳۸۔ حضرت مجاہد حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت آدم

۱۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک بچے کو قتل کیا تھا اور ساتھ اُس کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ اس کو کیوں مارا۔ یہ واقعہ قرآن کریم (پارہ نمبر ۱۵ کے آخر اور پارہ نمبر ۱۶ کے شروع) میں تفصیلاً مذکور ہے۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ مال غنیمت کا پانچواں حصہ خمس کہلاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ یہی وجہ ہے کہ ان چیزوں کو کچا کھا کر مسجد میں آنا منع ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

علیہ السلام حجر اسود لے کر آئے اور وہ روئی کی طرح سفید تھا آپ اس سے اپنے آنسو پونچھتے تھے.........اہلِ جاہلیت کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا اور جب سے یہ جنت سے آیا ہے اس کے آنسو خشک نہیں ہوئے حتی کہ واپس جنت میں چلا جائے۔

ا۔ یہاں اصل کتاب میں جگہ خالی ہے۔۱۲ ہزاروی۔

رسول اکرم ﷺ سے بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات، انہوں نے حضور ﷺ کی زیارت کی ہے

۹۳۹۔ حضرت معروف (بن خَرَّبُوذ) مکی فرماتے ہیں میں نے ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے بچپن میں رسول اکرم ﷺ کو دیکھا آپ اونٹ پر (سوار ہوکر) طواف کر رہے تھے اور آپ ایسی لاٹھی سے حجر اسود کا استلام[1] کرتے تھے جس کا ایک سرا مڑا ہوا تھا۔

۹۴۰۔ حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا آپ کی قوم کا خیال یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے رمل کیا اور یہ سنت ہے۔ انہوں نے فرمایا: ان لوگوں نے سچ بھی کہا اور جھوٹ بھی۔ حضرت فِطر، حضرت ابوالطفیل سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سچ یہ کہا کہ حضور ﷺ نے رمل کیا لیکن جھوٹ یہ کہا کہ یہ سنت ہے۔

۹۴۱۔ حضرت فطر، حضرت ابوالطفیل سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رمل کے بارے میں پوچھا اور عرض کیا کہ آپ کی قوم کا یہ خیال ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے رمل کیا؟ انہوں نے فرمایا: وہ سچ بھی کہتے ہیں اور جھوٹ بھی؟ رسول اکرم ﷺ جب تشریف لائے تو مشرکین آپس میں باتیں کرنے لگے کہ حضور ﷺ اور آپ کے

۱۔ استلام کا مطلب یہ ہے کہ اس عصا کو حجر اسود سے لگا کر اسے چومتے تھے کیونکہ ہجوم کی وجہ سے حجر اسود کو بوسہ دینا ممکن نہ تھا۔ ۱۲ ہزاروی۔

صحابہ کرام کمزور ہو گئے ہیں تو حضور ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ رمل کریں۔[1]

۹۴۲۔ حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے رمل کیا اور یہ سنت ہے۔انہوں نے فرمایا: اُن لوگوں نے سچ بھی کہا اور جھوٹ بھی۔ میں نے پوچھا: انہوں نے کیا سچ کہا اور کیا جھوٹ؟ فرمایا: رسول اکرمﷺ نے رمل کیا۔قریش نے کہا ان کو اس غار میں چھوڑ دو جس میں ان کو بند کیا گیا تھا تاکہ یہ مر جائیں۔ جب دوسرا سال آیا تو رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور مشرکین قُعَیْقِعَان (پہاڑ) کی جانب تھے رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ بیت اللہ شریف کے گرد تین چکر اس طرح لگائیں کہ ان میں رمل کریں (اور تیز چلیں) چنانچہ انہوں نے رکن (یمانی) تک رمل کیا اور یہ سنت نہیں۔ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا آپ کی قوم کا خیال ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے صفا اور مروہ کی سعی اونٹ پر (سوار ہو کر) کی اور یہ سنت ہے انہوں نے فرمایا: ان لوگوں نے سچ بھی کہا اور جھوٹ بھی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے مناسک (حج) بیان کئے گئے تو سات کنکریاں مارنے میں شیطان آپ کے سامنے آیا اور آپ سے مقابلہ کرنے لگا۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام اس سے سبقت لے گئے اور حضرت جبریل علیہ السلام آپ کو جمرہ کی طرف لے گئے۔

وہاں بھی شیطان سامنے آیا تو آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں پھر وہ جمرہ (عقبیٰ) اور جمرہ وسطیٰ کے درمیان آیا تو آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں وہ چلا گیا پھر آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو پیشانی کے بل لٹایا اور ان پر سفید کپڑا تھا............ انہوں نے فرمایا: مجھ پر اس کے علاوہ کپڑا نہیں جو مجھے اس کی جگہ کافی ہو تو اس کو مجھ سے اتار کر مجھے اس میں لپیٹ دیں اس دوران کہ وہ اسکو اتار رہے تھے' آواز دی گئی۔

یا ابراهیم.[2] "اے ابراہیم۔"

اور فرمایا:

۱۔ طواف کے دوران پہلوانوں کی طرح مٹک مٹک کر تیز چلنا رمل کہلاتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورہ صافات: ۱۰۴

قد صدقت الرؤيا انا كذلك نجزى المحسنين.[1]

''آپ نے اپنا خواب سچا کر دکھایا بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔''

آپ اس طرف متوجہ ہوئے تو وہاں ایک سفید سینگوں اور خوبصورت آنکھوں والا مینڈھا تھا۔ آپ نے اُس کو ذبح کیا پھر آپ جمرہ قصویٰ کی طرف گئے اور اس کو سات کنکریاں ماریں پھر حضرت جبریل علیہ السلام ان کو منیٰ کی طرف لے گئے اور فرمایا یہ لوگوں کے لئے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے پھر ان کو مزدلفہ میں لے گئے اور فرمایا: یہ مشعر حرام ہے۔ پھر ان کو عرفات میں لے گئے اور فرمایا کیا آپ نے پہچانا؟ اسی وجہ سے اس کو عرفات کہتے ہیں (عَرَفَ کا معنی پہچاننا ہے)۔ پھر فرمایا کیا آپ کو معلوم ہے کہ تلبیہ کس طرح کہتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کریں پس آپ کے لئے تمام بستیاں اُٹھائی گئیں اور پہاڑوں اور ان کی چوٹیوں کو جھکایا گیا چنانچہ آپ نے لوگوں میں حج کا اعلان کیا۔

۹۴۳۔ حضرت ابو الطفیل' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کریں تو آپ کے لئے بستیاں اٹھائی گئیں اور پہاڑوں کو جھکایا گیا تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے رب کا حکم مانو تو انہوں نے قبول کیا۔

۹۴۴۔ حضرت ابو الطفیل' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمرۂ حدیبیہ کے لئے تشریف لائے تو فرمایا: عنقریب کل وہ (کفار) تمہیں دیکھیں گے تو وہ تمہیں مضبوط دیکھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طواف میں تیز چلے اور صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ تیز چلے حتیٰ کہ رکنِ یمانی تک پہنچے پھر تیز چلے یہاں تک کہ حجر اسود تک پہنچے۔ پھر تیز چلے یہاں تک کہ رکن یمانی تک پہنچے۔ آپ نے تین چکروں میں اس طرح کیا اس کے بعد چار چکر (عام رفتار میں) چل کر کئے۔

۱۔ سورہ صافات: ۱۰۵

۹۴۵۔ حضرت ابوالطفیل' حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم زمزم کو شُبَاعہ (سیر کرنے والا) کہا کرتے تھے اور ہمارا خیال تھا کہ یہ بچوں پر بہترین مددگار ہے (کیونکہ یہ خوراک کا فائدہ بھی دیتا ہے)۔

نبی اکرم ﷺ سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات

۹۴۶۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کچھ لوگوں کا ذکر کیا جن کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جلایا تھا۔[۱]
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو ان کو نہ جلاتا کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب نہ دو۔ میں ان کو قتل کر دیتا کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل دے اس کو قتل کر دو۔

۹۴۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''ہمارے لئے بُری مثال نہیں ہے' ھبہ لوٹانے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرکے چاٹ لیتا ہے۔''

۹۴۸۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۴۹۔ حضرت عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت بَرِیرہ کا خاوند سیاہ رنگ کا غلام تھا' اس کو مُغیث کہا جاتا تھا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں وہ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں ان کے پیچھے چکر لگا رہا تھا۔[۲]

۱۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ ایسا کرنا درست نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی تھیں جب ان کو آزاد کیا گیا تو ان کو فسخِ نکاح کا اختیار حاصل ہو گیا ان کا خاوند ان کو رکھنا چاہتا تھا لیکن وہ اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تھیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۹۵۰۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ ﷞ سے نکاح کیا تو آپ حالت احرام میں تھے۔شب زفاف مقامِ سَرِف میں ہوئی اور اس وقت آپ احرام سے نکل چکے تھے۔[۱]

۹۵۱۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

۹۵۲۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ میں نے ذبح سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔آپ نے فرمایا: ذبح کرو کوئی حرج نہیں۔اس نے کہا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے طواف کرلیا ہے۔فرمایا: کنکریاں مارو کوئی حرج نہیں۔[۲]

۹۵۳۔ ایک اور سند سے حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مُحرم (احرام والے) کو رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی اجازت دی جب تک وہ زعفران میں رنگا ہوا نہ ہو اور اس کی خوشبو نہ مہکے (کیونکہ مُحرم کے لئے خوشبو منع ہے)۔

۹۵۴۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔آپ اس کے زائد حصے کے ساتھ زمین کی گرمی سردی سے بچتے تھے (یعنی پیشانی کے نیچے رکھتے تھے)۔

۹۵۵۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اُمِ ابراہیم کے بارے میں فرمایا: جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا کہ اس بچے کی وجہ سے یہ آزاد ہو گئیں۔[۳]

۱۔ یہ احناف کی دلیل ہے کہ حالتِ احرام میں نکاح کیا جا سکتا ہے البتہ اس حالت میں حقوقِ زوجیت ادا کرنا ممنوع ہیں۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی مناسک کی ادائیگی ہو جائے گی البتہ ترتیب میں فرق آجانے کی وجہ سے دَم (قربانی) لازم ہوگا۔۱۲ ہزاروی۔

۳۔ جب لونڈی کے ہاں آقا کا بچہ پیدا ہو تو وہ اُمِ ولد کہلاتی ہے اور مالک کے فوت ہونے پر آزاد ہو جاتی ہے۔۱۲ ہزاروی۔

٩٥٦۔ حضرت ابن عباس ﷺ سے مروی ہے وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جس لونڈی کے ہاں اس کے آقا کا بچہ پیدا ہو وہ اس آدمی (کے مرنے) کے بعد آزاد ہے۔“

٩٥٧۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب ﷺ کو دو سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ ان کے خاوند حضرت ابو العاص بن ربیع ﷺ کی طرف لوٹا دیا۔

٩٥٨۔ ایک اور سند کے ساتھ اس کی مثل مروی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ فرمایا: نیا کام (یعنی نکاح) نہیں کیا اور حضور ﷺ نے اس سے پہلے ان کو اپنے ہاں بلالیا تھا۔

٩٥٩۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اشعث بن قیس کی بہن حضرت قُتیلہ سے نکاح کیا اور ان کو اختیار دینے سے پہلے آپ کا وصال ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس (آزمائش) سے بریٔ الذمہ کردیا۔

٩٦٠۔ حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ماعز نے کہا کہ مجھ سے زنا کا ارتکاب ہوا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا: شاید تم نے اس کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا ہو یا (اس کی طرف) دیکھا یا بوسہ دیا ہو۔ گویا آپ کو اس بات کا ڈر تھا کہ وہ زنا کے بارے میں نہ جانتے ہوں (یعنی ان کاموں کو زنا سمجھ لیا ہو)۔
حضرت یحییٰ فرماتے ہیں: حضرت ابن مبارک بھی اسی طرح فرماتے تھے۔

٩٦١۔ حضرت ابن ابی ھند، حضرت عکرمہ سے اور وہ حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس طرح اس طرح کرے یا جو ایسا ایسا عمل کرے (تو اس کے لئے یہ اجر ہے) (یہ سُن کر) نوجوانوں نے جلدی کی اور عمر رسیدہ لوگ جھنڈوں کے نیچے بیٹھے رہے جب اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی اور نوجوان اس چیز کا مطالبہ کرنے آئے جو ان کے لئے مقرر کی گئی تھی اور عمر رسیدہ لوگوں نے کہا: ہم لوگ تمہارے مددگار تھے اور ہم جھنڈوں کے نیچے تھے (تو ہمارا حصہ بھی ہے) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ و الرسول فاتقوا اللہ و اصلحوا ذات

بینکم.[1]

''آپ سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے! مالِ غنیمت اللہ اور (اس کے) رسول کے لئے ہے پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو۔''

۹۶۲۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابن عباس ﷺ سے اس کی مثل مروی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ ان بزرگ حضرات نے فرمایا: بے شک ہم تمہارے مددگار تھے اور اگر تم بھاگ کر آتے تو ہمارے پاس آتے۔

۹۶۳۔ حضرت عکرمہ' حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اس طرح اس طرح کرے گا اس کو اتنا اتنا حصہ ملے گا۔ پس نوجوان مرد چلے گئے اور بوڑھے لوگ جھنڈوں کے نیچے بیٹھے رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا فرمائی تو نوجوان اپنا لایا ہوا مال طلب کرنے آئے اور عمر رسیدہ حضرات نے کہا: ہم جھنڈوں کے نیچے تھے اور ہم تمہارے مددگار تھے اگر تم بھاگ جاتے۔ پس تمہیں ہم پر ترجیح نہیں ہے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (جو اوپر گزر چکی ہے)۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كما اخرجك ربك من بيتك بالحق وان فريقا من المومنين لكارهون.[2]

''جس طرح آپ کا رب آپ کو گھر سے حق کے ساتھ باہر لایا اور بے شک ایک گروہ ناپسند کرتا تھا۔''

چنانچہ حضور ﷺ نے ان میں (مال غنیمت) برابر برابر تقسیم کیا۔

۹۶۴۔ حضرت عکرمہ' حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم ﷺ بدر کے غزوہ سے فارغ ہوئے تو آپ سے عرض کیا گیا آپ پر قافلے تک پہنچنا لازم ہے اس کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں تو حضرت عباس ﷺ جو قید میں تھے انہوں نے آواز دی یہ آپ کے لئے مناسب نہیں۔ فرمایا کیوں؟ انہوں نے کہا اس لئے کہ اللہ

۱۔ سورہ انفال: ۱

۲۔ سورہ انفال: ۵

تعالیٰ نے آپ سے دوگروہوں میں سے ایک کا وعدہ کیا ہے اور اس نے آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا۔[1]

۹۶۵۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے۔[2] اللہ تعالیٰ اس پر لعنت بھیجے جو زمین کی حدود کو بدلے۔[3] اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو جو نابینا آدمی کو راستے سے اندھا کرے (یعنی راستہ نہ دکھائے)۔ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت بھیجے جو اپنے والد کو گالی دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب ہو اور اس پر لعنت کرے جو قومِ لوط کے عمل جیسا عمل کرے (یہ بات دو بار فرمائی)۔

۹۶۶۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے آپ نے فرمایا: ''جس شخص کو جانور کے ساتھ بدفعلی کرتے ہوئے پاؤ اس کو قتل کر دو اور جانور کو بھی ہلاک کر دو اور جس شخص کو قومِ لوط والا عمل کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔''

۹۶۷۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے اونٹ پر (سوار ہو کر) بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور آپ کے پاس ایک عصا تھا جس کا سرا مڑا ہوا تھا آپ نے اس کو حجرِ اسود کے ساتھ لگا کر بوسہ دیا (یعنی استلام کیا) جب سات چکر لگا چکے تو دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر آپ کنویں (چاہِ زمزم) کے پاس تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے لئے اس شئے کا حکم نہ دیں جو ہم اپنے گھروں میں بناتے ہیں؟ فرمایا: نہیں بلکہ تم مجھے وہ پلاؤ

۱۔ یعنی قافلہ یا لشکر دونوں میں سے ایک کا وعدہ کیا تھا اب دشمن کا لشکر مغلوب ہو گیا لہٰذا قافلہ کا ارادہ ترک فرما دیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ یعنی ذبح کرتے وقت تکبیر کہنے کی بجائے کسی اور کا نام لے کر ذبح کرے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۳۔ مثلاً کسی کی زمین کا کچھ حصہ اپنی زمین میں ملا لینا، سڑکیں بند کرنا اور راستے تبدیل کرنا وغیرہ۔ ۱۲ ہزاروی۔

جو لوگ پیتے ہیں پس آپ کے پاس (پانی) لایا گیا اور آپ نے نوش فرمایا۔[1]

۹۶۸۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا جب رکن (حجرِ اسود والے کونے) پر آئے تو اس کی طرف اشارہ کیا۔

۹۶۹۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ بدر کے دن جب آپ قبہ (خیمہ) میں تھے تو یہ دعا کی:

اللّٰھم انی انشدك عھدك و وعدك.

''یا اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد دلاتا ہوں۔''

حضرت ابو بکر صدیق ﷛ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنی مناجات میں اپنے رب سے بہت اصرار کیا۔ اس وقت رسول اکرم ﷺ زرہ پہنے ہوئے تھے پس آپ یہ کہتے ہوئے باہر نکلے:

وله الكبرياء فی السمٰوات.[2]

''آسمانوں میں اسی کی بڑائی ہے۔''

نیز یہ پڑھا:

بل الساعة موعدھم و الساعة ادھیٰ و امرّ.[3]

۹۷۰۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کا نکاح ہوا اور وہ اسلام لا چکی تھیں۔ ان کا خاوند آیا اور کہا: میں بھی اس کے ساتھ اسلام لایا ہوں تو رسول اکرم ﷺ نے پہلے خاوند (یعنی جس کے ساتھ اس نے اسلام لانے کے بعد نکاح کیا تھا) سے الگ کر دیا۔[4]

۱۔ آپ کو مقام محبوبیت حاصل تھا اس کے باوجود دوسروں کے ساتھ خالص پانی پر اکتفا فرمایا اور اس طرح اُمت کو تعلیم دی کہ کسی جماعت کے لیڈر کو اپنے ساتھیوں سے ممتاز ہونے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔۱۲ ہزاروی۔

۱۔ سورہ الجاثیہ: ۳۷

۲۔ سورہ القمر: ۴۶

۴۔ کیونکہ ایک ساتھ ایمان لانے کی وجہ سے پہلا نکاح برقرار رہا لہٰذا دوسرا نکاح جائز نہ ہوا۔۱۲ ہزاروی۔

اور اس طرح امت کو تعلیم دی کہ کسی جماعت کے لیڈر کو اپنے ساتھیوں میں سے ممتاز ہونے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔۱۲ ہزاروی

۹۷۱۔ ایک اور سند کے ساتھ اس کی مثل مروی ہے۔

۹۷۲۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ تیس صاع جو کے بدلے ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی۔آپ نے اپنے اہلِ خانہ کے کھانے کے لئے یہ جو لئے تھے۔[۱]

۹۷۳۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں میں رسول اکرم ﷺ کی ہر سنت کو جانتا ہوں لیکن مجھے معلوم نہیں کہ آپ ظہر اور عصر کے وقت قرأت کرتے تھے یا نہیں اور نہ ہی میں اس بات کو جان سکا کہ آپ

قد بلغت من الکبر عتیا پڑھتے تھے یا (عِتیًّا کی جگہ) عسیًّا پڑھتے تھے۔تحقیق میں بڑھاپے سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ گیا۔

حضرت حصین (راوی) فرماتے ہیں تیسری بات مَیں بھول گیا۔

۹۷۴۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ اس کی ماں کا انتقال ہو گیا ہے اگر وہ اس کی طرف سے صدقہ کرے تو اس کو نفع پہنچے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔اس نے کہا میرا ایک کھجوروں کا باغ (مخزفہ) ہے میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے وہ باغ اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

حضرت روح فرماتے ہیں: مخزفہ کھجوروں کا باغ ہے۔[۲]

۹۷۵۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس ﷠ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''مکاتب کی دیت اپنی رقم سے ادا کی جائے جس قدر آزاد کی دیت ادا کی جاتی ہے اور جو اس سے باقی رہ جائے وہ مملوک کی دیت کے حساب سے ادا کرے۔''

۱۔ یہ رسول اکرم ﷺ کا فقر اختیاری تھا کیونکہ آپ نے دنیا کی دولت پر آخرت کو ترجیح دی اور اس طرح اپنی امت کے سامنے یہی اسوۂ حسنہ رکھا۔۱۲ ہزاروی۔

۲۔ معلوم ہوا کہ زندوں کے اعمالِ صالحہ سے فوت شدہ لوگوں کو ثواب پہنچتا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

۹۷۶۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت علی بن ابی طالب اور مروان بن حکم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۹۷۷۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۷۸۔ حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مکاتب کے بارے میں جس کو قتل کیا جا رہا تھا، فیصلہ فرمایا کہ اس کے مالِ مکاتبت سے جو وہ ادا کر چکا ہے، آزاد کی دیت کے برابر ادا کی جائے اور جو باقی بچے وہ غلام کی دیت کے حساب سے دی جائے۔[1]

۹۷۹۔ حضرت عکرمہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''مکاتب جس قدر ادا کر چکا ہے، اس کی مقدار ادا کرے۔''

۹۸۰۔ حضرت عکرمہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

الحمد للہ! آج مؤرخہ ۷ شعبان المعظم ۱۴۲۶ ہجری بمطابق ۱۲ ستمبر ۲۰۰۵ عیسوی بروز سوموار بوقت تین بج کر دس منٹ بعد از نمازِ ظہر یہ ترجمہ مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور حضرت محدث کبیر اسحاق بن راھویہ رحمہ اللہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

محمد صدیق ہزاروی
جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۱۔ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس کو مالک کہتا ہے کہ تم کچھ رقم ادا کر کے آزاد ہو جاؤ۔ اب چونکہ وہ من وجہ آزاد ہے لہٰذا جو رقم مُکاتبت کی ہے اس سے آزاد والی دیت اور باقی دیت غلام کے حساب سے دی جائے۔ ۱۲ ہزاروی۔

کرمانوالہ بُک شاپ
دوکان نمبر ۲، دربار مارکیٹ لاہور